

جون 2016ء 02

بلوچستان صوبائی اسمبلی

1

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی راٹھائیسوساں اجلاس

مباحثات 2016ء

﴿اجلاس منعقد 02 جون 2016 برابق 25 شعبان 1437 ہجری، بروز جمعرات﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1
2	دعائے مغفرت۔	2
2	چیرمینیون کے پینٹل کا اعلان۔	3
3	رخصت کی درخواستیں۔	4
3	محمد اکبر آسکانی نے بحثیت رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔	5
7	22 مئی کے واقعہ پر معزز زار اکین کی تقاریر۔	6

شمارہ 1

☆☆☆

جلد 28

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 02 جون 2016ء بہ طبق 25 شعبان 1437ھجری، بروز جمعرات، بوقت شام 5 بجکر 03 منٹ پر زیر صدارت مختار مہ راحیلہ حمید خان درانی، اپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اپیکر)۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَمِنُوا كَمَا أَمِنَ النَّاسُ قَالُوا آأَنْوَمْنَ كَمَا أَمِنَ السُّفَهَاءُ إِلَّا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ
وَلِكُنْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ أَمْنُوا قَالُوا آمَنَّا ۝ وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيْطَنِيهِمْ لَا قَالُوا آ
إِنَّا مَعَكُمْ لَا إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ۝ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمْدُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُونَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ

پارہ نمبر ۱۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابہ) کی طرح تم بھی ایمان لا کر تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لا سکیں جیسا یہ تو ف لاے ہیں، خبردار ہو جاؤ! یقیناً یہی یہ تو ف ہیں، لیکن جانتے نہیں۔ اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان والے ہیں اور جب اپنے بڑوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو ان سے صرف مذاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی اور بہ کا وے میں اور بڑھادیتا ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا إِبْلَاغٌ۔

راحیلہ حمید خان درانی (میڈم اسپیکر):۔ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**۔

نصراللہ خان زیرے:- میڈم اسپیکر صاحبہ! پنس احمد علی صاحب اور معصومہ حیات صاحبہ معز زار کین کی والدہ ماجدہ گذشتہ دنوں انقال کر گئیں ہیں۔ ان کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

میر سرفراز احمد گٹھی (وزیر مکملہ داخلہ و جیل خانہ جات)۔ میڈم اسپیکر صاحبہ ساتھ ساتھ تربت میں جن نوجوانوں کو شہید کیا گیا اور ہمارے پولیس کے جواہکاران شہید کئے گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

میڈم اسپیکر:- جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- جام صاحب کی ہمشیرہ پنس احمد علی کی والدہ ہماری ساتھی مخصوصہ حیات صاحبہ ان کی والدہ طاہر صاحب ہمارے ساتھی ہیں ان کا بھتیجا اور کل بھی ایک پولیس والا شہید ہوا ہے اور اسی طریقے سے اس عرصے میں جتنے بھی شہیداء ہیں۔ باقی جودہ هشت گروہ ہیں ان کو ہم شہداء نہیں کہتے ہیں۔ جو اس ملک کیلئے اس دھرتی کیلئے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذر رانہ پیش کیا اُن سب کیلئے دعائے مغفرت اور وزیر اعظم صاحب کی صحت یابی کیلئے دعائے صحت کی جائے۔

(اس مرحلے پر مرحومین کے ارواح کیلئے دعائے مغفرت اور وزیر اعظم صاحب کے لئے صحت یابی کی دعا کی گئی)

میڈم اسپیکر:- میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا مرجم یہ ۲۷۱۹ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت رواں اجلاس کیلئے حسب ذیل ارائکین اسمبلی کو پیش آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتی ہوں۔

۱۔ سید محمد رضا:- ۲۔ ولیم جان برکت صاحب۔

۳۔ جناب اظہار خان کھوسہ صاحب اور ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف) :- ہم اپوزیشن والے احتجاج پر تھے لیکن آج کا جو اجلاس ہے ریکوویزیشن پر اجلاس بلا یا گیا ہے۔ کیونکہ بنیادی طور پر ریکوویزیشن اپوزیشن کا کام ہوتا ہے اگر ہمارے دوستوں نے اجلاس بلا یا ہے۔ دوسرا سردار مصطفیٰ صاحب جو ہمارے محترم ہیں اور ہمارے اس معزز ہاؤس کے ممبر ہیں اور منظر ہیں۔ ان کے بیٹے کے انخواء کے حوالے سے، لہذا ہم اُنکے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ ہم اپنا احتجاج اس اجلاس کے لئے ختم کرتے ہیں اور اس کا روائی میں پورا حصہ لینگے اور ہمارے ساتھی اس پر بات کریں گے اور آپ انکو موقع دیں گے۔

میڈم اسپیکر:- مولانا صاحب شکریہ۔

میر جان محمد خان بھائی:- میڈم صاحب! پہلے نو منتخب معزز کن سے حلف لیں۔

میڈم اسپیکر:- بھائی صاحب! ابھی ہم اس کارروائی کی طرف آرہے ہیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

ظہور احمد جمال الدینی (سیکرٹری اسمبلی):- رخصت کی درخواستیں۔ انجینئر زمرک خان صاحب نے مطلع فرمایا کہ وہ نجی مصروفیات کی وجہ آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے لہذا رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- حاجی گل محمد دو مرزا صاحب، نجی مصروفیات کی وجہ آج کے اجلاس میں شرکت کرنے معدوری ظاہر کی ہے لہذا رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- محترمہ راحت بھائی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ اپنے حلقے کے دورے پر ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

میں میر محمد اکبر آسکانی صاحب منتخب رکن صوبائی سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ یہاں آ کر اپنی رکنیت کا حلف اٹھائیں۔

(ڈیک بجائے گئے۔ اس مرحلہ پر منتخب رکن نے بھیتیز رکن بلوچستان اسمبلی حلف اٹھایا اور بعد ازاں رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔ ڈیک بجائے گئے)۔

میڈم اسپیکر:- میر محمد اکبر آسکانی نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا لیا ہے اور ہماری طرف سے انکومبار کباد ہے۔ جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- thank you very much میں اپنے پارٹی اپوزیشن بچوں کی طرف سے اکبر آسکانی کو تیرا جنم انکا تیرا جنم ہوا ہے۔ وہ ہندو عقیدے کے مطابق روح مختلف جسموں میں بار بار جنم لیتی ہے۔ ایک فلسفہ ہے ان کا کہ جب مرتا ہے پھر دوسرا میں روح چلی جاتی ہے۔ پھر تیرے میں ان کا تیرا جنم ہے۔ ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پہلا ان کا جمہوری طریقے سے ہوا تھا۔ دوسرا پھر جمہوری طریقے سے ہوا پھر allegation کا نذر ہو گیا اور تیرا بڑی مشکل سے یہ mature ہے بی۔ تو میں اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے اکبر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں

میڈم اپسیکر:- جی میر محمد عاصم کرد۔

میر محمد عاصم کرد گیو:- میں اپنے ساتھی محمد اکبر آسکانی صاحب کو دوبارہ ممبر elect ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ انشاللہ اس دفعہ وہ منتخب ہو کر آئے ہیں اپنے حلے کے عوام کیلئے اور سارے بلوچستان کے لئے کام کریں گے۔

میڈم اپسیکر:- رحیم زیارت وال صاحب۔

عبد الرحیم زیارت وال (وزیر مکملہ تعلیم) :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شکریہ میڈم۔ سب سے پہلے میں اکبر آسکانی صاحب نے جو حلف اٹھایا تھا میں اپنی پارٹی، دوستوں اور پوری ایوان کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد مولانا واسع صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اسمبلی اجلاس کا کیونکہ خصوصی requisitioned اجلاس ہے۔ اس میں باہیکاٹ ختم کر کے حصہ لینے کا اعلان کیا اس پر انکا مشکور ہوں اور ساتھ ہی ساتھ مولانا صاحب اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے کہا کہ اسمبلی requisite کرنایہ ہمارا کام ہے۔ لیکن گورنمنٹ پارٹیوں کی جانب سے پشتو نخواہی عوامی پارٹی نیشنل پارٹی مسلم لیگ (ن) اور مسلم لیگ (ق) کی جانب سے requisite کیا گیا ہے۔ بہر حال جو اجلاس requisite ہوا ہے۔

میڈم اپسیکر:- پہلے منتخب رکن کو مبارکباد کا سلسلہ ہے۔ جی سرفراز ایگٹی صاحب۔

میر سرفراز احمد ایگٹی (وزیر مکملہ داخلہ و جیل خانہ جات) :- میں اکبر آسکانی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ مکران سے دوسری مرتبہ منتخب ہونا ہے اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان مسلم لیگ ن میں پورے بلوچستان پھل پھول رہی ہے۔ اور انشاء تعالیٰ اگلے ایکشن میں بہتر رزلٹ لیکر آئیں گے۔

میڈم اپسیکر:- میر اظہار خان کھوسہ صاحب۔

میر اظہار خان کھوسہ:- میں اپنے دوست چھوٹے بھائی حاجی اکبر آسکانی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے اور پورے بلوچستان کے عوام سے کہ انہوں نے جوانمردی سے اور بڑی مشکل حالات میں وہاں جا کر تین دفعہ ایکشن میں حصہ لیا۔ اور پارٹی نام کاروشن کیا وہاں تمپ منداور تربت سے ایکشن جیت کر آیا میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کو سلام پیش کرتا ہوں۔

میڈم اپسیکر:- جعفر مندو خیل صاحب

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر مکملہ مال و ٹرانسپورٹ) :- میڈم اپسیکر صاحب! آج اکبر آسکانی صاحب نے جو حلف لیا ہے میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ دوبارہ اسمبلی کا ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ اپنی طرف

سے اپنی پارٹی مسلم لیگ ق کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میدم اپسیکر:- جی محترمہ کشور جنگ صاحب۔

محترمہ کشور احمد بختک:- میں اپنی اور پارٹی کی طرف سے اکبر اسکانی صاحب کو مبارکباد دیتی ہوں کہ وہ دوبارہ منتخب ہوئے اور اس منتخب ہونے کی وجہ سے یا اپنے حلقوے میں بہتر طریقے سے زیادہ جانشنازی سے کام کریں گے۔

میدم اپسیکر:- جی مفتی گلاب صاحب۔

مفتی گلاب خان کا کڑ:- شکریہ میدم اپسیکر۔ میں اپنے برادر محترم جناب اکبر اسکانی کو ایک بار پھر اسے میں کارکن منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید ظاہر کرتا ہوں کہ وہ اس جدوجہد مسلسل کو مقابل میں بھی جاری رکھیں گے اور اپنے عوام کے امیدوں کی بھرپور عکاسی کریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ کو اپنے حلقوے کے عوام کی بہتر خدمت کرنے کی مکمل توفیق عطا فرمائیں۔

میدم اپسیکر:- جی فتح بلیدی صاحب۔

فتح محمد بلیدی:- میدم اپسیکر۔ میں منتخب رکن اسے میں اکبر اسکانی کو اپنے طرف سے اور اہل علاقہ کی طرف سے منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میدم اپسیکر:- جی ولیم برکت صاحب۔

ولیم جان برکت:- شکریہ میدم اپسیکر صاحب۔ میں جناب حاجی اکبر اسکانی اس تمام جدوجہد کو مسلسل وہ کرتے رہے ہیں بار بار وہ الیکشن میں گئے ہیں اپنے عوام سے انہوں نے رابطہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سرخ روکیا۔ دل کی گہرائیوں سے تمام اتفاقیتی برادری کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میدم اپسیکر:- ایوان کی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ صوبائی وزیر بلدیات سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب کے صاحبزادے اسد خان ترین کے اغوا پر بحث کا آغاز ہوگا۔ جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ سردار مصطفیٰ خان ترین کے صاحبزادے اسد خان ترین کے اغوا کی بابت بحث کا آغاز کریں۔

محترمہ شاہدہ روف:- یہ requisitioned call پر related law and order سے ہے۔ یہاں پر IG FC کو ہونا چاہیے تھا۔ یہاں پر چیف سیکرٹری صاحب

بارہ حکومت کے بناء پر بھی یہاں تشریف نہیں لائے۔ اگر یہاں پر DHA کا کوئی بل پیش ہو رہا ہوتا۔

سیندھ کے بارے میں ہوتا ریکوڈ کے بارے میں کوئی بات ہو رہی ہوتی تو اپنی فوج ظفر منج کے ساتھ یہاں پر تشریف فرماء ہوتے آپ کو پتہ ہے کہ بلوجستان میں FC کی کیا خدمات ہیں اور وہ اس کا کیا role ہے law and Order کے حوالے سے۔ تو یہاں پر اس کے سربراہ کا موجود ہونا ضروری تھا۔ تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کی سب سے کمزوری جو نظر آتی ہے جوڑھائی سالوں سے نظر آ رہی ہے کہ ان کا تو ان لوگوں کے اوپر command ہی نہیں ہے i am very sorry کہ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے۔

میڈم اسپیکر:- شاہدِ صاحب! آپ کا پوانت آ گیا۔ جی میرے خیال میں۔ جی پلیز

وزیرِ حکومتہ داخلہ وجیل خانہ جات:- میڈم اسپیکر۔ معزز ممبر نے جس point کی طرف نشاندہی کی ہے وہ درست کہہ رہی ہیں کہ corps frontiers جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کی force ہے۔ اور وہ federal requisite interior Minister ہے۔ ہم ان کو answerable کرتے ہیں جہاں جہاں ہم نے ریکوویشن کی ہے وہاں وہاں وہ ہمیں answerable ہیں۔ آپ درست سمجھتے ہیں۔ میری صوبہ جوبات گورنمنٹ کی فورس ہیں اور انہیں کو جواب دہیں نہیں جواب دہ نہیں ہیں۔ آپ درست سمجھتے ہیں۔ میری صوبہ جوبات ہوئی تھی تو انہوں نے آنا ہے ہو سکتا ہے کہ کہیں مصروف ہو گا اور یقیناً آ جائیں گے۔ IGP is sitting باقی تمام لوگ ہیں تو so please میڈم ہم اس کو serious لے۔

میڈم اسپیکر:- رحیم زیارت وال صاحب! ابھی کارروائی کو آگے بڑھائیں۔ یا اپ اسی پر comment کرنا چاہتے ہیں۔

عبد الرحمن زیارت وال:- اسی پر۔

میڈم اسپیکر:- نہیں وہ اصل میں اکبر اسکانی صاحب کا شکر یہ ادا کرنے چاہتے ہیں The Floor is with you.

حاجی محمد اکبر آسکانی:- بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ محترمہ اسپیکر صاحبہ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج اظہار خیال کا موقع دیا۔ محترمہ اسپیکر صاحبہ سب سے پہلے میں اپنے قائد محترم نواب شاہ اللہ خان زہری صاحب کو قائد ایوان وزیر اعلیٰ بلوجستان منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور محترمہ اسپیکر صاحبہ آپ کو بھی بلوجستان اسمبلی کی پہلی خاتون اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اسپیکر صاحبہ مجھے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی اس بات پر فخر ہے کہ بلوجستان کی حکومت ایک ایسے محترمہ اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک قومی رہنماء کے ہاتھوں میں ہے۔ جن کے خاندان کی قربانیاں، قومی اسمبلی سیاست اور بلوجستان کے عوام کیلئے ناقابل

میڈم اسٹاکر:- جی آسکانی صاحب! یہ جو آپ نے پارٹی کا نام لیا اس کو آپ حذف کر دیں۔ مجھے معلوم ہے وہ ابھی تقریر کر رہے ہیں آپ لوگ مجھے نہیں بتائیں۔ اب وہ حذف کردیے جاتے ہیں وہ الفاظ۔

-XXXXXX-XXXXXXXXXXXX-XXXXXXXXXXXX  جگہ میڈم اسپکٹر ☆

میڈم اسپیکر:- جی تشریف رکھیں آپ۔ میں نے کروادیے ہیں لہڑی صاحب! کروادیے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی غیر پارلیمانی الفاظ حذف کر دیے جائیں۔ رحیم زیارتوال صاحب! please آپ۔ نصر اللہ ذیرے صاحب نہیں ہیں۔ آپ start کریں۔

عبدالرحیم زیارتول (وزیر مکملہ تعلیم) :- شکریہ میڈم اسپیکر۔ آج کی جو requisite اجلاس ہے ہم گورنمنٹ نے تمام پارٹیوں نے اس بنیاد پر بلایا ہے، میں پہلے بھی آپ کے سامنے اس ہاؤس میں عرض کر چکا

ہوں۔ کہ ہمارا سب سے اہم ترین ادارہ اس صوبے کا وہ آپ کی صوبائی اسمبلی ہے۔ اور یہ صوبائی اسمبلی جس کی اپنی ایک حیثیت ہے، آئینی اور قانونی جو بھی مسائل ہیں، ایک جمہوری حکومت کے ناطے، جمہوریت کے ناطے، ہم تمام وہ چیزیں یہاں پر بحث کرنا چاہتے اور دوستوں *requisite* کرنا چاہتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ کو، ہمیں اور صوبے کی امن و امان کے حوالے سے جو بھی تجاویز اُنکے ہوں گے صوبائی حکومت کی حیثیت سے ہم اُسکو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور وہ تجاویز جس کی جانب سے بھی آئینگی ہم اُس پر ہمدردانہ غور کریں گے ہم اس پر کام کریں گے۔ اور چاہتے یہ ہیں کہ جو صورتحال پیدا ہوئی ہیں سردار مصطفیٰ خان کے بیٹے کو انواع کیا گیا ہے اور اسکے علاوہ انواع کے دیگر اہم واقعات ہوئے ہیں، کوئئے سے، چن سے، پشین سے۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ اس پر ہمارے دوست پوری اسمبلی بحث کریں۔ اس پر ڈیبیٹ ہوں اور اس میں تجاویز ہوں کہ گورنمنٹ کو صوبائی اسمبلی کی جو ذمہ داری ہے وہ کام سونپتی ہے اور کس طریقے سے اُس نے کام کرنا ہیں اور کیا کیا تجاویز ہوں گے اُس پر ہم جائیں گے۔ میں یہاں پر اتنا آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں سرفراز صاحب پھر *conclude* کریں گے آخر میں میں دوستوں کے تجاویز آئیں گے اس پر بھی بات کروں گا۔ رکھنا یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کی جو ایجنسیاں ہیں یہ *competent* ہے۔ اور یہاں ایجنسیاں ہیں کہ دنیا کے بعض ممالک میں شاید موجود ہیں لیکن ساری دنیا کی حکومتوں میں یا ممالک میں موجود نہیں ہیں۔ اور ہماری یہ ایجنسیاں ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ جو گورنمنٹ اس وقت ہے انکو ان واقعات کے حوالے سے، گورنر صاحب کو اور وزیر اعلیٰ صاحب کو مکمل معلومات فراہم کریں۔ اور گورنمنٹ کی پھر یہ ذمہ داری ہے کہ ان کی معلومات کی بنیاد پر وہ مزید کارروائی کیلئے جائیں۔ اور جو لوگ انواع ہوئے ہیں ان کو بازیاب کراسکیں۔ تو اس بنیاد پر آج کی اسمبلی کی جو اجلاس رکیووزیٹ ہوئی ہے اس میں آپ کو فلور سب دوستوں کیلئے اوپن ہے۔ وہ اس پر بحث کریں اس پر *debate* کریں اس میں اپنی تجاویز دیں اس میں اپنی *input* دیں۔ ہم گورنمنٹ کی حیثیت سے بھی اور اسمبلی کی حیثیت سے بھی سرفراز بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس پر بات کریں گے ہم اس کو نوٹ کرتے جائیں گے اور ان کے تجاویز کو پھر اپنے کیبنٹ میں دوستوں کے سامنے رکھیں گے کہ اسمبلی کی اس حوالے سے یہ تجاویز ہیں۔ یہ ان کی *inputs* ہیں اور گورنمنٹ کی حیثیت سے ہم نے اس کام پر جانا ہیں۔ میں آج کے اجلاس کے حوالے سے اس وقت اتنی آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور جو دوست بحث کرنا چاہیں وہ اپنا اس پر بحث کیلئے بھجوادیں۔

میڈم اپسیکر: جو بحث کرنا چاہتے ہیں پلیزا پنے نام ہمیں لکھوائیں۔ جی مفتی گلاب صاحب۔ ابھی بحث جاری ہے آپ درمیان میں۔ جی جی بولیں۔

مفتی گلاب خان کا گز: میڈم! ایک بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میڈم اسپیکر صاحب! ہار جیت جمہوریت کا حصہ ہے اور یہ جمہوریت کا حسن ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے جمہوریت میں جو جتنے اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں جتنا وسیع الظرف ہوتے ہیں اس میں اتنی خوبصورتی ہوتی ہے اس ورکر اس سیاستدان کو اس ممبر کو لوگ مقبولیت کی نظر دیکھتے ہیں۔ لیکن آج اس فلور پر اکبر اسکانی صاحب کو نیشنل پارٹی والوں کی طرف سے کسی نے بھی مبارکہ انہیں دی۔ اس پر مجھے افسوس ہے۔ (گیلری میں لوگوں نے تالیاں بجائیں)۔

میڈم اسپیکر: یہ یہاں پر clapping نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ جنہوں نے جو clappings کی ہیں آپ لوگوں کو پتہ ہونا چاہیے کہ یہاں پر جو ہے clappings کیئے گئے ہیں ان کو ہال سے باہر نکال دیں۔ ایوان کا ایک تقدس ہے آپ لوگ سب خیال رکھیں۔ جی آغا سید لیاقت صاحب۔

آغا سید لیاقت علی: میڈم اسپیکر! میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں دو پھر تین بجے سردار مصطفیٰ خان ترین کا بیٹا سردار اسد خان ترین کیڈٹ کالج پیشین سے والپس آرہا تھا شہر کی طرف پیشین کی طرف کہ اس درمیان اُنکو انعام کیا گیا۔ میڈم اسپیکر! پھر 21 مئی کو انتظامیہ کو پتہ چلا رات کو ہی پتہ چلا 20 مئی کی رات کو 21 مئی کی شروع میں تو پھر آئی جی صاحب نے، میں اُن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اقدامات کیئے approach کیا سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب کو اور ہمیں۔ اور اُسی صحیح ہمارے وزیر داخلہ صاحب نے جو ایوان میں موجود ہیں انہوں نے ایک دم ایک call meeting کی چاربجے اور مجھے میں پیشین on-way تھا مجھے اطلاع دی کہ چاربجے ہم اس میئنگ میں شرکت کریں اور اس مسئلہ پر ہم غور کریں گے۔ میڈم اسپیکر! اس دوران پیشین کے تمام پارٹیوں نے پیشین کے تمام معززین نے پیشین کے تمام خوانین نے ایک جرگہ ریسٹ ہاؤس میں بلا یا اور اُسمیں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم روڈ ڈبلاک کریں گے۔ ہم پیشین کے نمائندے جو ہیں پیشین کے جتنے بھی پارٹیاں ہیں آل پارٹیز ان سب نے یہ فیصلہ کیا لیکن سردار مصطفیٰ خان کو میں داد دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ انہیں میں حکومت پر یہ بات چھوڑتا ہوں ہم قانون کے ذریعے اپنے بیٹی کی بازیابی چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ بڑی اچھی بات کی۔ اور اُس کے بعد جرگہ نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ خان ہفتہ، دس دن جو ہیں وہ حکومت کو یہ موقع دیتے ہیں کہ اُسکی ایجنسیاں اور یہ لوگ جو ہیں محنت کریں اور سردار اسد خان ترین کو بازیاب کرایا جائے۔ میڈم اسپیکر! چاربجے کی میئنگ میں ہمارے وزیر داخلہ صاحب، ڈی آئی جی صاحب، دو کرنل صاحبان ایف سی کے اور کمشنر صاحب۔ میں کمشنر صاحب کو داد دیتا ہوں کہ کمشنر صاحب اس سارے معاملے میں کمشنر کوئی ڈویژن جو تھا وہ on board تھا اور کوشش کر رہا تھا کہ جس طریقے سے بھی ہو اس معاملے کو سُلْجھایا جائے اور اُسے بازیاب کرایا جائے۔ چاربجے

ہماری مینگ شروع ہوئی اور مختلف ذرائع سے یہ اطلاع پہنچی کہ سردار اسد خان کو وہ تو بہ اچکزی پہنچایا گیا ہے اور فلانے جگہ پروہ ہیں۔ اُس وقت شاید میں بھی جذبات میں آگیا تھا اور ایک دم فیصلہ لیا۔ اور کمشنر صاحب کے فیصلے کو میں نہیں مانا اور یہ کہا کہ ہم جو ہیں ہم روانہ ہوتے ہیں اور چمن چلتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ پھر اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ کمشنر صاحب ہمارے محترم وزیر داخلہ صاحب وہ پیش پیش تھے اُسیں اور ہمارے ساتھ اُسی وقت ساڑھے سات بجے پیشین سے چمن کی طرف روانہ ہو گئے اور یہ فیصلہ کیا کہ ہم کیمپ چمن میں لگائیں گے۔ اور سردار اسد خان ترین کے متعلق جو بھی معلومات ہیں ہم ان پر عمل کریں گے اور مزید آگے جائیں گے۔ بد قسمتی کیا ہوئی کہ ہمارے سے غلطی ہو گئی وہ غلطی جو بھی تھی اُس کی وجہ سے جب ہم چمن پہنچ تو وہاں پر ایف سی کا ایک کمانڈر صاحب بیٹھے تھے ڈی سی صاحب کے آفس میں۔ اور میں چونکہ مجھے پارٹی کی طرف سے بھی ہدایات ہیں اور باقی وہ بھی ہیں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ delay tactics استعمال کیتے گئے اور ہم وہاں سے ناکام ہو کے آئے۔ کہ میں، وزیر داخلہ صاحب، کمشنر صاحب اور اُس وقت ڈی آئی جی صاحب ہمارے ساتھ تھے forgot his name اور وہ ہمیں روکوا یا گیا اور ہمیں نہیں کہا گیا کہ ہم چلے جائیں اور چھاپے میں اُنکے ساتھ ہو جائیں۔ ہم نے تحصیلدار اور پولیس اور ایف سی کا جو میجر اسکے ساتھ تھا اُسکو کہا تھا کہ آپ جائیں اور تلاش کریں۔ یہ ہدایات بالکل کمشنر صاحب کے تھے۔ وزیر داخلہ کے تھے۔ اور آئی جی صاحب کے بھی تھے۔ آئی جی صاحب بیٹھے ہیں اُنکے بھی ہدایات تھے اُنکے دو تین ٹیلیفون اُسی آئے کہ جیسے بھی ہو ہم نے اسد خان ترین کو بازیاب کرانا ہے۔ اور یہ ہدایات تھے کہ جو جگہ بتائی گئی ہے وہاں پر search-operations کی جائیں۔ بد قسمتی سے ساڑھے گیارہ بجے ہمیں پہتہ چلا کہ جو قافلہ روانہ کیا گیا تھا انہوں نے نہ search-operation کیا اور نہ کچھ کیا اور واپس آ گئے۔ میڈم اسپیکر! آپ اندازہ لگائیں کہ ہمارے ایجنسیاں، ہماری ریاست، ہماری سیاستدان انکے درمیان کیا coordination ہے؟۔

cooperation کچھ بھی نہیں تھا۔ آپ یقین کریں کہ اُس وقت ہمارے ان ایجنسیوں نے ہمیں غلط راہ پر ڈالنے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ جو ہے جو اسکی آپ نے اپنایا ہوا ہے یا اُس پر آپ جا رہے ہو وہ نہیں ہے ہمیں مشرق کی بجائے مغرب کی طرف divert کرنے کی کوشش کی گئی۔ میں بالکل یہ کہتا ہوں کہ صحیح دس بجے جو میٹنگ ہم نے ایف سی قلعہ میں کی جس کو چھاؤنی کہا جاتا ہے چمن میں وہ رات کی میٹنگ سے بالکل الٹ تھا۔ میڈم اسپیکر! ہماری ایجنسیاں جو جن کے متعلق مشہور ہے کہ وہ گدلے پانی میں سوئی تک بتا سکتے ہیں۔ وہ اس وقت وہ خاموش ہو گئی اور پھر جب میں نے پوچھا محترم کمشنر صاحب بھی بیٹھے تھے اُس وقت وزیر داخلہ صاحب

بھی بیٹھے تھے اور میں۔ ڈاکٹر حامد صاحب بھی خوش قسمتی سے وہاں پر بیٹھ گئے تھے میں نے کہا کہ رات کو جو آپریشن کرنا تھا اسکا نتیجہ مجھے بتایا جائے کیونکہ میں نے جرگے اور پشین کے عوام کے سامنے جانا ہیں۔ لیکن رزلٹ کچھ نہیں بتایا گیا آئیں باکیں کی گئیں تو اُس وقت شاید سرفراز بکٹی مجھ سے ناراض بھی ہو گئے تھے میں وہاں سے اٹھ کر کے آ گیا تھا۔ میں نے ڈی آئی جی کو بھی کہا اور ڈاکٹر حامد کو کہا کہ چلیں یہ میٹنگ جو ہے یہ بے فائدے ہیں کیونکہ اس میٹنگ میں ہمیں تاریکی میں رکھا جا رہا ہے اور ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ مغرب کی بجائے آپ مشرق کی طرف چلے جائیں ہم واپس آئے ناکام و نامراد۔ اس وجہ سے کہ اس میں بھی فقدان تھا coordination نہیں ہوئی ایجنسیوں نے صحیح راہبری نہیں کی۔ اور میں، سرفراز گٹی، کمشنر صاحب اور پولیس ناکام و نامراد وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ میدم اسپیکر! اس کے بعد جو واقعات ہوئے ہیں جو کچھ ہوا میں داد دیتا ہوں کمشنر صاحب کو آئی جی صاحب کو اور وزیر داخلہ صاحب کو بالکل کہ انہوں نے صحیح ٹارگٹ پر صحیح گلہ پر جو بھی انکو معلومات تھیں وہ لیں اور وہاں جا کر کے اگر اُس رات کمشنر صاحب یا آئی جی یا وزیر داخلہ کے ہدایات پر وہاں پر سرچ آپریشن ہوتا تو انشاء اللہ و تعالیٰ میں سو فیصد تیقینی تھا مجھے یہ یقین تھا کہ سردار اسد ترین وہاں سے بازیاب ہو جاتا۔ لیکن فقدان کی وجہ سے ہمیں غلط طریقے سے divert کیا گیا اور ہمیں اُس سرچ آپریشن سے باز رکھا گیا۔ پھر میدم اسپیکر! پرسوں ترسوں پھر جب ایجنسیوں کے ساتھ کوئی صلاح و مشورہ نہیں کی گئی سرفراز بکٹی صاحب کمشنر صاحب اور سول انتظامیہ اور پولیس یہ لوگ پرسوں ترسوں پھر گئے پھر وہاں سے کچھ بازیاب ہو کر آ گیا۔ ایک آدمی اغوا کیا گیا تھا وہ اُسی مکان سے وہ بازیاب ہوا مگر فرق کیا ہوا جب انہوں نے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا یہ دوسرے راستے سے گئے جس راستے سے گئے جس راستے سے پہلی راستے سے ہمیں جانا چاہئے تھا اور یہ گئے اور داد دیتا ہوں کمشنر اور ہمارے صوبائی داغلہ کو پولیس کو لیویز کو کہ وہ وہاں جا کر کے جو کچھ کیا وہ قانون کے مطابق کیا اور وہ معمولی وہ مجبور ہو گئے کہ اُسکو ایک دو کلو میٹر آ گے جا کر کے چھوڑ دیا۔ لیکن پھر فقدان ہے آپ دیکھیں کہ اس وقت ریاست، ایجنسیاں اور سیاستدان یا گورنمنٹ انکا پھر فقدان ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اس وقت ریاست کی رٹ کو چلتی کیا جا رہا ہے پرسوں جب اُسکو معمولی اُن سے چھڑایا گیا تو کل چمن سے دو اسکے بد لے اغوا کیتے گئے ہیں۔ کیا یہ ریاست کو چلتی نہیں ہیں۔ میدم اسپیکر! اس پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ اتنی بڑی ایجنسیاں، اتنا بڑا ریاست، اتنے ہمارے فورسز جو کچھ چمن میں پڑے ہوئے ہیں اور چمن کا main بازار سے اُن آدمیوں کو اٹھایا جاتا ہے یہ کیا ہے یہ فقدان ہے۔ ہماری ریاست کا یہ فقدان ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہیں کیتے جا رہے ہیں۔ آپ دیکھ لیں پشین سے ہزاروں لوگ آئے

ہوئے ہیں کوئٹہ کے شاید لوگ بھی ہیں باہر کھڑے ہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو کچھ ہورہا ہے وہ ریاست کرواری ہے یا سول ایجنسیاں یا ہماری سول انٹلی جس ہے یا ان کی failures کی وجہ سے یا ان کی involvements کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ یہ 19 مئی کے دو پہر کو بیس مئی کے جب سردار اسد اللہ خان ترین اغواء ہوا اس رات سے یہ بات پشین کے ہر شخص ہر بچ بچ کی زبان پر ہے کہ اسکو اغوا کرایا گیا ہے۔ اور یہ بعض لوگ تو ہمیں یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ گنتی، یہ امتحان شروع ہو گیا ہے جس طرح فاتا میں جس طرح حکومت اور ڈپٹی گورنمنٹ برسر پیکار ہیں شاید وہ حالات ابھی ادھر کر رہے ہیں اور ہمیں تیار رہنا ہو گا ان حالات کے لئے۔ میڈم اسپیکر! سردار اسد اللہ خان ترین سردار مصطفیٰ خان ترین کا بیٹا ہے۔ سردار مصطفیٰ خان ترین پشین کا واحد سردار ہے جس کو اچھزتی جس کو کا کڑ جس کو سید اور جس کو ترین قبیلہ سب اُسکو اپنا سردار سمجھتے ہیں یہ وہ گھر ہے جس نے آج تک پشین میں کسی کوتلکیف نہیں پہنچائی ہے۔ یہ وہ ہیں جو سب کہ انہوں نے سب کے ساتھ اچھائیاں کی ہیں برائی نہیں کی ہے۔ یہ کیا مقصود رکھتا ہے۔ یہ صرف اور صرف حالات کو خراب کرنا ہیں۔ حالات کو اس نئی پر پہنچانا ہیں جو فاتا میں ہیں۔ میڈم اسپیکر! بھرا آپ دیکھ لیں کہ اس حادثے کے بعد کوئٹہ میں اغواء شروع ہوئے ہیں کوئٹہ سے کل دو آدمی اغوا کیئے گئے ہیں چمن سے دو افراد اُٹھائے گئے ہیں۔ مسلم باغ میں بھی یہ حرکتیں شروع ہو گئی ہیں لوگوں کو گولیاں ماری جا رہی ہیں اُن سے پیسے نہیں لے جا رہے ہیں اُن سے کچھ نہیں لے جا رہے ہیں۔ تو یہ حالات اس پر امن صوبے میں حالات اتنے اچھے ہوئے تھے اب گذشتہ ایک مہینے سے یہ چیز یہاں شروع کرائی گئی ہیں۔ میڈم اسپیکر! میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہے ارباب اختیاروں سے ایجنسیاں کے بڑوں بڑوں سے اور ریاست سے کہ خدارا! جو حرکتیں تم نہیں وہاں پر ہوئی ہیں فاتا میں اُن کو اس جنوبی پشتو نخواہیں دو ہرائی جائے۔ میں تمام ایجنسیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جہاں چاہیں جس آدمی کو چاہیں جدھر بھی چاہیں مجرموں کو پکڑ سکتے ہیں۔ تو کیا وہ جو مخفی ہیں سردار اسد اللہ خان ترین یا اسکے بعد کوئٹہ سے موجود آدمی اُٹھائے گئے ہیں یا چمن سے دو آدمی اُٹھائے گئے ہیں یا مسلم باغ میں جو مارے گئے ہیں کیا انکے متعلق انکو کچھ پتہ نہیں چلتا ہے تو میری آپ سے اس باؤس سے گزارش ہے کہ راہ مہربانی حالات کو مزید خراب ہونے سے بچانے کے لئے۔ یہ حالات فاتا جیسے نہیں رہیں گے۔ فاتا میں ملک مارا جاتا تھا یہاں پر پارٹیاں ہیں یہاں پر پشتو نخواہیں عوامی پارٹی ہے جماعت اسلامی ہے جمیعت العلماء اسلام ہے مسلم لیگ (ن) ہے پیپلز پارٹی ہے ساری پارٹیاں ہیں۔ اور پارٹیوں کا جو ہے وہ roots یہ واحد علاقہ ہے جس کا آخوندک پنجھ ہوئے ہیں۔ آج اگر سردار اسد خان ترین کو اغوا کیا جاتا ہے، صرف اس لیے کہ حالات کو خراب کیا جائے تو حالات اسد خان ترین کے گھر تک

نہیں رہیں گے۔ حالات لیاقت آغا کے گھر تک بھی پہنچیں گے حالات ڈاکٹر حامد خان اچکزئی چہن بھی پہنچیں گے اور عبدالجید خان کا گلستان تک بھی پہنچیں گے تو یہ حالات ان سے گزارش ہے کہ ارباب اقتدار مہربانی کر کے ان حالات کنٹرول کریں اور جو لوگ اخوااء ہوئے ہیں بشمول سردار اسد خان ترین کو، اسکو جلد سے جلد بازیاب کرایا جائے otherwise میں آپ کو اس فلور پر بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ آج آپ کا چیف سیکرٹری جو اس صوبے کا اپنے آپ کو ~~XXXXXX~~ سمجھتا ہے۔ وہ آج اس اہم میٹنگ میں حاضر نہیں ہیں اور نہ اُس نے آج تک۔

میڈم اسپیکر:- یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں اس کو حذف کیا جائے۔

☆ بحکم میڈم اسپیکر ~~XXXXXX~~ یہ الفاظ حذف کر دیئے گئے)

سید لیاقت علی آغا:- اور نہ آج تک اُس نے یہ زحمت کی ہے، نہ اُس نے یہ زحمت کی ہے کہ ایک میٹنگ law and order کے متعلق بلا یا جائے۔ کیا یہ حالات ہیں؟۔ کیا یہ لوگ discover کریں گے؟۔ آج تک law and order پر ایک میٹنگ نہیں بلائی گئی۔ تو اس سے لوگ dishearted ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی رکھوائی کی جائے۔ لوگ ٹکیں دے رہے ہیں۔ لوگ یہاں پر حکومت پر بھروسہ کیتے ہوئے ہیں۔ تو اس بھروسے کو اس موجودہ سیٹ آپ نے قائم کرنا ہیں۔ شکریہ جی۔

میڈم اسپیکر:- زیرے صاحب آپ تشریف رکھیں۔

نصراللہ خان زیرے:- باہر گیٹ پر مظاہرین، بہت سارے کھڑے ہیں اسکے لیے ایک وند بھوادیں۔

میڈم اسپیکر:- مظاہرین کون سے ہیں؟۔

نصراللہ خان زیرے:- پشین سے جو آیا ہے آل پارٹیز اور اسی سردار اسد ترین کے اخوااء کے بارے میں آئے ہیں۔

میڈم اسپیکر:- دو آپ میں سے۔

نصراللہ خان زیرے:- جی ہاں وہ بھی ہیں تو ان کے پاس کوئی آپ کمیٹی بنادیں۔

میڈم اسپیکر:- جی۔ ڈاکٹر صاحب اگر آپ تشریف لے جائیں، جعفر مندوخیل صاحب آپ۔ اور کھوسہ آپ تشریف لے جائیں، بزنجو صاحب سردار اسلام بزنجو صاحب آپ۔ چار لوگ اگر چلے جائیں ایک ایک بندہ

ہر پارٹی کا میں نے کہہ دیا ہے۔ جی۔ وہ آپ بات کر کے آ جائیں گے ہماری speeches جاری ریں گی کوئی ایسا وہ نہیں ہے۔ جی کھوسے صاحب! آپ بھی اگر تشریف لے جائیں۔ آغا صاحب! آپ یا ڈاکٹر حامد اچکزئی صاحب میں سے کوئی ایک چلا جائے۔ جی نواب صاحب Floor is with you۔

نواب محمد خان شاہواني (وزیر حکومت ایم ایئڈ جی اے ڈی) :- ڈسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِيم۔ اس واقعہ کے حوالے سے جو آج کا یہ ریکوویشن اجلاس بلا یا گیا سردار ترین صاحب کے بیٹے کا۔ اس واقعہ پر سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو گرفتار کیا جائے اور گرفتار کے عدالت کے کٹھرے میں پیش کیا جائے۔ میڈم اس حوالے سے اچانک حالات میں عجیب قسم کی تبدیلی نظر آنے لگیں۔ جو ہمارے کافی عرصے سے ایک بہتر انداز میں کوششوں کی وجہ سے فور سر زکی ہمارے بالخصوص ہوم منستر صاحب کی کوششوں کی وجہ سے حالات بالکل ہر طرح سے بہتر تھے۔ اور پر امن تھے۔ ایسے واقعات، بڑے واقعات اور ایسے عجیب قسم کے واقعات بالکل نہیں تھے۔ اسکے پیچھے کیا حقائق ہیں؟۔

کیا ہاتھ ہیں؟۔ کیا وجوہات ہیں؟۔ لازمی ہے اس چیز کا ضرور یہ ادارے پڑھ لائیں گے۔ لیکن جہاں تک ہمارے حکومت کے حوالے سے کیونکہ ہم بھی حکومت کا حصہ ہیں۔ اور سردار صاحب بھی ہمارے کابینہ کا ممبر ہیں منسٹر ہیں۔ اور اس افسوسناک واقعہ کی وجہ سے ایک عجیب قسم کی سب میں ایک عدم تحفظ کا ایک پیدا ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نواب ثناء اللہ صاحب نے ذاتی طور پر دلچسپی لی اس مسئلے میں۔ اور ہوم منستر صاحب تoba قاعدہ طور پر گئے۔ وہ گیا پیشیں اور چمن اسی مسئلے میں۔ تگ و دود کر رہے ہیں۔ جو ادارے ہیں جو انتظامیہ ہیں اپنے اپنے طور پر جتنے کوشش ممکن ہو سکتی ہیں، ضرور کر رہے ہوں گی۔ لیکن بہر حال سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پے در پے کچھلی حکومتوں میں تو بہت زیادہ دور میں اس کے وقت میں بہت زیادہ واقعات اس طرح کے ہوئے۔ یہ ایک ندرتی بات ہے جب جو کوئی چیز بہت زیادہ ہو جائیں اس کی مضرمات اسکو روکنے کے لیے یا اس کو ختم کرنے کے لیے یا اس پر پہنچنے کے لیے ضرور کوئی نہ کوئی اقدامات وہ ادارے ضرور کرتے ہوں گے یا کریں گے جن کی ذمہ داری ہیں جرائم پیشہ افراد کے خلاف۔ جن کو trained کیا جاتا ہے۔ جن کو باقاعدہ طور پر پیشہ و رانہ صلاحیتوں سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ اور تمام تر حالات سے اور۔ سے اور ان کو لیں کی جاتا ہے کہ وہ ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کریں اور بہتر انداز میں کارروائی کریں کوئٹہ سے پچھلے تقریباً ایک سال ہونے کو ہے کہ نواب ظاہر کا ہی صاحب کے واقعات جو کہ کوئٹہ سے اغوا ہوا۔ اور کوئٹہ سے وزیرستان چلا گیا۔ اور یہاں سے پیشیں سے چمن سے یا کہیں سے یا ہمارے بلوج بیلٹ سے بھی کہیں سے اٹھا کر وہ اتنے زیادہ راستہ بارڈر کے اس طرف

چلے جاتے ہیں۔ اور محفوظ مقام پر بینجھ جاتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اتنے زیادہ واقعات پیش ہوئے اسکے باوجود ہم لوگوں نے اس کی رکاوٹ کے لیے کوششیں ضرور ہوئی ہوں گی۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم مسلمان بالخصوص۔ جو اللہ پر مکمل یقین رکھنے والے لوگ ہیں، وہ ہمیشہ اللہ پر توکل کرتے ہیں چاہے ہم حکومت، چاہے ہم عوام، چاہے ہمارے دوسرے لوگ۔ ہم مسلسل اس کے لیے تیار یا اس طرح ارٹ شاید مسلسل دریٹک شاید نہیں رہ سکتے کہ ایسے واقعات دوبارہ ابھی کچھ عرصے کی بات ہیں کہ ہمارے مستونگ بیلٹ میں پہلا واقعہ ہے کہ کسی کے گھر میں آ کر سات، آٹھ ڈاکورات کو ایک اسکول پر ایجیئنٹ اسکول چلانے والے ڈیریٹھ دو گھنٹہ رہے وہاں پر ان کو لوٹا ان کو باندھا پھر وہاں سے نکل گئے۔ ایک سید کو دستک دے کر دوپھر کے ٹائم گھر سے بلا یا اور اس کو شوت کر دیا، اس کے دروازے پر۔ یہ اچانک اس قسم کے حالات پیدا ہو گئے ہیں ہمارے بلوچستان میں کیا کرنا چاہتے ہیں کس طرف لے جانا چاہتے ہیں ہمارے حکومت کو بدنام کرنے کے لیے ہمارے لوگوں میں خوف وہر اس پیدا کرنے کے لیے یہ سارے واقعات کو روکنے کے لیے اقدامات ضرور کیے جا رہے ہوں گے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ تمام تر اپنے دو سائل بروئے کار لائے جائیں جو موجود ہیں۔ اور باقاعدہ طور پر ان کے پیچھے لگ جائیں جو بھی ذرا لئے ہیں وہ سارے استعمال ہو جائیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کچھ ایسے انواع کے واقعات چند دنوں میں شاید کل بھی ایک واقعہ ایسا ہو اپھر شاید اسی کل ہی وہ دوبارہ وہ ہوا ہوگا۔ تو اس حوالے سے ہم اپنے دوستوں کے ساتھ پشتونخواہ ملی عوامی کے ساتھ باقاعدہ طور پر نیشنل پارٹی کی طرف سے ہم ان کے ساتھ ہر طرح کے تعاون اور حکومتی حوالے سے۔ ہمیں یا ہمارے جو ہوم منظر ہیں یا سی ایم صاحب ہیں ان کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہیں۔ کسی حوالے سے۔ چاہے اداروں کے حوالے سے چاہے فورسز کو کہنے کے حوالے سے ہوان کے طرف سے کوئی کمی نہیں ہیں لیکن ضرورت ہیں بہت چیزوں کی ابھی تک ضرورت ہیں یہاں پر ہمارے علاقوں میں اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لیے، بہت زیادہ ضرورت ہیں مذید عوام کے ساتھ رابطہ کرنے کی ایسے دور دراز بلوچستان۔

چونکہ دور دراز علاقوں پر پھیلا ہوا ہے پہاڑی علاقوں پر پھیلا ہوا ہے اور دشوار گزار راستے اس پہاڑوں میں سینکڑوں راستے ہوں گے۔ اس کے لیے ایسے طریقے ضرور کیے جائیں یہ ہوتے رہیں گے اس طرح کے واقعات ابھی سردار صاحب کے ساتھ یہ sitting Minister ہیں اس کے ساتھ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ کیڈٹ کالج سے اپنے گھر کی طرف آ رہا ہے اور اس 15 منٹ کے راستے میں اس کے ساتھ یہ واقعہ ہو جائے۔ تو کسی بھی وقت کسی اور کے ساتھ یہ واقعہ اس طرح کامکن ہو سکتا ہے۔ اس کی رکاوٹ کے لیے گاڑیوں میں اٹھا کر لے گئے ہیں پیدل تولازمی ہیں وہ لے کر نہیں گئے ہوں گے۔ گاڑی میں ہی اٹھایا ہوگا۔

اور گاڑی بھی بڑی گاڑی ہوگی۔ کوئی 4 ولی ہو گی کہ راستوں سے وہ لے گئے ہیں، کچھ راستوں سے لے گئے ہیں، ایسے کوئی راستے ہیں، ہر کوئی اپنے علاقے کو جانتا ہے۔ راستوں کو جانتا ہے آیا ان کچھ راستوں کے اوپر بھی کوئی چیک کا کوئی نظام کوئی سلسلہ ہمارے فورسز کی جانب سے انتظامیہ کی جانب سے لیویز کی جانب سے ہیں یا صرف پکر روڈوں پر ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو ان سب کو دیکھا جائے۔ اور مذید اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لیے مذید اس طرح کے راستوں کو چیک کیا جائے۔ اور محفوظ کیا جائے۔ تاکہ آئندہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے کوشش کیے جائیں۔ یا ہم انتظار کرتے رہیں اچانک کسی کو اٹھا کر لے جائیں پھر ہم اس کے پیچے لگ جائیں یا فون ٹریس کریں یا اور کوئی معاملہ کریں یا اور کوئی طریقہ کار استعمال کریں۔ جب وہ محفوظ مقام پر پہنچ جائے ان علاقوں سے چار پانچ گھنٹے کے بعد وہ border cross ہو جاتا ہے۔ اور وہاں پر ہمارا ختم ہو جاتا ہے۔ سارا ہمارے حکومت پاکستان کا سلسلہ۔ تو ایسے معاملات کے لیے ان بارڈروں پر ان کچھ راستوں پر محفوظ کیسے کیا جائے۔ اس پر سوچنا چاہئے۔ ایسے حالات پیدا کرنے کے لیے سوچا جائے جتنی بھی اس کے لیے ممکن ہو سکیں حکومت سے فنڈ لیا جائے۔ اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ایسے تمام تر وسائل یہاں پر لائے جائیں ان کو استعمال کیا جائے تاکہ عوام کی جان اور مال کے تحفظ کے لیے سب سے پہلے انتظام کیا جائے۔ باقی معاملات باقی سلسلے ڈیوپمنٹ نان ڈیوپمنٹ وہ سلسلہ تو ہیں۔ لیکن سب سے پہلے ہماری حکومت کی یہی ذمہ داری ہے کہ اس طرح کے معاملات پر سب سے پہلے توجہ دیا جائے۔ جس کے لیے ہمیشہ ہماری حکومت۔ پچھلی حکومت میں نواب صاحب کے حکومت میں بھی یہ سلسلے جاری رہے ہیں۔ میٹنگیں ہوتی رہی ہیں۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ امید ہے کہ یہ میٹنگیں ہوتی رہیں گی۔ لیکن سب سے پہلے میں یہی سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ایسے مسئللوں پر باقاعدہ طور پر میٹھ کران کے رکاوٹ کے لیے عوام کے ساتھ کیا رابطہ کیا جائے؟۔ اگر ایسا کوئی واقعہ ہو جاتا ہے کسی کے ساتھ تو بر وقت اطلاع کے لیے بر وقت معلومات کرنے کے لیے یا بر وقت فورسز کو یا عوام کو یا ایسے بیلٹوں کو جہاں ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں سے لوگ جاسکتے ہیں یا باہر جاسکتے ہیں یا دور جاسکتے ہیں۔ ایسے علاقوں کے عوام کے جن کی کلیاں وہاں پر ہیں جن کے گاؤں وہاں پر ہیں گھر وہاں پر ہیں ایسے لوگوں کی ساتھ ضرور ایسا طریقہ کار کرنا چاہئے حکومت کو، فورسز کو کہ انکو ضرور معلومات ہوتے ہوں گے ایسے سلسلے میں۔ تو میں ایک دفعہ پھر اس واقعہ کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ آپ کا بہت شکر یہ۔

میڈم اسپیکر:- شاہدہ روف صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ روف:- شکر یہ میڈم اسپیکر۔ سب سے پہلے تو میں سردار غلام مصطفیٰ ترین صاحب

کے بیٹے اور اسکے علاوہ بھی اسی جیسے کئی انواع کیئے گئے ہیں انکے انواع کی مدت کرتی ہوں اور ان کے ساتھ اظہار ہمدردی بھی کرتی ہوں کہ ان کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے لائے اور باقیوں کو بھی خیر و عافیت سے لے آئیں۔ یہاں پر ایک دوستیں جو میں یہ چاہوں کہ لوگ اس کو ثابت انداز میں لے لیں کیونکہ عبدالرحیم زیارت وال صاحب نے کہا کہ ہمیں تجاویز چاہئے۔ اور وہ کمزور یا جو ہماری سسٹم میں ہیں ان کو highlight کرنا ہیں۔ سب سے پہلے میں یہ کہتی ہوں کہ یہاں پر جو ریکوزیشن کا اجلاس بلایا گیا ہے آج تو میں تھوڑا سا آپ لوگوں سے مدد مانگنا چاہوں گی لاءِ منیر صاحب بھی ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آریکل 129 ہمیں کیا کہتا ہے کہ صوبائی حکومت کس پر مشتمل ہوتی ہے چیف منسٹر یعنی آپ کے وزیر اعلیٰ صاحب اور آپ کی کیبنٹ، کابینہ کے ممبران۔ تو یہ حکومت ہے یہ اسٹرپھر ہے صوبائی حکومت کا۔ اس اجلاس کی ریکوزیشن پر جن لوگوں نے دشخutz کیئے ہیں وہ بھی اُسی کیبنٹ کا حصہ ہیں۔ تو تھوڑا سا سمجھنے میں مجھے یہ پریشانی ہے یا ابھام ہے کہ ایک حکومت اپنے ہی سے سوال کر رہی ہے یا اپنے ہی کارکردگی پر یہ سوالیہ نشان اٹھایا جا رہا ہے یا انہیں اپنی قابلیت پر مطمئن نہیں ہیں۔ اور اسی طرح آپ آئیں پاکستان کو پڑھیں کہ یہ اس حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام شہریوں کا تحفظ یقینی بنائیں۔ اب یہاں پر بات مجھے افسوس سے کرنی پڑتی ہے کہ وہ آگ جب میرے اور آپ کے گھر تک پہنچے تو تب ہی ہمیں اس کی تپش محسوس ہو۔ یہ انتہائی شرم کی بات ہے میرے لیئے بھی اور اس ہاؤس کے لئے بھی۔ میں نے بارہا اس مقدس ایوان میں ہو کر کے کہا ہم نے بارہا اس بات کو highlight کیا کہ صوبے کے وہ حالات جو قدرے بہتر ہوئے تھے I want to give the credit۔ کہ وہ بہتر ہوئے تھے اور اب پھر ابتدی کی طرف جا رہے ہیں خدارا! ان کا نوٹس لیا جائے۔ خدارا! وہ اقدامات کیئے جائیں کہ صرف ایک سردار مصطفیٰ خان کا بیٹا انواع کیا جائے یا میرے گھر میں سے کسی فرد کو انواع کیا جائے یہ ایک انواع نہیں ہو رہا ہے۔ آپ اخبار اٹھا کر کے دیکھ لیں تو دن میں دس انواع آپ کو نظر آئیں گے آپ دیکھ لیں چون میں کیا ہو راہ ہے۔ یہ سارے وہ ہیں اب اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ انواع کا رجو ہیں وہ مجھے جیسے بندہ انواع ہو جائے یا میرے گھر سے کوئی ہو جائے یا کوئی اہم خصیت کا ہو جائے۔ تو ہم تب جا کر کے۔ وہ قوم وہ عوام جو ہمیں ووٹ دیکھ کر کے اس ہاؤس میں لے کر کے آتی ہیں ان کی بھی ذمہ داری ہے آپ کی کہ آپ نے ان کو تحفظ دینا ہیں۔ ہمیں صرف ایک بیٹے پروفیشنل نہیں کرنا یہاں تو آئے دن کئی گھروں کے بیٹے انواع ہو رہے ہیں۔ ارشاد کھوں صاحب ابھی حال ہی میں بازیاب ہوئے ہیں وہ ہمارے بہت ہی اچھے ڈاکٹر ہیں۔ ان لوگوں پر ان گھروں پر کیا گزر رہی ہوتی ہے ان لوگوں کو وہ کس اذیت کا شکار ہو جاتے ہیں اُس کا اندازہ ہمیں نہ کیوں ہوا

جب ہمارے اپنے گھروں تک یہ آگ پہنچی ہے۔ تو ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا یہ ایک خود اعصابی کا عمل ہے کہ کل کو آپ کا ہو جائے میرا ہو جائے تو ہمیں وہ اقدامات پہلے سے کرنے ہیں جو سوچ ہم اپنے لیے سوچتے ہیں وہی دوسروں کے لئے سوچیں۔ یہاں پر انکو میں ضرور کریڈٹ دیتی ہوں کہ جہاں پر بھی کوئی واقعہ ہوا ہے وہ بروقت پہنچے ہیں ہوم فنڈر کا اکیلے جانا انکو کیلے active ہو جانا۔ یہ اجتماعی کام ہے۔ اگر لاءِ اینڈ آرڈر کی پچونیشن کو بہتر بنانا ہوتا تو آج تک تو ہو جانا چاہئے تھا۔ میں نہیں سمجھتی ہوں کہ اس حکومت کو اس سے زیادہ ایکٹو کوئی بندہ مل سکتا تھا۔ اگر وہ اپنی full-performance دے رہے ہیں۔ تو یہاں پر کوتا ہی ہو رہی ہے کہاں کہاں پر ہماری کمی آ رہی ہے جو ہمیں ان چیزوں میں کامیاب نہیں ہونے دے رہی ہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا ہو گا۔ عبدالرحیم زیارت وال صاحب میں آپ کی توجہ بھی چاہوں گی۔ ہم نے کئی بار یہ کہا کہ آپ جب یہ دیکھیں گے کہ اسکے پیچھے کیا محکمات ہیں۔ تو کرپشن میری نظر میں ہے۔ صرف صفحات پر اور بیزنس لگانے سے کہ SAY NO TO CORRUPTION اس سے کرپشن ختم نہیں ہوا کرتی ہے۔ میں کہتی ہوں کہ اس سلسلے میں ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ کرپشن کی بہت بڑی وجہ ہے یہاں پر۔ جہاں ہم کہتے ہیں کہ فلاں سیکورٹی اداروں کی غفلت ہے فلاں ہے فلاں ہے۔ یہ ہے وہ ہے۔ تو بگٹی صاحب نے خود بتایا کہ پولیس ہماری اپنی ہے ایف سی کو ہم خود بلاستے ہیں وہ اپنی قربانیاں بھی دے رہی ہیں میں انکو بھی appreciate کروں گی وہ اپنی جانوں کا نذر انہوں نے رہے ہیں وہ خود بھی دھنگر دی کاشکار ہیں۔ اچھا نہیں ایک اور چیز شامل ہے۔ میں اس وقت سو فیصد شورٹی سے کہتی ہوں کہ دس سیکرٹری ایسے بیٹھے ہیں جو نہایت ایماندار اچھی شہرت کے حامل اور آپ کی حکومت میں وہ عرصہ دراز سے OSD ہیں اور جتنے نیب زدہ اور جتنے کرپشن کے مارے ہوئے وہ سب اعلیٰ اور اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ آپ دیکھیں اس کو یہ ڈھائی تین سال آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں آپ کو نام with name یہ چیزیں دینے کو تیار ہوں وہ دس سیکرٹریوں کے نام دینے کو تیار ہوں کہ اگر آپ ایک وجہ شہرت مجھے بتا دیں کہ وہ غلط ہیں اگر ان پر کوئی کیس ہیں۔ وہ کس لئے OSD بیٹھے ہوئے ہیں؟۔

میڈم اسپیکر:- محترمہ شاہدہ روف:- Law and Order پر آپ بات کریں۔

محترمہ شاہدہ روف:- میں آپ کو اسے آپ reason بتا رہی ہوں۔

میڈم اسپیکر:- لیکن آپ اس پر بات کریں۔

محترمہ شاہدہ روف:- آپ کا جتنا Red Zone ہے وہ اس وقت Corruption آپ کی 80

آر Corruption% میں ہو رہی۔ ہم یا یا red zone ایک لے لیتے ہیں نہ کہ یہ واقعہ

ہو گیا ہم نے اُس کو، یہ بات نہیں ہے اُس کے محکمات کیا ہیں ہماری کمی کہاں ہے جہاں پر تمیں اُس کو لے کر آنا ہے ایک اور یہاں پر point کرو گی کہ ظفر بلیدی صاحب ہیں ہمارے جو ایک سیکرٹری ہیں اُنکو Show Cause Notice ہوئے ہیں اس چیز کا بھی notice یہاں میں کوئی شہر کی بات کرتی ہوں، کوئی شہر میں آپ آئیں تو آپ کو ہر Road پر ایک barrier ملے گا۔ پورے کوئی شہر کا نقشہ ہم نے خراب کیا ہوا ہے جب میں نے پوچھا کہ یہ barrier کس لئے لگائے گئے ہیں تو مجھے جواب تیار گیا reason i heard and really post shock to hear کے جی وہ اس لئے لگائے گئے ہیں اگر کوئی چوری کر کے بھاگے اگر کوئی مار کے بھاگے تو سارا شہر seal کر دیا جائے اُس کو ہم کپڑ لیں میں اس لئے پریشان ہو گئی کہ یہ crime اقدامات تو میں نے first time دیکھیں ہیں۔ pre crime اقدامات تو سُنیں بارہاں لوگوں کو کرتے سننا آج تک مجھے نہیں پہنچ کر اُس barrier کو گرا کے کسی نے کسی بندھے کو پکڑا ہو۔ آپ کے توڑہن میں ہوتا بھی نہیں ہے کہ مار کے اتنے اہم road سے firing کرتے ہوئے لوگ نکل جاتے ہیں اور آپ پکڑنے کی position میں نہیں ہوتے۔ یعنی وہ میں چاہو گی کہ زیارت وال صاحب آپ مجھے بڑے توجہ سے سُن رہے ہیں کہ خُد اُس بندھے کا نام ضرور مجھے بتایا جایا کہ کس کی ذہن کی اختراع تھی کہ ہم barrier لگائیں، کوئی جرم کر کے بھاگے تو پھر انکو گرانے اور پکڑیں۔ یعنی میں اُس کو really میں اُس کو دیکھنا چاہو گی اور میں چاہوں گی کہ میری عوام بھی دیکھیں کہ ہم تو ایسے لوگ ہیں۔ تو یہاں پر سردار صاحب آپ سے بھی سارے پشتوخواہ سے دوبارہ کہوں گی کہ ہماری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ واسع صاحب نے آپ کو پہلے کہا کہ ہم اجلاس کا boycott پر تھے لیکن یہاں پر آپ کے ساتھ اظہار ہمدردی کیلئے آپ کے ڈکھ میں برابر شرکت کیلئے ہم نے آج کا اجلاس attend کیا۔ اور میں یہ پھر کہوں گی اللہ پاک سے دُعا گہوں کے خیر سے اُنکا بیٹا بھی اور جو لوگ انگواء ہوئے ہیں خیریت سے اپنے گھروں کو واپس آ جائیں۔

میڈم اسپیکر:- منظور کا گھر صاحب۔ مجید صاحب ترتیب سے جاری ہوں جس حساب سے ہے۔ آپ نے چٹ بھیجنی تھی۔

منظور احمد کا کڑ:- Thank you میڈم اسپیکر! آج کل جو requisition کے حوالے سے اجلاس call ہوئی ہے سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب جو بیٹا اسد اللہ خان ترین صاحب 22 مئی کو انگواء ہوئے تھے اُس سلسلے میں میڈم اسپیکر! last session میں Home Minister اساحب نہیں تھے IG اساحب

بھی نہیں تھے اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی نہیں تھے۔ میں نے ایک point out کیا تھا ایک point raise کیا Land Mafia کے حوالے سے۔ اب اگر اس کو ہم نظر انداز کریں تو یہ اسی کی ایک کڑی ہے، پہلے زمینوں پر قبضہ کرنا، پھر اس کے بعد بڑے واردا توں میں ملوث ہونا، اُس کے بعد اتنے بڑے بڑے واقعات رونما ہوتے ہیں land Mafia کے حوالے سے میں نے ذکر کیا تھا کہ road Airport، زرعون آباد تھانہ، خروٹ آباد تھانہ اور کچلاک اس میں چند گروہوں دوبارہ اُنہوں نے سراٹھایا اور زمینوں کے اُنہوں نے قبضہ شروع کر دیے۔ یہاں point of view کے لئے Home Minister کا صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور IG اس کے پرکھنا چاہتا ہوں۔ F.I.R بھی سامنے رکھے تھے کہ اگر ایسا معاشرہ ہو جہاں پر مالکان پولیس کے پاس جائیں یا عدالت کا دروازہ کھلکھلائیں، یا کہی اور دروازہ کھلکھلائیں، بجائے اُس FIR کے خلاف ہونی چاہیے یہاں پر مالک کے خلاف FIR ہو جاتی ہے۔ بارہاں اُنہوں نے applications SHO صاحبان کو اب اگر رکھوالے ہمارے محافظ ایسے land mafia کے ساتھ یا اور گروہوں کے ساتھ مل جائے تو وہاں پر کہا سے انصاف ہو گا میڈم اپسیکر! کیونکہ اگر ہم overall امن و امان کے حوالے سے امن امان تین سال میں 60 فیصد 65 فیصد تک ہم لے گئے ہیں اُس میں کوئی مشکل نہیں ہے ہمارے Home Minister کا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ نہیں کہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ نہیں کہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اس کے forces کو ہم امن و امان لا پکھتے۔ اور اب واپس امن امان خراب ہونے کی طرف جا رہا ہے۔ میڈم اپسیکر! جیسے میں نے کہا کہ اگر SHO صاحب گروہوں کو open چھوڑتے ہیں اور مالکان کے خلاف FIR launch کرتے ہیں تو تو میرے خیال سے ایسے جو واقعات رونماز زیادہ ہوں گے اس میں کمی نہیں آئے گی۔ ہم کیوں یہ نہیں کرتے ہیں FC کو چھوڑو، ایک بنسیوں کو چھوڑو، ہم اپنے Police Force کو strengthen کریں۔ اس کو مضبوط بنانی میں اس کو وہ طاقت دیں جو ہم FC سے مانگتے ہیں ہماری اپنی force ہی کیوں نہ مضبوط بنے ہمارے پولیس blame نہیں کرتا میڈم اپسیکر! چند لوگ ہیں جو اس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج بھی وہی تھانوں میں وہی SHOs بیٹھے ہوئے ہیں میڈم اپسیکر! میں IG اس کا صاحب سے اور Home Minister کا صاحب سے request کرتا ہوں کہ اگر وہ بندھے چاہیے یا وہ FIR چاہیے میں اُنکو پہنچا دوں گا اور اُنکے خلاف اگر ہم اس

وقت بھی کارروائی نہ کریں اور انگوچھوڑ دیں تو میرے خیال سے حالات اور خرابی کی طرف جائیں۔ اب میں اغواہ برائے تاوان killing target یا جو بھی ہو یہاں پر دوستوں نے اس پر بہت اچھی تفصیل debate کی ہے اب اگر ریاست کا کام سراور مال کا تحفظ دینا۔ حقیقتاً یہ ریاست ہی کا کام ہے لیکن یہاں پر ہم نے دہشت گردوں کے mafias کو سب open land کو سب کو کمزور کر رہے ہیں اور اپنی writs اور پر لے جا رہے ہیں تو کیا حکومتیں یہ ریاستیں اس طرح چل پائیں گی؟ میڈم اسپیکر کہی پر بھی نہیں ہے کہ ایسی حکومتیں چل پائی ہے۔ بے دین معاشرہ چال پایا گا چل سکتا ہے، لیکن بے انصاف معاشرہ کبھی بھی نہیں چال پایا گا اور کہی بھی وہ آگے نہیں جائے گا میڈم اسپیکر! یہاں پر دہشت گردی کے حوالے سے لیاقت آغا صاحب نے بات کی مسلم باغ کے حوالے سے یا شہر میں اب جو واقعات رومنا ہو رہے ہیں یہ ہمارے سامنے ہیں ہم ایسے بے احساس لوگ بن چکے ہیں میڈم اسپیکر! کہ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے اُس کے بعد پھر ہم اس طرح کے forum میں آتے ہیں اس طرح کے requisition پر آتے ہیں پھر ہم اُس پر بیٹھ کے سر جوڑ کر باتیں کرتے ہیں۔ صرف flood کے حوالے سے بات کروناگا کتنے سال آیا؟ کتنے گھروں کو کتنے جانوں کو قلممع، جان بنایا، لیکن اُس کے بعد کیا یہ حکومتیں سر جوڑ کر بیٹھی؟ seniors اُس کامنہ روکا؟ اُس کامنہ روکا؟ میرے خیال ابھی بھی ایسا کچھ نہیں ہوا ہے، خدا خواستہ اگر پھر flood آجائے گا پھر ہمارا اسی طرح چیلانا ہو گا پھر ہمارا یہی حال ہو گا پھر ہمارے یہی حالات ہونگے۔ میری بہن نے یہاں پر بات کی requisition کے حوالے سے کہ حکومت ناکام ہو چکی ہے requisition لائی ہے میں صرف انکو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ جمہوریت کی شاہنشہی، جمہوریت کی خوبصورتی ہی یہی ہے کہ جو واقعات رومناء ہوتے ہیں اُس کو اس forum پر لاتے ہیں یہ وہ مقدس forum ہے کہ اس پورے صوبے کا یہاں پر سب کچھ ہم open بات کر سکتے ہیں۔ یہ جمہوریت ہے اس سے پچھلے حکومتیں تھیں اُس میں تو اتنا کچھ نہیں کہ اس طرح کہ چیزیں face کرتے اس طرح کے forum پر لائے کہ میڈم اسپیکر! اب اگر میں اس debate میں جاؤں کہ آپ کے دس سیکنٹری OSD رکھیں ہوئے ہیں میں کہوں گا نہیں وہ اچھے نہیں یہ بُرے نہیں میں اس debate میں نہیں جانا چاہتا۔ سب کو پتہ ہے کون اچھا کون بُرایہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے میڈم اسپیکر! اب اگر ہم یہاں پر اس واقعہ کے حوالے سے اب بھی اگر ہم سر جوڑ کے نہیں بیٹھیں گے، ہمارے جتنے parties ہیں یا ہمارے جتنے قبائلی عایدین ہیں سردار ہے نواب ہیں خان ہیں علاقہ کے لوگ ہیں تو میرے خیال سے ہم اور بھی زیادہ مشکلات face کریں گے۔ ابھی بھی وقت ہمارے ساتھ ہے ابھی بھی

وقت ہمارے ہی ہاتھ میں ہے میڈم اسپیکر! کہ ہم سر جوڑ کر بیٹھے اس طرح کے واقعات جو ونماء ہو رہے ہیں اُس کوروں کے اُس کا واحد حل یہی ہے جیسے میں نے کہا کہ اگر ہم ایک جگہ بیٹھ جائیں۔ میں پھر یہ بات کروں گا اب اگر جتنے بھی اغواء برائے تاوان ہوئے ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں کسی سے بھی ڈھکا چھپانیں ہے پچھلے ادوار میں اب یہ جو چند ہفتہ دو ہفتے ایک مہینے سے شروع ہوا ہے تمام جتنی کالیں ہیں اس میں سے دو ایسے واقعات تھے جو اس صوبے سے related تھے جو یہاں سے اغواء تھے باقی سارے پڑوئی ملک میں تھے۔ وہاں سے ٹیلیفون آتے ہیں وہاں سے ransom کی رقم مانگا جاتا ہے۔ میڈم اسپیکر! ہمارے جتنے borders ہیں اُس میں بھی ہمارے forces ہیں، ہماری ایجنسیاں ہیں سب کچھ ہیں، اب بھی ہمارے پاس وقت ہے اب بھی ہم بیٹھ سکتے ہیں اس کو روکنے کیلئے اور یہی request آپ کے توسط سے میڈم اسپیکر کروں گا، کہ سردارِ مصطفیٰ خان کا جو واقعہ ہوا ہے آج ان کے ساتھ ہے کل یہ ہمارے ساتھ بھی ہو گا۔ جو یہاں پر بیٹھے ہوئے یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ واقعہ کل ان کے ساتھ نہیں ہو گا تو وہ غلط فہمی کا شکار ہے۔ آج وہاں ہیں تو کل یہاں ضرور ہو گا، تو آئیں اس کے لئے ایک لائچ عمل بناتے ہیں اسی forum کے توسط سے Thank you۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ۔

ڈاکٹر شمع اسحاق:- شکریہ میڈم اسپیکر۔ میں بھی جو سردارِ مصطفیٰ خان ترین صاحب کے صاحزادے آغواء ہوئے ہیں میں ان کی بھرپور مذمت کرتی ہیں اور اس قسم کے واقعات کا نیشنل پارٹی بھرپور مذمت کرتی ہیں۔ میڈم اسپیکر! ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ جو عوامل ہیں یا یہ جو عناصر ہیں وہ کہاں سے آرہے ہیں؟ اور وہ کونسے ہاتھ ہیں جو اس ان کے پس پر دہے ہیں؟ میرے خیال میں آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی جانتے ہیں۔ ہم کیوں صاف اور ٹھوں فیصلوں پر نہیں جا رہے ہیں اور ہم کیوں آنکھیں بند کر کے شتر مرغ کی طرح ریت میں سردار ہے کیا ہمیں پتہ نہیں ہے کہ یہ وہ کونسے لوگ ہیں؟ آج ہم خود یہاں پر ہمارے محبر زی یہ چیخ چیخ کہ کہہ رہے ہیں کہ آج فیصلے ہو جانے چاہیے، آج یہ بتا دینا چاہیے۔ ہم سب پریشان ہیں میرے خیال میں جو باپ پریشان ہیں جو اس گھر کی حالات ہیں وہ شاید کسی گھر کا نہ ہو۔ جس گھر سے وہ شخص اٹھایا جاتا ہے وہ گھر پریشان ہوتا ہے، آج ڈاکٹر زاغواء ہو رہے ہیں، law and order کی تو یہ حالت ہو چکی ہے کہ اغواء برائے تاوان جو ہیں ایک تجارت اور کاروبار کا روپ دھار چکا ہے۔ یہ 2008 سے میں سمجھتی ہوں کہ اس میں زیادہ تیزی آچکی تھی اور پھر یہ کاروبار پھیلتا چلا گیا۔ میں یہ سمجھتی ہوں میڈم اسپیکر! کہ جو 1973 یا 1979ء کے بعد جو لوگ یہاں پر آئیں ہیں یا جنہوں نے سکونت اختیار کی ہیں، ہمیں ان کے خلاف آواز اٹھانا چاہیے ہمیں ان افغان مہاجرین کے خلاف

بولنا چاہیے، کہ جو آج ارشاد کھوسوچن سے بازیاب ہوتے ہیں اُسے کون اٹھا کے لے گئے تھے؟ سب کو پتا ہے آج آپ کے بیٹے کو کون لے کے گئے ہیں؟ وہ سب جانتے ہیں۔ تو ہم کیوں یہ نیں صاف اور ٹھوں فصلے کرتے ہیں کہ جو اس قسم کے لوگ یہاں پر آگئے ہیں ہمیں نادر اکے کاموں appreciate کرنا چاہیے کہ جو اس قسم کے شناختی کارڈ cancel کر رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! بلوچستان کا رقبہ 3 لاکھ 74 ہزار square kilometer پر ہے، اور ہمارے علاقے ان کا رقبہ 80 ہزار square kilometer بنتا ہے۔ اب انواع برائے تاوان اور بدامنی کے واقعات جو بھی ہو رہے ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے ہو رہے ہیں، بلوچ اور پشتوں تو صدیوں سے اکھٹے رہ رہے ہیں ان کے شادیاں آپس میں ہو چکی ہیں اسی بلوچستان کی سر زمین پر آباد ہیں یہاں پر بلوچستانی بھی آباد ہیں، جو یہاں پر بلوچستان میں رہ رہے ہیں۔ آج میں یہ سمجھتی ہوں میڈم اسپیکر! اگر ہم اس دور کو لے لیں کہ جب ضیاء الحق نے بلوچستان میں ایک ستم طرفی کی کہ آفغان مہاجرین کو آباد کیا۔ کلاشنکوف کلچر کہاں سے introduce ہوا، چوری ڈیکاری کہاں سے introduce ہوئی؟ یہ ہم سب جانتے ہیں میں جس علاقے میں رہتی تھی وہاں سے آتے ہوئے روزانہ چوری کے واقعات رونما ہوتے تھے، کونسا گھر محفوظ نہیں تھا کہ چوری اور ڈیکاری سے جو ہیں روزانہ یہ حالات، انواع برائے تاوان روزانہ وہاں پر شروع ہوتے۔ میں سمجھتی ہوں میڈم اسپیکر! کہ اب اگر آج بھی ہم یہ کہیں گے یا ان فیصلوں کے خلاف ہم جانینگے تو پھر ہم اپنے ہی پاؤں پر کھاڑی ماریں گے، ہم بھی جانتے ہیں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ انواع برائے تاوان کہاں سے ہو رہے ہیں آپ کے نچے کوکس نے اٹھایا ہے۔ (محترمہ حُسن بانو صاحبہ کی طرف سے مداخلت کی گئی لیکن آواز سنائی نہیں دے رہی)۔

میڈم اسپیکر:- تقریر کے دوران آپ point of order نہیں کر سکتے ہیں، حُسن بانو صاحبہ آپ تشریف رکھیں:-

ڈاکٹر شمع اسحاق:- آپ کو بھی بخوبی علم ہے سب جانتے ہیں، ضروری نہیں ہے کہ ہم اس پر یہاں بات کریں لیکن سب جانتے ہیں۔ جب آپ سمجھ گئے تو پھر میرے خیال میں اشارہ کافی ہے، اور میں یہ سمجھتی ہوں اور میں نے بار بار کہا ہے کہا افغان مہاجرین کا لفظ کیا آپ نے میرے منہ سے نہیں سننا؟ چاہیے وہ جو بھی مہاجرین ہو، چاہیے وہ بلوچ مہاجرین یا پنجابی مہاجرین، ہم تو مہاجرین۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ جو 1973ء یا 1979ء کے بعد یہاں کے سکونت اختیار کر گئے ان کے خلاف ہمیں فصلے لینے چاہیے اگر آج ہم فصلے نہیں لینگے تو ہمارے نچے اسی طرح اٹھائے جائیں گے، ہمارے گھروں میں چوری ہوتی رہیں گی، ہم چوری اور ڈیکاری

کے معاملات سے نہیں ہٹیں گے۔

میڈم اسپیکر:- آپ please تشریف رکھے، حسن بانو صاحبہ آپ تقریر میں مداخلت نہیں کر سکتی، آپ تشریف رکھیں۔ please حسن بانو صاحبہ آپ اس طرح سے address نہیں کر سکتی ہیں۔ جملہ یادس جملے آپ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ تقریر کے دوران۔ ڈاکٹر صاحبہ آپ اپنی تقریر جاری رکھے۔

ڈاکٹر شمع اسحاق:- میڈم اسپیکر!

میڈم اسپیکر:- آپ senior parliamentaria ہیں آپ کو سمجھنا چاہیے۔

ڈاکٹر شمع اسحاق:- میڈم اسپیکر! جب انکی باری آئے گی۔ میڈم اسپیکر میں اپنی بات ختم کر دوں۔

میڈم اسپیکر:- ان کو complete کرنے دیں نصراللہ زیرے صاحب پھر آپ بول سکتے ہیں۔ تقریر کے دوران کوئی Point of Order نہیں ہوتا۔ زیرے صاحب please، پہلے وہ تقریر complete کرنے دیں پھر آپ کو موقع دوں گی۔ ڈاکٹر صاحبہ آپ تقریر جاری رکھیں۔ بعد point of explanation میں دوں گی، پہلے وہ تقریر ختم کرنے دیں۔ جی ڈاکٹر صاحبہ please

ڈاکٹر شمع اسحاق:- میڈم اسپیکر! thank you very much میں اپنی بات ختم کرتی ہوں صرف اس بات پر کہ جب ایک سانپ زندہ ہوتا ہے تو ہزاروں چونٹیوں کو نگل لیتا ہے، اور جب وہ سانپ مر جاتا ہے تو ہزاروں چونٹیاں اُس سانپ کو نگل لیتی ہیں۔ تو اس corruption اور اس اقرباء پروری اس اخواء برائے تاداں کو ہم سب کو ملکے ختم کرنا ہے اور یہ صاف اور ٹھوس فیصلے جب تک ہم نہیں لینگے تو ہم اپنے بلوجستان کے بچوں کو، بساںوں کو اس اخواء برائے تاداں سے نہیں بچاسکیں گے۔

میڈم اسپیکر:- جی نصراللہ خان زیرے صاحب Point of Order آپ کو دیا ہے میں نے۔ جی

floor is with you

نصراللہ خان زیرے:- میڈم اسپیکر! آپ کے اجازت سے، ایسا ہے کہ ہمارے معزز ممبران کو، یہ بہت ہمارے لئے دکھ کی بات ہے really کہ وہ ان کو کسی قوم کا نام لیتے ہوئے ان کو نہیں کرنا چاہیے میں یہ ہم سب پشتون یہاں جتنے بھی ممبران ہیں ان کو سمجھنا چاہیے کہ ہماری نزاکتیں کیسی ہیں۔ میں ایک آنفان ہوں، میں ایک پشتون ہوں، میں ایک پٹھان ہوں یہ نزاکت کو ہمارے جو ممبران ہیں ان کو سمجھنا چاہیے ہمارے یہ اگر محترمہ نے کہا اُس پر ہماری اُس پر دل ہزاری ہو رہی ہیں۔ ہمارے ممبران کو ہمارے لاکھوں عوام کی last time منسٹر صاحب نے کہا تھا آپ یقین کریں لاکھوں لوگ اس پر ناراض ہو گئے، نزاکتیں سمجھنے کی کوشش کریں، غیر ملکی

کی بات کریں جو بھی ہیں لفظ جو ہیں آفغان استعمال نہ کیا جائے۔ غیر ملکی، وہ آفغان لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

میڈم اسپیکر:- The Point has been delivered

نصراللہ خان زیرے:- بس میں یہ کہوں گا۔ لیکن آفغان کا لفظ استعمال نہ کیا جائے as ملت میں ہوں، یہ

ہے، مولانا عبدالواسع صاحب آفغان ہیں، گلاب صاحب آفغان ہیں، زیارت وال صاحب آفغان ہیں، بابت

صاحب آفغان ہیں۔ ہم سب افغان ہیں ہم ایک قوم کے لوگ ہیں آپ آفغان لفظ استعمال نہ کریں آئندہ غیر ملکی

وہ آپ استعمال کریں۔ Thank you

میڈم اسپیکر:- جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شمع اسحاق:- 2002ء میں جب ہم ان اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے، جب ہم اپوزیشن کے کرسیوں پر

تھے۔ ہمارے ساتھ جو پشتو نخواہ کے جو ممبر تھے وہ بھی ہمارے ساتھ اپوزیشن میں تھے تو مجھے اچھی طرح یاد ہے

، زیارت وال صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ خود ہی آفغان مہاجرین کے انخلاء کیلئے کہ ان کو یہاں سے

باعزت طور پر بھیجا جائے، قرارداد جمع کروائی تھی اگر آج ہم خود ہی اس سے پچھے ہر ہے ہیں یا کچھ اور وجوہات

ہیں تو میں نہیں سمجھتی ہوں۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھے۔ جی ڈاکٹر حامد خان اچکزئی صاحب۔ مجید خان صاحب پھر اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری پی۔ اینڈ۔ ڈی): عوذ باللہ من شیطان الرذیجم سُمِّ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط۔

میڈم اسپیکر! برطی مہر یا نی آپ کی کہ آپ نے اس اہم موضوع پر ہمیں بولنے دیا، سب سے پہلے تو اس اچندر کو ختم کرتے ہیں کہ آفغان مہاجرین کو باعزت اپنے گھر بھیجا جائے۔

میڈم اسپیکر:- ڈاکٹر صاحب آپ اس بحث پر نہ جائے پہلے آپ اس پر بات کریں۔ آپ اس موضوع پر بات کریں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- اور آفغان مہاجرین اغواء برائے تاوان کرتے ہیں۔ ان دو میں بہت فرق ہیں

، ہم آفغان ہیں، پشتوں ہیں، پڑھان ہیں، روح لازم ہیں، ہم کو دنیا کے مختلف لوگ مختلف ناموں سے پکارتے ہیں

، ایران سے بھی آئے ہیں، ہم نے کبھی یہ نہیں کہا ہے کہ ایران کے بلوج، ہم نے یہ کبھی یہ نہیں کہا ہے کہ فلاں جگہ

کے چین، فلاں نے فلاں۔ میڈم اسپیکر! ابھی موضوع پر آتا ہوں، آپ پشتو نخواہ کہ جس پٹوارخانے میں جائے

اُس پر لکھا ہو گا ڈاکٹر حامد ولد فلاٹی قوم آفغان، تمام پشتو نخواہ کے ڈیڑھ تین کروڑ بندوں کے ریکارڈ میں یہ ہیں

اور بلوچ تو ہمیں آفغان کہتے ہی ہیں، دوسری بات ہے۔ ابھی آیا ہوں موضوع پر شرافت، انسانیت اور جمہوریت کا تقاضہ ہے۔ یہ حضرت لوگ اگر چپ کریں۔

میڈیم اسپیکر:- آپ لوگ بیٹھ کے بتیں نہیں کریں۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر ممتاز ہو رہی ہے وہ بات نہیں کر سکتے۔ جی

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- تو انسانیت اور شرافت کا تقاضہ ہے کہ جب بھی ہم پر مشکل وقت آیا ہے ہم نے جرگے بلائیں، پشتوں بلوچ کا وظیرہ ہے کہ جو مسئلہ ان کو سمجھنہ آؤے، جن میں ان کو تجویز چاہیے، مدد چاہیے، راستہ چاہیے تو اس سے بڑا Grand پشتوں بلوچ جرگہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم اس میں حاضر ہوئے ہیں requisite کیا اور تجاویز مانگ رہے ہیں کہ بھائی، ببا ہم پر سخت وقت آیا ہے، مت کرو اختلاف برائے اختلاف ہم بڑے مشکور ہیں مولانا عبدالواسع اور اپوزیشن کے ہر بندوں کو جنہوں نے اس اہم موقع پر اس نازکی کو سمجھتے ہوئے ہمارا ساتھ دیا۔ واقع کے دن جس وقت مجھے پتہ چلا میں نے آئی جی ایف سی، he was kindly enough to note سردار صاحب نمبر، گورنر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب، اسلام آباد میں تھے

آئی جی پولیس، I think was the only member who said I am aware and I know and I am thankful to him کہ ہم پہلی بار زندگی میں 60,65 سال کے بعد آرمی، ایف سی، پولیس اور لیویز اور پلیٹکل پارٹیز کر رہے ہیں کہ ہم نے ایک دوسرے کی حمایت کی اور ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ دیا اور ہم نے بارہا شکریہ ادا کیا law and enforcing agencies کا یہ فقدان، اور ہم اس میں کامیاب ہوئے ہیں میں میا ب ہوئے بالکل ہم نے 60% 70% 80% بالکل ہم نے آمن لانے میں کامیاب ہوئے، ابھی یہ بات پوچھنے کی ہے غور فکر کرنی چاہیے کہ یہ جو معاہلے پھر سے شروع ہوئے ہیں، آغواہ برائے تاداں یا جو بھی آپ کہیں، یہ کیا پلیٹکل پارٹیز نے لا اینڈ فورسنگ اینجنسیز کی حمایت ترک کر دی؟ قطعاً نہیں ہم ابھی بھی اتنے ہی committed ہیں دن رات پلیٹکل پارٹیز نے اپنا حمایت withdraw کیا ہے جو کام کرنا ہے، جو ڈھونڈنا ہے جس کے پیچھے جانا ہے single law enforcement agencies ایں، ہم اس کو out قطعاً نہیں کریں گے کہ فلاں ابھی ہے خدا کے فضل سے چمن چار گلیوں کا شہر ہے پشین دو گلیوں کا شہر ہے یہ ہم جھک رہے ہیں ہمیں شرم ہوئی چاہیے خاص کر ڈاکٹر حامد کو کہ ہمارے اتنی competent جو دنیا میں اپنے دشمنوں کو چونے چودائیں ہیں وہ اس چار پانچ گلیوں کی روائی نہیں کر سکتی؟ کدھری agencies

cooperation کا فقران کدھری ہے non seriousness کا element یہ ہم دست بستہ ہو، واپس آپس میں بیٹھ کے خواہ وہ ہمارے Core Commander Arm forces ہو سے request کرتے ہیں FIR کرتے ہیں FC Police اسے کرتے ہیں IB اسے کرتے ہیں، سے کرتے ہیں فلاں سے کرتے ہیں کہ چار گلیوں کو نہیں سمیٹ سکتے ہو؟ میں ڈاکٹر صاحب کو انکی جذبات کا مجھے احساس ہے انکو ابھی تک پہنچنے ہے کہ یہ پرسوں والا بندہ کہا سے برآمد ہوا ہمیں مطالیہ کرنا چاہیے ہمیں معلومات کرنی چاہیے کہ کیا یہ افغان مہاجر تھا؟ جس طرح لیاقت آغا نے کہا کہ جب ادھر سے ہم آئے تو ناکام آئے تو ادھر سے ہم گئے گھروہی ہے معلومات کرلو اور کمال کی بات تو ہے کہ جو nominate ہے فلاں ہے وہ پہنچنے ہے یہ کیا کیا ایمانات جاری کر رہا ہے اس کے فلاں اس پر۔ وہ یہ سمجھتے ہیں ہے کہ ہمارے forces نے یہ کیا ہے forces کی طرف سے وہ بغم ہے یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہمارے forces نے کیا ہے کہ جی فلاں information ہماری انشاء political party نے کیا ہے فلاں یہ کیا ہے یہ law enforcement agencies اللہ الرحمن کو ہے۔ اور اس گھر پر پہلے ایک چاپہ پڑا تھا that is اپنے ہی مدد سے ادھر ہے اپنی جگت سے ادھر ہیں اپنے تدبیر سے ادھر ہیں یا میری اشرواں اسکو حاصل ہے؟ یا کسی اور کی اشرواں حاصل ہے گھر بھی وہی ہے جگہ بھی وہی ہے شہر بھی وہی ہے اور اس کو دس پندرہ سال میں under the very nose of the Provincial Government، under the very nose of law agencies وہ محرکات کہ ہم واپس اپنے اعتبار ایک دوسرے پر کریں۔ یہ political parties کی حیثیت سے ہمیں تمام law enforcement agencies پر بھروسہ ہے۔ ہم بدنامی تک نیک نام ہیں کہ جی وہ فوج کے مخالت ہے، پشتو خواہ فوج کے مخالف ہے، پشتو خواہ فوج کے مخالف ہے یہ جھوٹ ہے یہ ملک سے غداری ہے ہم فوج کی حکمرانی کے مخالف ہے بس۔ ہم تمام جو ہمارے forces، ہم اپنی forces کے خلاف بولیں گے تو پھر ہم اس ملک میں رہیں گے کیسے اس ملک سے ہمیں محبت ہے میدم اسپیکر! ہم 14 سال کی سزا بھگت جاتے ہیں وطن خالی نہیں کرتے ہیں ہم 100 سے شہدہ دیتے ہیں ایک معمولی سی district میں ہم وطن خالی نہیں کرتے ہمارا وطن ہے ہمارے وطن سے ہمیں محبت ہے تو ہمیں اپنے ملک سے بھی ہے۔ ہمیں اپنی political نظریات کہ اگر کسی گورنمنٹ کے کسی جہاد فساو کو ہم نہیں ماننے گے تو وہ ملک کے وطن میں، قطعاً نہیں گورنمنٹ کے مخالف ہو سکتے ہیں؟ گورنمنٹ کے باغی ہو سکتے ہیں؟ پر پاکستان کے بنے کے پہلے دن سے اور آج تک ہم پر کوئی ایک

کنکر ثابت نہیں کر سکتا ہے کسی levies اولے کو کیا ہو۔ ہم وہ لوگ ہیں، ہم آمن چاہتے ہیں اگر کسی نے بمانی کی جرأت کی ایک district میں فساد کو ہم جہاد نہیں کہتے تھے، ہم نے 100 جانوں کی قربانی دی، چار سال آٹھ سال دُنیا کا کوئی ایسا سلحہ پیدا نہیں ہوا جو ہمارے گھروں پر استعمال نہیں ہوا۔ محمود خان پر تین چار مرتبہ اس فساد کو جہاد مانے کیلئے assassination attempt ہوا۔ پرانہیں ہو گیا ہے ابھی پھر مصطفیٰ خان میرے ساتھ بیٹھے ہیں اس سے بڑا افادار، عزت دار اور اپنی عوام کی نفس پر بیٹھے خاندان سے شاید ایک عاد ہو گے اور کوئی نہیں ہے کس خاندان کو چھیڑ رہے ہو؟ کس خاندان کا protection نہیں دے رہے ہو؟ اسی طرح فلاں اور فلاں one thousand percent ہم پشتون بلوچ عوام کو پتہ ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے کیوں ہو رہا ہے اور کیسے ہو رہا ہے میں پھر معافی چاہوں گا کہ ہمارے ادارے اتنے کہ چار پانچ گلیوں کا پشین اور تین چار گلیوں کے چمن کو سنjal نہیں سکتے ہیں۔ *اگر* international اس میں کوئی ایسا معاملہ خدا نہ کرے، ہم جو کچھ کر رہے ہیں میں چپ رہوں گا کہ جی سرفراز ناراز ہو گا یا فلاں لیکن Obama کہہ رہا ہے کہ ہمارے بچوں کو اگر یہ ہوا ہم بھر کریں گے بھر کریں گے۔ *ہمیں* international پھرائے میں قربانی کا بکرانہ بنایا جائیں۔ اگر نہیں ہے تو ہم ٹوٹ ہیں ابھی آپ اس زنجیر کی کڑی کو یہ 20 تاریخ کو یہ حادثہ ہوتا ہے، پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی اپنے culture اپنے history کے اُس میں ہم نے جمہوری راستہ اختیار کیا، for the first time election کے بعد چیزیں میں محمود خان چمن رات کو پہنچتے ہیں وہاں جلسہ ہوتا ہے۔ ہم جہوری لوگ ہیں جہوری طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اُس کے بعد raid ہو رہا کام ہوا، پھر جب قبلے میں لوگ گھومے، وہ لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ یہ ہمارا بندہ کس کامہانے ہے 20 سال سے اُدھر ہے 20 سال سے کاروں سے اپنے بچے نکالتے ہیں 3 دن چمن کوڑک شاہراہ بندراہ اور اُس پر ہزاروں vehicles کھڑے رہے، تمام ڈنیا کو پتہ چلا کہ اُدھر کیا ہو رہا ہے۔ اور رات کو جب وہ چھاپ پڑتا ہے اُس لڑکے کا یہ بیان ہے کہ عبدالنافع نام ہے، ملیزیٰ ہے ملیزیٰ میں اڈھ قہول کا ہے کہ جب ہنگامہ ہوا مجھے موڑ سائیکل پر نکال کے رجن قہول کے سڑک پر چھوڑ دیا۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، ابھی state کو جب challenge کیا ہے جس طرح اُس نے کہا کہ دو بندھے اٹھائے ایک نیازی ہے اور دوسرا خلجی ترکی ہے لائی نام ہے دوسرے کا مطیع اللہ۔ کیا پاکستان کے forces اور ہماری گورنمنٹ اتنی کمزور ہے کہ ہمیں اس طریقے challenge کرے؟ اس سے پہلے ایک ابتکار کو انخواہ کیا تھا پھر وہ آگیا، پتے نہیں پیسے سے آیا جس طرح آیا ہے۔ سردارزادہ اسد خان میں ایماناً آپ کو کہتا ہوں کہ پشتون بلوچ گھروں اور خاندانوں میں بالعموم اور پشتونخواہ کے تماں گھروں میں ہر دن ہر ساتھ اس پر بحث

ہوتا ہے کہ یہ کیوں ہوا؟ ہر ایک alert ہے کہ پھر کیا ہوگا، پھر کیا ہوگا، ہم اپنے تمام law enforcing Agencies کرتے ہیں کہ اس میں جتنی بھی جلدی ہو، جتنا بھی force ہو جس طریقے سے بھی ہو، ہم سے مشورہ لیتے ہیں political parties نہیں کیا، چنی سے کوئی جانہیں سکتا تھا دن میں، آمن ہو گیا ہے خیر و خیریت ہو گیا ہے ابھی کدھری non سمجھے یا سیستہ نے بیٹھے ہیں یا کیا ہے ورنہ میں قطعاً یہ non coordination سمجھے یا سیستہ نے بیٹھے ہیں یا کیا ہے ورنہ میں قطعاً یہ cooperation ہوت نہیں کرو گا کہ ~~incompetent~~ law enforcement agencies incompetent کہناہ کبیرا ہے۔ تو ان حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی کوئی سے لیکر گیا، مسلم باغ میں ایک نیا سلسلہ ہے جو سمجھنے کی بات ہے جو کروم کے کافیوں جو جارہا ہے تو اُس کو مار دیتے ہیں نہ اُس کی گھڑی نہ اُس کا موبائل نہ اُس کا پستول اندر ہے نہ اُس کے پیسے، یہ دہشت پھیلارہے ہیں ہمارے ایجنسیوں کو alert ہونا چاہیے، as as i am very sorry, i am possible کہ ہم ایسا نہ ہو کہ ہمارے ساتھ وہ والا معاملہ کھیلا جائے کہ very sorry IDPS کو سات لاکھ کو پشاور لے گئے تم لوگ جاؤ اور ہم تمہارے گھروں میں دہشت گردوں کو ڈھونڈ رہے ہیں، کون سے دہشت گرد؟ چین؟ عرب؟ ازبک؟ تاجک؟ کون لا یا؟ میں ڈاکٹر حامد، سرفراز بگٹی، سردار بزنجو ہم اگر tribal area میں جائیں گے ہم پر آٹھ بجھوں پر لوگ پہنچیں گے کہ کدھر جا رہے ہو؟ کہا سے آئے ہو؟ address لکھاؤ، نام بتاؤ کس کے پاس ٹھہر و گے؟ لکھنے دن ٹھہر و گے؟ اور یہ ہزاروں لوگ آگئے اور ہم لوگوں کو گھروں سے نکال کے پھر اُس کو ڈھونڈ رہے ہیں تو ایسا نہ ہو ہم یہ پریشانی میں تمام پشتوں پریشان ہے۔ پرسوں کچلاک بند ہوگا، سرانان بند ہوگا، یارو بند ہوگا کہ بھائی سردار زادہ اسدترین کدھر ہے؟ ہماری ریاست ہماری ادارے اور ہمارے حکومت، میں cabinet کامبر ہو ہم لوگوں کو کیا منہ دیکھائے؟ تمام ہمارے law enforcement agencies کو as serious لینا چاہیے اور ادھر political culture کے ساتھ آپ کے ساتھ cooperate کرے گی آمن کیلئے، انسان کی محفوظ زندگی کیلئے۔ ایسا کوئی request نہیں رہی کہ میں نے نہیں کی، ایسی کوئی اچھی بات نہیں ہوئی جو ہم نے نہیں کی ہم اس خطے میں پُر آمن قائم رکھنا ہے۔ پشتو نخواہ ملی عوامی پارٹی عدم تشدد، انسانیت شرافت اور جمہوریت کے داہی ہیں خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی اور اُس کے بعد پشتو نخواہ ملی عوامی پارٹی کے چیئرمین محمود خان کی قیادت میں ہم نے بارہا ثابت کیا ہے کہ ہم تشدد لوگ نہیں ہیں ہم ریاست کو تو میں

نے بتا دیا ہے کہ ریاست کے کسی بھی رکن پر ہم نے کنکر بھی نہیں پھینکا ہے۔ شاید ہم traffic کی خلاف ورزی ارادہ تن نہیں کرتے ہیں ہم وہ لوگ ہیں، ہمارے اس period سے کہ ہم شہید ہوئے قاتلانہ حملہ ہوئے 14 سال جیل ہوئی ہم نے وطن خالی نہیں کیا ہم لڑتے رہے اس ملک میں ہم جمہوریت لائے ہم one by one ہم اس پر ہے کہ ہمارے فوج کو حکمرانی کا حق نہیں ہے۔

میڈم اپسیکر: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: یہ وہ اجنبی ہے جس پر ہم عمل پیرا ہیں اور اس ہم عمل پیرا رہیں گے۔ یہ کہ ہمیں فوج سے نفرت ہے یہ قطعاً جھوٹ ہے۔ یہ ملک سے غداری ہے البتہ ان کی حکمرانی کی ہم جس طرح دنیا کے تمام 99% لوگ فوجی حکومتیں برداشت نہیں کرتے تو ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔ تو یہ بات وہ ہے وہ شعر میں بول گیا ہوں۔

میڈم اپسیکر: ڈاکٹر صاحب up wind کریں تاکہ میں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے۔ بڑی مہربانی ہی۔

میڈم اپسیکر: جی عبدالجید اچکزئی صاحب۔

عبدالجید خان اچکزئی: شکر یہ میڈم اپسیکر صاحبہ! آپ نے گھر کے دو بندوں کو ایک جگہ بولنے کا موقع دے دیا ہے thank میڈم اپسیکر! آج جس موضوع پر requisition ہے اور جس نے کی ہے اُسکی اور بھی وضاحت چاہیے ہیں۔ مطلب یہ واحد forum ہے ہمارے پاس، اس بلوج، پشتوں صوبے میں، جس پر ہم بول سکتے ہیں۔ یہ بات کہ ہم کون ہیں؟ کون کیا ہے کون کیا نہیں ہے؟ ٹھیک ہے تین سال پہلے 73ء کے آئین کے مطابق ہم نے حلف لیا ہے۔

جناح صاحب کی فوٹو ہے۔ اور اُسکے بعد ہمارے جیب میں پاکستانی شناختی کارڈ ہے۔ روز بروز تنگ کرنا، یہ مسئلہ کیا ہے؟ اسد خان ترین کا واقعہ، اس خاندان کا کسی کے ساتھ پچھلے 50 سال نہیں دوسرا سالوں میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ سردار مصطفیٰ خان ترین جو Minister بھی ہیں اور ترین قبلے کے سربراہ بھی ہیں۔ میڈم اپسیکر please۔ ساری ترین قوم بشوں کا کڑ، سید، باقی اقوام، انکے فیصلے انکے خاندان کے گھروں میں ہوتے آرہے ہیں۔ اور پشین میں جب بدمانی بنی تو انہوں نے پشین والوں نے بہت بڑی ہمت و کھانی اور سب سے پہلا قدم انہوں نے یہ اٹھایا، ساری سیاسی جماعتوں نے، جس میں ساری سیاسی پارٹیاں شامل ہیں، جے یو آئی،

P.K.MAP، فلاناں فلاناں ساری پارٹیاں، انہوں نے کہا کہ جو حالات پشین میں پیدا ہو رہے ہیں لوگ اغواہ ہو رہے ہیں، ڈاکے ڈل رہے ہیں، لوگوں کی گاڑیاں لوٹی جا رہی ہیں۔ اُسکے لیے انہوں نے ایک امن جرگہ بنایا۔ اور اُس امن جرگہ کے نتیجے میں پشین کے حالات بالکل پُرسکون ہوئے۔ اور اُسی کے ساتھ یہ واقعات کم ہوئے۔ میرے خیال میں سردارِ مصطفیٰ خان ترین اور اُسکے خاندان کو امن جرگہ کے سربراہ کے طور پر یہ سزا دی جا رہی ہے۔ جو بھی یہ بات کریگا اُسکو یہ سزا ملنی چاہیے۔ میڈم اسپیکر! state کیا ہے ریاست کیا ہے؟۔ اُسکی definition کیا ہے؟۔ ریاست کی پہلی ذمہ داری اپنی شہریوں کو امن دینا ہے۔ اُسکے بعد دوسرا بات یہ کہ ریاست نے صحت دینی ہے، تعلیم دینی ہے، فلاناں دینا ہے فلاناں دینا ہے وہ تو سب آپ چھوڑ دیں۔ ہماری ریاست ہمیں آمن نہیں دے سکتی ہے، تحفظ نہیں دے سکتی ہے۔ میڈم اسپیکر! ابھی یہ بات کہ فلاناں فورسز، جیسے آغا صاحب نے کہا فلانی فورسز ہماری مدد نہیں کر رہی ہیں۔ میرے خیال میں جہاں تک میری معلومات ہیں، جو بندے یہ کام کر رہے ہیں اُنکو بیچھے سے تحفظ ہی ریاست دے رہی ہے۔ ریاست ہی تحفظ دے رہی ہے۔ پولیس کی شکل میں دے رہی ہے، ایجننسیوں کی شکل میں دے رہی ہے اور دوسرا شکل میں دے رہی ہے۔ وہ لوگ، اُن لوگوں کی پناہ گاہیں اُنکے پاس ہیں۔ کیا ہو رہا ہے اس صوبے میں؟ جس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے سب کو پتہ ہے کہ کس کے لیے کس کو کھڑا کیا ہے۔ یہ کیا منسلک ہے؟۔ اور تو چھوڑو ہماری فورسز پولیس کو آپ لے لیں، ایک B.C. میں دس سے گیارہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں کیا کر رہے وہ لوگ؟۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے پولیس نے قربانیاں دیئے ہیں۔ مگر پولیس والے by choice پولیس والے بنے ہیں۔ FC والے، ایفسی والے بنے ہیں ورنہ کوئی اور job کر لیتے۔ جب یہ وہ کرتے ہیں، اُنکی قربانیوں کو ہم احترام سے دیکھتے ہیں۔ مگر اُسکے بد لے میں جن کو یہ duty دی گئی ہیں، وہ ہمیں نہیں مل رہی ہیں۔ جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا، ہر محلہ کے، ہر ٹھانے کے SHO کو یہ معلوم ہے کہ اس ٹھانے میں اس گھر میں کون رہتا ہے کیا کرتا ہے۔ بات یہ نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر لوگوں نے اپنا ایک ایجنسڈا بنا�ا ہوا ہے۔ اور دوسرا بات یہ ریاست کا کوئی ایجنسڈا نہیں ہے۔ کوئی principle نہیں ہے۔ کوئی قانون نہیں ہے۔ یہ پتہ نہیں ہے کہ آرمی نے کیا role ادا کرنا ہے۔ یہ پتہ نہیں ہے کہ پولیس نے کیا role ادا کرنا ہے۔ یہ پتہ نہیں ہے کہ پارلیمنٹ نے کیا role ادا کرنا ہے۔ یہ پتہ نہیں ہے کہ سیاستدان نے کیا role ادا کرنا ہے۔ اور یہ پتہ نہیں ہے کہ کس نے کون سا role ادا کرنا ہے۔ میڈم اسپیکر! یہ forum ہے جو بھی ناراض ہوتا ہے۔ گیلو صاحب please۔ یہ واحد forum ہے اس پر ہم بولیں گے۔ اور ہم نے اپنا ایمان گزارنا ہے ہمارے ساتھ یہ کچھ ہو رہا ہے سب کو پتہ ہے کہ یہ واقعہ کیسے ہوا ہے۔ آپ

اندازہ لگائیں، پشین شہر میں کیدڑ کا الج سے ایک معزز خاندان جس کا role امن بنانا ہے۔ اُسکے بیٹھے کے ساتھ یہ واقعہ ہوتا ہے۔ پھر یہ بتیں ہوتی ہیں کہ فلاں اس کہتا ہے کہ ہماری معلومات کے مطابق یہڑکا اُس جگہ نہیں ہے۔ سارا جھوٹ ہے۔ سب کو پتہ ہے۔ ادھر جو بیٹھے ہوئے ہیں سب کو پتہ ہے۔ جوفورسز کے لوگ ہیں بیٹھے ہوئے ہیں سب کو پتہ ہے۔ پولیس کو کیا ضرورت پڑی ہے اُنکے پاس ATF ہے باقی فورسز ہیں۔ وہ خود یہ کارروائی کیوں نہیں کرتے ہیں؟ کیا مسئلہ ہے اُنکے لیے کہ وہ MI، اور ISI کے Major کے ماتحت کھڑے ہیں۔ کارروائی نہیں کرتے ہیں۔ میڈم اسپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ لوگ انوغاء ہو رہے ہیں، سب سن رہے ہیں کہ غواہو رہے ہیں۔ اچھا یہ انوغاء ہو رہے ہیں بندہ بازیاب ہو جاتا ہے کوئی قتل ہو جاتا ہے کوئی بازیاب ہو جاتا ہے۔ آخر کار یہ دس سال پندرہ سال میں یہ فیصلہ کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ ہمارے اس ملک میں ہماری اس صوبے میں۔ کہ یہ کس نے انوغاء کیا، کتنی رقم لی اور کس نے چھوڑا؟۔ یہ بندے کون تھے؟۔ وہی بندے دوسرے دن وہی کام کر رہے ہیں۔ اور اُنکے پاس۔ ابھی میں آپ کو ایمان سے بتاتا ہوں جتنی بھی وارد تیں ہو رہی ہیں کوئی شہر میں یا اسکے بعد ہو گئی اُسکے پیچھے جن کے پاس جو کلاشکوف ہے اُسکی راہداری جن کے پاس گاڑیاں ہیں جن کے پاس نمبر پلیٹ ہیں جو کامی شیشے ہیں، یہ ہمارے فورسز کی طرف سے دیے گئے ہیں۔ اپنے شہریوں کو بے عزت کرنے کے لیے۔ پارلیمنٹ کو بیچاد کھانے کے لیے یہاں کے عوام کو بیچاد کیھانے کے لیے۔ بے عزت کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! کہاں تک، برداشت کی ایک حد ہے۔ ہر روز ”صحیح انوغاء“ ہوا ہے، اتنے کروڑ روپے مالکے ہیں، کوئی کچھ نہیں کہ رہا ہے۔ اسمبلی کے فلور پر کہہ دیتے ہیں صفت کرتے ہیں۔ صفت کرتے ہیں ”کہ یہ ہوا ہے وہ ہوا ہے“۔ کسی کی ہم صفت نہیں کریں گے۔ یہ اُنکی ڈیوٹی ہے اُنہوں نے کرنا ہے۔ جیسے بگٹی صاحب نے کہا کہ جب ایف سی ہم call کرتے ہیں ہماری اُس پر آتی ہیں۔ ہم ایف سی کو monthly گتنا پیسہ دیتے ہیں صوبائی حکومت؟ ہم اُنکی قربانیوں کو بھی مانتے ہیں جتنا payment ہم اُنکو کرتے ہیں کیا واقعی پھر ایف سی کا وہی role ہے ہمارے صوبے میں؟ نہیں ہے۔ یہ کیا بے عزتی ہو رہی ہے ہماری؟ کتنی بے عزتی ہماری کریگی؟ ہم سادہ state کے چیر میں نے کہا کہ سارے طاقت کا سرچشمہ پارلیمنٹ ہے۔ پارلیمنٹ سے فیصلہ کرنا ہماری پارٹی کے چیر میں نے فیصلہ کرنا ہے۔ داخلہ پالیسی کی پارلیمنٹ نے فیصلہ کرنا ہے۔ یہاں پر سارے PSDP سے لیکر کے سارے جو بھی کام ہو گئے یہ پارلیمنٹ کے منتخب نمائندے ہی کریں گے۔ یہاں اور کچھ ہو رہا ہے۔ ہر ایک کا اپنا ایجنسڈا ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ بھی پتہ نہیں ہے۔ پولیس والوں سے بیٹھ

جادو اُنکو یہ پتہ نہیں ہے کہتے ہیں فلاں والے نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ ان سے پوچھ لودہ نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے یہ risk State ہے۔ ہم ہاتھ نہیں ڈال سکتے ہیں یہ مسئلہ کیا ہے۔ BRSP کے لڑکوں کو اٹھایا۔ یہاں سے نوجوان لڑکوں کو اٹھایا۔ دو قتل کیا۔ BRSP والوں نے اٹکوچار کروڑ روپے دیئے۔ لڑکوں کو چھڑایا۔ وہی لوگ کوئی میں موجود ہیں۔ آپکے آفس کے ذمہ دار لوگوں نے مجھے بتایا کہ نوشکی سے لے کر کے چن تک پھر قندھار تک سب کے گھر سب کے ٹھکانے سب لوگوں کے نام ہمیں معلوم ہیں۔ مسئلہ کیا ہے؟ مصلحت کس بات پر ہے؟ کہ آپ ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتے ہیں؟ تو مصلحت ایک ہی ہے کہ آپ یہاں عوام کی آواز، جمہوری ادروں کی آواز د班انا چاہتے ہیں، ان لوگوں کو لانا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کو سامنے لانا چاہتے ہیں جو آپکے ہاں میں ہاں ملانے والے ہیں۔ ہم ان میں سے نہیں ہیں۔ ہم اس اسمبلی میں جو بیٹھے ہوئے ہیں ہمارا mandate کسی طرف سے نہیں ہے۔ ہمارا mandate اپنی پارٹی اور عوام کا mandate ہے۔ ہم اُنکا احترام کرتے ہیں۔ یہ بات کہ فلاں نے یہ کہی فلاں نے وہ کہی۔ یہ غلط بات ہے۔ میڈم اسپیکر! simple! سی بات ہے اور detail میں نہیں جائیں گے۔ سردار مصطفی خان کے بیٹھے کا اغوا اگر ہماری ایجنسیاں ادارے سارے سن رہے ہیں یہ اگر انکے خیال میں کہ یہ کسی کو دبانے کے لیے یہ غلطی ہے، بہت بڑی غلطی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ مطلب اسکے قصان کے بعد کیا ہو گا؟۔ اسکے بارے میں بھی اندازہ لگائیں۔ کیا مسئلہ ہے یہ چمن والا؟۔ دس بندے بیٹھے ہوئے ہیں روزانہ یہ بندے لوگوں کو اٹھاتے ہیں بازار سے اٹھاتے ہیں پھر شام کو قلعے اور ایجنسی کے آفس جاتے ہیں۔ اسکا کیا مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ ہے کوئی؟۔ اور گھر مسماਰ کر دیے اور فلاں جلا دیئے۔ نہیں ہے مسئلہ۔ آپکو پتہ ہے کہ بندہ کدھر ہے۔ اور یہ بندہ نہیں ہے اسکے پیشین میں جواس واردات میں تھے۔ اُنکا اٹکو پتہ ہے۔ انہوں نے خود مجھے بتایا کہ یہ پیشین میں یہ، کچلاک میں یہ، قلعہ عبداللہ میں یہ، کوئی میں یہ، مستونگ میں یہ، خضدار میں وہ ہے۔ سب کا پتہ ہے انکو۔ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ یہ سردار صاحب کے بیٹھے کو پُر امن طور پر رہا کر لے، سردار صاحب کے بیٹھے کے بعد پرسوں دو teachers کو قلعہ عبداللہ سے اغوا کیا گیا ہے۔ دو دونوں سے ہمیں پتہ نہیں چل رہا ہے کس نے اغوا کیا ہے؟ DC کو پتہ نہیں ہے، AC کو پتہ نہیں ہے، ہاں چیک پوسٹ کو پتہ ہے کہ لتنی گاڑیاں گزری ہیں۔ مگر اپنے ضلع کے لوگوں کو اسکو پتہ نہیں ہے۔ کیا ہورہا ہے یہ؟۔ یہ تو ہم نے کیا ہے۔ یہ مطلب مختلف سیاسی خاندانوں کو دبانے کے لیے، انکو اپنے راہ راست پر لانے کے لیے۔ اسکا کوئی اچھا اثر تو نہیں پڑا ہے۔ اسکا reaction تو آپ دیکھ رہے ہیں۔ اسکو کیا ہم carry out کرنا چاہتے ہیں؟ کیا اس سے کوئی نتیجہ نکلے گا؟۔ واقعی کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ میں تو ایک پارٹی کا کارکن ہوں، میرے خیال

میں نتیجہ نہیں نکلیں گا۔ بلکہ reaction اور بھی اور پر ہو گا، جذبات اور بھی اور پر ہو نگے۔ مہربانی کر کے سب سے میری درخواست ہے کہ ادھر جتنے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، سب سے ہماری درخواست ہے کہ کھل کر کے بات کر لیں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آئندہ ایکشن میں ہم آئیں گے نہیں آئیں۔ کیا یہ 65 ممبر ان انسان ہیں جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں انکی کوئی عزت نہیں ہے۔ یہ ممبر جو اسمبلی کی seat پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ منتخب نمائندگان ہیں۔ آئیں کوئی شک نہیں ہے۔ مگر وہ بندہ جو ریڑھی چلاتا ہے اُسکی بھی گھر میں اپنی یہی حیثیت ہے جو ہماری اس کرسی پر بیٹھ کر کے ہو رہی ہے۔ ہم نے کسی کی بے عزتی نہیں کرنی ہے۔ کسی کو سیاسی طور پر تنگ نہیں کرنا ہے۔ ہم نے جو قدم اٹھانا ہے ایمانداری سے اٹھانا ہے۔ ہماری پارٹی کا فیصلہ ہے۔ ہم نے پچیس سال پہلے کہہ دیا کہ ہم drugs کے خلاف ہیں۔ ہم دشمنگردی کے خلاف ہیں۔ ہم weapons کی smuggling کے خلاف ہیں۔ یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ پھر بھی ہمیں تنگ کیا جا رہا ہے۔ کیا مشکل کام ہے یہ کام کرتے ہوئے مشکل کام ہے؟۔ ہم نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ For God sake! اس ہاؤس کی توسط سے ہماری درخواست ہے، روک دو یہ کام ورنہ اسکا انجام اچھا نہیں ہو گا۔ Thank you very much.

میڈم اسپیکر:- سردار اسلام بن بخش صاحب!

سردار محمد اسلام بن بخش (وزیر حکومت زراعت) :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ میڈم اسپیکر آپ کے کہنے پر ہم اسمبلی سے باہر گئے، وہاں ڈاکٹر صاحب آن بھی موجود تھے، اور ہمارے پیشین سے کافی لوگ سینکڑوں کی تعداد میں عوام آئے ہوئے تھے سردار اسد کے بارے میں انہوں نے بات کی تو اس حوالے سے ان کو کسی بھی طریقے سے مطمئن تو کر لیا، لیکن میں اس طرح سمجھتا ہوں کہ ایسا واقع جو پیش آیا سردار مصطفیٰ ترین کے حوالے سے یہ کوئی عام انخواہ نہیں ہے، انداز ہوتی ہے پہلے بھی ہوئی آئندہ بھی شاید ہو یہ گے، لیکن میں سمجھتا ہوں سردار صاحب ایک بہت ہر دل شخصیات ہیں اپنے علاقہ پیشین کے جس طرح مجید خان صاحب نے اپنے تقاریر میں فرمایا تھا میں سمجھتا ہوں کہ اُس نے ایک امن کمیٹی بنایا ہوا تھا، ان کا مقصد یہ تھا تمام پارٹیوں کو اس میں شامل کیا تھا، تمام کاروباری لوگوں انہوں نے شامل کیا تھا، تاکہ ہم اپنے ضلع میں پیشین میں امن و امان قائم کریں، شاید ہمارے دشمنوں کو یا ایسے لوگ جو اس راہ بلوچستان میں امن نہیں چاہتے، ان کو یہ بات شاید پسند نہیں آئی اور انہوں نے سردار غلام مصطفیٰ خان ترین کے بیٹے کو انداز کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج سردار غلام مصطفیٰ خان کا بیٹا انداز ہو سکتا ہے کل جعفر مندوخیل کا بیٹا بھی انداز ہو سکتا ہے کل میرا بھی بیٹا بھی انداز ہو سکتا ہے کل مولانا وسع صاحب کا بیٹا بھی انداز ہو سکتا ہے، اس کی روک تھام اگر نہیں کی گئی، تو یہ مرض اور بھی پھیلتا جائے گا۔ ہمارے جو ہلوچھا area میں پہلے سے

آگ لگی ہوئی ہے ابھی یہ belt تھوڑا رہ گیا تھا، میرے خیال میں یہ بھی شاید اس آگ کی پیٹ میں آرہی ہے، اس میں بہت ہاتھ ہو سکتے ہیں اندر ورنی بھی ہو سکتے ہیں پیروںی بھی ہو سکتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں دونوں عوامل شامل ہیں، اس وقت افغانستان کی حکومت سے ایران کی حکومت سے امریکہ سے ہمارے پاکستان کے تعلقات کچھ اچھے نہیں ہیں۔ اخبارات میں television میں ہم دیکھ رہے ہیں، وہ سمجھتے ہیں اس علاقے کو جس طرح انہوں نے سارے مسلمانوں کو آپ لیپیا سے لیکے شام تک جائیں، عراق میں جائیں جہاں بھی آپ جائیں، کشت و خول کا بازار گرم ہے، مسلمانوں کے خلاف۔ میں سمجھتا ہوں پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو سب سے بڑی اسلامی ریاست ہے اور اس میں ایسی قوت بھی ہمارے پاس ہے۔ شاید وہ اس چیز کو برداشت نہیں کر رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ڈنی طور پر ہمارے بلوجستان کے عوام کو خصوصاً پاکستانی عوام کو یہ ذہین میں لینی چاہئے، کہ جس طرح وہ دوسرے اسلامی ملکوں میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ بھی ہماری شاید بہت جلد ہمارے علاقوں میں ہمارے صوبے میں ہمارے ملک میں پہنچنے والی ہے۔ اس کے لیے ہمیں ڈنی طور پر ہمیں عسکری طور پر ہمیں سیاسی طور پر تیار رہنا پڑے گا۔ اور جو واقعہ جو ہمارے دوست بیان کرتے ہیں آغا صاحب نے جو بیان کیا، یہاں تک افسوس ناک واقعہ ہے، ایک طرف ہم چاہتے ہیں کہ ادھر اس آدمی کا گھر ادھر ہے اور وہ اس کی رُخ کہی اور موڑ لیتے ہیں، میں سمجھتا ہوں اس طرح نہیں ہونا چاہتے۔ اگر وہ انخوا کا رأس رات بقول آغا صاحب کے اگر وہ جگہ پتہ تھا کہ یہ جگہ پر انخوا کا رام موجود ہیں اگر اس رات یہ ادھر raid کرتے شاید وہ بندے بھی پکڑے جاتے۔ لیکن کس طرح ان کو raid کرنے نہیں دیا، کس نے نہیں دیا کن کا ہاتھ تھا؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت غلط چیز ہے وہ اس ملک سے وفاداری نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ایسی حرکتیں کر کے ہم پاکستان کے اس صوبے کے بھلانی کرتے ہیں، وہ میں سمجھتا ہوں سب سے بڑے دشمن ہیں۔ وہ نادان دوست ہیں، وہ کہتے ہیں ہیں نادان دوست سے زیادہ دشمن بہتر ہے۔ اگر وہ اس غلط فہمی میں ہیں آج سردار غلام مصطفیٰ ترین کے بیٹے کا واقعہ جو ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں پورے ہمارے علاقوں میں بجائے بلوچ علاقے ہو یا پشتو نوں علاقے ہو، سب کے لوگ اس کو قابل مذمت سمجھتے ہے، اور وہ یہ سمجھتے ہیں ابھی شاید ادھر کوئی بھی محفوظ نہیں ہو گا۔ اگر اتنے بڑے آدمی کا بیٹا جو اسمبلی کا ممبر بھی ہے جو صوبائی وزیر ہے قبائلی سردار ہے، علاقہ کا ایک پر امن باشندہ ہے، اور اس کے گھر میں ہر روز اگر ہر نہیں ہفتہ اس کے گھر میں کسی جرگے کا کسی خیر کا کام ہوتا ہے، اگر کسی خیر والا کا گھر محفوظ نہیں ہے، تو عام غریب آدمی کا تود کا ندار یا کسی سرکاری ملازم یا ڈاکٹر یا آفیسر یا XENI تو کوئی محفوظ نہیں ہو سکتا ہے۔ ابھی جو مرکان کا واقعہ ہوا ہمارے سامنے ہمارے پانچ آفیسر کیا یہ کون سے آفیسر XENI چھوٹا سا ٹھیکیدار، یہ کیوں

گے تھے؟ یہاں سے اُن کو بھیجا گیا، آپ جا کے جو کام ہوئے ہیں، گزاشتہ پانچ سال پہلے جا کے ان کو check کر کے آئیں دیکھے کے آئیں۔ وہ بچارے کیونکہ آرڈر تھا آفیسروں کا وہ یہاں سے چلے گئے، اور جس حالت میں اُن کی لاشیں ملی ہے میں سمجھتا ہوں، انسانی تاریخ میں انسان کے رو نگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ نہ کوئی انسانیات ہے نہ کوئی یہ قابلیت ہے نہ کوئی مسلمانی ہے یہ کیا ہے؟ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ قسد آ کیا جاتا ہے، وہ اس لیے اُن کو اس طرح کیا گیا تاکہ اور لوگ عبرت پکڑے۔ خوف کا ماحول پیدا کیا جائے۔ ہمارے ادارے ہے ہماری پولیس ہے ہماری ایجنسیاں ہیں سب کوسر جوڑ کر بیٹھنا پڑ گا بشمول سیاستدانوں کے بشمول اسمبلی کے ممبروں کے کہ خدا را بہت کچھ ہو گیا ہے اس ملک کے ساتھ اس صوبے کے ساتھ ابھی اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا پڑ گا، اور جو غلط کا رہیں جو انواع کا رہیں جو دہشت گرد ہیں، ابھی ان سے کم ازکم کوئی compromise نہیں ہونا چاہئے۔ اگر وہ کسی کے پیارے لاڑے ہیں اُن کو ابھی چھوڑنا چاہئے، اگر واقعی اس ملک میں آمن چاہتے ہیں، اس ملک کی سلامتی چاہتے ہیں تو اپنے پالیسیوں پر غور کریں، اور مہربانی کر کے صحیح رُخ پر صحیح طریقے سے اس کو لے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں باقی تو ہم سب کرتے ہیں، ہم سب نے اُس کی نہ مدت کی، کیونکہ ہم سمجھتے ہیں یہ اکیلا اُس کا مسئلہ نہیں ہے یہ آج ہم سب کا مسئلہ ہے یہ اس صوبے کا مسئلہ ہے۔ لیکن ہمیں کوئی ایک لائچ عمل بنانا چاہئے۔ ہم نے آسمبلی میں باقی میں کی نہ مدت کی پھر بیٹھے گئے چلیں گے بھول جاتے ہیں، لیکن ہمیں ایک باقاعدہ کمیٹی بنانی چاہئے، وزیر اعلیٰ آئیں گے ہم اُن سے بات کریں گے، ہر پارٹی سے ایک ایک آدمی لیتے ہیں ہمیں اُن اداروں سے ان ایجنسیوں سے ہمیں بیٹھے کے بات کرنی چاہئے، کہ اس طرح یہ معالات اس صوبے اس ملک کے نہیں چل سکتے، ہمارے بہت دشمن ہیں انڈیا بھی بہت نزدگ آکے بیٹھ گیا ابھی پچھلے دنوں RAW کے اچنڈنہیں پکڑے گئے؟ تو یہ عجیب game ہے، مولا منصور کہ ہر ما راجاتا ہے؟ گیا کہ ہر اور کہہ آ کر مارا، گیا ایران آپ کو مارنا چاہئے تھے ایران میں مارتے ادھر لہ کے بلوجستان میں پاکستان کے حدود میں چار سو کلو میٹر تفتان سے اس طرف مارا گیا، کیوں؟ ہمیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں، اس ملک کے ساتھ خالی نہیں کہ بلوجستان کے ساتھ اس ملک کے ساتھ کہ اس کے پاس ایک چیز ہے اور کچھ نہیں اٹھی قوت ہے اس کو کسی طرح ہم لوگ نقصان پہنچائیں تاکہ یہیں بیزارا ہو جائے، اپنی یہاں قوت ہمیں دیدیں۔ یہ بہت سے آگے پیچھے، بہت سے مسائل ہیں، یہ تو ان کی ابتداء ہے ابھی آگے دیکھے ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ آگے دیکھے اور کیا کیا واقعات ہوتے ہیں، اور دن دھاڑے یہاں سے اتنے ہمارے Chain لگے ہوئے ہیں۔ اُس دن ہمارے ڈاکٹر ہمارے کھوسو صاحب غریب کو لے گئے تھے انواع کیا تھا، پھر چمن میں اُس کو

چھوڑا، اُس کے ایک رشتہ دار نے مجھ سے بات کی کہ میں یہاں چل گیا گاڑی لیکے اُس نے مجھے ٹلی فون کیا اُس کو لانے کے لیے کہتا ہے، میں یہاں سے چمن گیا اور چمن سے واپس آیا کسی جگہ ہم سے کسی نے نہیں پوچھا کہ آپ لوگ کون ہیں، کدھر سے آ رہے ہیں کدھر جا رہے ہو، ہر جگہ چینگ ہو رہی ہے تو کسی نے نہیں پوچھا اُس کو یہاں سے گاڑی کے ڈگی میں ڈالا گیا۔ یہاں سے چل کے کسی اور گاڑی کے ڈگی میں ڈالا گیا، کس طرح وہ بچارہ مفت میں نہیں آیا ہے، میری جو اطلاعات ہیں پیسے دے کر آیا ہے اور کل میں یہاں سے گیا قلات گیا فاتحہ پر آپ یقین کریں، لاک پاسکے tunnel پر سینکڑوں گاڑیاں اس طرف اور اس طرف کھڑی ہے، ہم لوگ کو ادھا گھنٹہ لگا، ایک checking ہو رہی تھی کس کی چینگ ہو رہی تھی ٹرکوں کی؟ کیا اُس میں سامان تھا؟ باقی بھی تم لوگ دیکھوں گاڑیاں بھی دیکھوں، ابھی ایک یہاں سے انغو ہو گیا ڈاکٹر سب ایجنسیاں اور اداروں کو پتہ چل گیا، چمن تک اطلاع ہو گئی، ٹرک تک اطلاع ہو گئی خضدار تک کہ خیال کرو، لیکن کسی نے check نہیں کیا۔ اگر check ہوتا تو گاڑی کے ڈگی میں تھا آجاتا برآمد ہوتا۔ اسی روڈ سے اُسے لے گئے کہا سے وہ لے گئے؟ آسمان سے باپھر یہ جہاز پر تو نہیں لے گئے تو ہم کہتے ہیں اُن کو ہوشیار ہنا چاہئے، ہمارے خاص کر پولیس کو، لیویز کو، ہم انکلو بولتے ہیں، جو ہمارے ماتحت ہیں۔ اُن کو چاہیے کہ وہ بہت ہوشیار ہو جائیں۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جاتا ہے فوراً وہم ازکم ناکہ بندی کریں۔ پہلے یہ ہوتا تھا انغو ہوتا تھا دن بیس دن کوئی میں رکھتے تھے پھر آہستہ۔ اس ڈاکٹر کو جو انغو کیا گیا اُسی دن اُس کو یہاں لے گئے چمن اور گاڑی کی ڈگی میں ڈال کے گئے، کسی نہیں دیکھا۔ میری گزارش ہے اپنے پارلیمانی دوستوں سے وزیر اعلیٰ صاحب آئینے ہم سارے پارٹیاں ملتے ہیں، اُس میں یہاں کوئی اپوزیشن کی بات نہیں یا حکومت کی بھی بات نہیں ہم سب کام سلسلہ ہے ہم باقاعدہ ایک کمیٹی بنائے کہ اُن سے ملیں۔ اور ہم اوپر جا کے بات کریں، کہ خدا کے لیے یہ بد لے اس حالات کو دیکھیے۔ اس ملک پر حرم کریں ہم لوگ کے۔ بہت کچھ ہو گیا ہے۔ اور جو ہورہا ہے جو آئندہ ہمیں نظر آتا ہے اللہ نہ کریں اللہ نہ کریں کہ حالات بہت ہی خراب ہوئے۔ میں اسی سلسلے میں پھر اپنے دوستوں سے سردار غلام مصطفیٰ سے خصوصی طور پر ہم سب کی ہمدردیاں ہمارے پارٹی کی ہمدردیاں سب سے پہلے جب انہوں یہ بنایا کہ جی اسمبلی کا اجلاس بولائیں، سب سے پہلے ہم لوگوں نے بولا ہم بالکل حاضر ہے سب اُس کیلئے، اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کو صرف سردار غلام مصطفیٰ کا بیٹا نہیں سمجھتے ہیں ہم سب کا بیٹا ہے میں اپنے پارٹی میشل پارٹی کی طرف سے سردار صاحب اور پشتو نخواں ملی عوامی پارٹی والوں کو یقین دیتا ہوں کہ اس غم میں ہم اُس کے برابر کے شرکیں ہیں، اور جو لائچہ عمل بنائیں گے ہم اُن کے ساتھ ہو گئے، بہت مہربانی۔۔

میدم اپسکر:- ولیم جان برکت صاحب!

ولیم جان برکت:- شکر یہ میدم! سب سے پہلے تو میں محترم سردار مصطفیٰ خان کو اس ایوان کا ہر مربر جس طریقے سے ان کے ساتھ اظہار ریکھتی کر رہے ہیں، میں اپنی جانب سے بھی یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے فرزند کو خیریت سے ان کے گھروں اپنی پہنچیں۔ اور جب ہمیں پتہ لگا کہ یہ واقعہ پشین میں ہوا ہے، ہم کچھ ساتھی سردار صاحب سے ملنے کے لیے جا رہے تھے، تو ہم آپس میں یہ بات کر رہے تھے، کہ سردار صاحب security کا بالکل خیال نہیں رکھتے ہے، تو یہ واقعہ خدا نخواستہ سردار صاحب کے ساتھ کہیں نہ ہو جاتا۔ یہ ہم متواتر دیکھتے آئے تھے، کہ سردار صاحب اب بھی وہ بغیر سکورٹی کے پشین آتے ہیں جاتے ہیں۔ چونکہ انہیں یہ یقین ہے کہ وہ اس خطہ میں اس علاقے میں جس طریقے سے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں، لوگ ان کی خدمت سے مطمئن ہیں اور انہیں کسی سے ڈرخوف نہیں ہے، لیکن بد قسمی سے سانحہ ہوا ہے۔ موجودہ حکومت اور قانون نافذ کرنے والے تمام ادارے ان کی متواتر کوششوں سے جس طریقے سے اس صوبے میں آمن بحال ہوا، اس سے بھی صوبے کا ہر شہری واقف ہے، اور سب اس کے appreciate کرتے ہیں، لیکن بد قسمی سے پچھلے ڈیڑھ ماہ میں تو اتر سے ایسے واقعات ہوئے ہیں، جیسے سردار صاحب نے بتایا ڈاکٹر کھوسہ کا، کوئی۔ پھر پشین میں ایسے واقعات ہوئے چین میں لگاتار ہو رہے ہیں، جس سے پھر لوگوں میں ایک خوف کا احساس پیدا ہوا ہے، اور ہمیں یہ یقین ہے کہ ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے یہ صلاحیت رکھتے ہے، کہ وہ ان تمام واقعات پر ایک بار پھر قابو پالیں گے۔ اور آج جو یہ session بولا یا گیا ہے اس کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ صوبے کے منتخب نمائندے اپنی تجویز کے زرعی سے ان قانون ساز اداروں کو ان کی صلاحیتوں کو اور مزید ہمتر کرنے کے لیے اقدامات مل کر مشترکہ طور پر اس کے لیے کئے جائیں۔ اور اس شہر کا اس صوبے کا ہر شہری یہ امید رکھتا ہے، کہ اس ایوان کے ذریعے سے منتخب حکومت کے زرعی سے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کوششوں کی وسیلے سے ایک بات پھر اس صوبے میں امن اور محبت کی فضاء قائم ہو جائے گی، شکر یہ۔

میدم اپسکر:- حسن بانو صاحبہ۔ جی سردار صاحب۔ چھٹ آپ لوگوں نے نہیں بھیجی، سردار صاحب ابھی آپ کی باری آرہی ہے میں اُسی ترتیب سے جی!

سردار عبدالرحمن خان کھتیران:- میں زیادہ تائم نہیں لوزگا بس یہ ہے کہ نماز کا مغرب کا نماز کا۔ ہم خود اس چیز کو مطلب نہ ہم quorum کی شاندی کریں گے، یہ serious مسئلہ ہے تو kindly اگر دس پندرہ

منٹ کے لیے نماز کا وقفہ دیدیں،

میڈم اسپیکر:- نماز کے لیے جس کو جانا ہے، وہ جا کے پڑے نماز پڑھ کے آ جائیں!

سردار عبدالرحمن خان کھتیر ان:- میری گزارش سن لیں۔ میڈم اسپیکر! ڈاکٹر صاحب میری گزارش یہ ہے آپ بھی مسلمان ہیں ماشاء اللہ میں بھی مسلمان ہوں، میں extra ordinary مسلمان نہیں ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے note لیں رہے ہیں، اب میں جا کے نماز میں کھڑا ہوں گا، یہ میرے دوچار ساتھی جو نماز پڑتے ہیں، اب ہمارے کان اُس ڈپٹی اسپیکر کے یا آپ کے Chamber میں آپ کے Monitor پر لگے ہوں، اور ہم نماز کم اور اس کو زیادہ سنتے رہے۔ ایک دن پندرہ منٹ کا، بلے جتنا چلیں ہم ساتھ ہیں، یہ ایک سردار کے بیٹھ کا نہیں ہے اسدخان تو میرا بھتیجا ہے۔ یہ ہم سب کا مسئلہ ہے اس پر ہم سب کھل کر بات کرنا چاہتے ہیں۔ پندرہ منٹ کے لیے آپ بھی نماز پڑھ لیں، ماشاء اللہ کا کرام ہے آپ بھی نمازی ہیں، باقی بھی مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں، نمازی ہیں، ہم بیٹھ کے ایک دوسرے کے نوٹ لینگے، اور یہ اجلاس جو بلا یا ہے، یہ تجویز لینے کے لیے بلا بیا گیا ہے۔

میڈم اسپیکر:- جعفر صاحب نماز پڑھ کر آبھی گئے ہیں۔

سردار عبدالرحمن خان کھتیر ان:- ممکن ہے ہم ایک دوسرے اچھی تجویز دیں سکیں ایک دوسرے کو سون کے، تو اگر پندرہ منٹ کے لیے نماز کا وقفہ کر دیں کچھ باجماعت نماز پڑھ لینگے، کچھ آپ کے چیزیں میں پڑھ لے گا، پھر ہم بیٹھ کے سارا آگے اس سلسلے کو چلاتے ہیں۔ اب اتنے بڑے واقعات ہوتے ہیں میڈم اسپیکر! اگر ہم پندرہ منٹ اللہ کی رہ میں خرچ کریں اور اس کو کہیں کہ دیر ہو رہی ہے تو یہ عجیب بات ہے۔

میڈم اسپیکر:- جعفر مندو خیل صاحب، نہیں سردار صاحب آپ کی بات بجا ہے لیکن ابھی جو، جو میں نے دیکھا کافی members نماز پڑھ کر آبھی گئے ہیں، ابھی جعفر صاحب بھی نماز پڑھ کے آئے ہیں، جی ابھی جعفر صاحب نماز پڑھ کے آئے ہیں اس کو تفصیل سے ہم کریں گے!

سردار عبدالرحمن کھتیر ان:- پڑھ کے آگیا ہے ماشاء اللہ و نماز کا پابند ہے۔

میڈم اسپیکر:- ایک ایک کر لیں کیونکہ کو اس کو ترتیب سے ہم کر لیں گے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے آپ -please

سردار عبدالرحمن کھتیر ان:- بھلے رات کے بارہ بجے تک چلا جائے یہ ایک اہم issue پر آپ requisition کی ہے۔

شیخ جعفر مندوخیل (وزیر مکملہ مال و رانسپورٹ) :- آپ کا مقصد یہ ہے اس کے بعد پھر اجلاس quorum ہی پورا نہ ہو، تھکے ہوئے ہیں سارے گھرنے چلیں جائیں۔

میڈم اسپیکر:- پھر بعد میں آپ کے members کو لانا مشکل ہو گایا آپ دیکھ لیں۔ (شور شراب)۔

سردار عبدالرحمن خان کھتیران - میڈم ہم بحیثیت اپوزیشن کورم نشاندہی نہیں کریں گے، commitment کر رہے ہیں۔

میڈم اسپیکر:- جی مندوخیل صاحب۔

شیخ جعفر خان مندوخیل:- شکر یہ میڈم! آپ نے اس اہم موزو پر بولنے کا واقع دیا۔ نماز ہم لوگ مغرب کے لیے بھی گئے پڑھ لیا، عصر کے لیے بھی گئے پڑھ لیا، ایک ترتیب ہے وہ چل رہی ہے اور اب مفتی صاحب بھی گئے انہوں نے بھی پڑھ لیا، ہم نے بھی پڑھ لیا، سردار صاحب کو بھی کوئی نہیں روک رہا ہے پڑھنے سے، اصل میرے خیال یہ ترتیب چلتی رہے، صرف آذان کے لیے ہم لوگ روکتے ہے، تو (بہت سے آرائیں ایک ساتھ بول رہے ہیں)۔ (شور شراب)

میڈم اسپیکر:- adjourn the session for 15 Minutes

میر عاصم کر گیلو صاحب آپ اپنی تقریر کریں۔

میر محمد عاصم کر گیلو:- مہربانی اسپیکر صاحبہ! آج اہم موضوع پر اسمبلی کا اجلاس requisite کیا گیا ہے جس میں ہمارے Colleague، بھائی سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب کے بیٹے سردارزادہ اسد اللہ خان کو اغوا کیا گیا ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اور جو بلوچ پشتون روایات ہیں اُس کی طرف سے پر زور مذمت کرتا ہوں۔ اسپیکر صاحبہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ انسان کا اغوا کرنا انتہائی شرمناک ہے۔ اگر اُس کو وہی قتل کیا جائے وہ اغوا سے بہتر ہے۔ اسپیکر صاحبہ دوستوں نے تو کافی اس پر روشتنی ڈالی ہے۔ میں تنقید برائے تنقید نہیں کرتا تنقید برائے تعیر کی بتیں کرتا ہوں آپ ساری دُنیا کو لے لیں ہمارے جو ہمسایہ ایران میں اغوا کا بالکل تصور بھی نہیں ہے۔ وہاں دن ہو یا رات ہو اُن کے قبصے شہر میں اُدھر آپ اکیلے گھوم پھر سکتے ہیں۔ اسی طرح عرب امارات ہو میڈلیست لے۔ اس سے پہلے ہمارے بلوچستان کے حالات یہ سارے ہمارے مجرم بیٹھیں ہوئے ہیں 1970ء کی دہائی میں ان چیزوں کا بالکل تصور نہیں تھا۔ اور ان چیزوں کا ہمیں معلوم ہی نہیں تھا مگر جب ہمسایہ ملک کے حالات اور وہاں انقلاب آیا تو direct اس خطے پر نظر انداز ہوئے جب سے مہاجرین آئیں تو قتل و ہشتگردی، اغوا، Kidnapping وغیرہ وہاں سے جنم لیکر آیا۔ مجھے پتا ہے جب مہاجرین کو

نکانے کا مطالبہ ہوا تو سب سے پہلے میرے خیال سردار مصطفیٰ صاحب بھی گواہ ہونگے کیونکہ ان کے بڑے بھائی سردار بشیر خان ترین جو ہمارے ساتھ WPL میں تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ یہاں سے مہاجرین کو نکالا جائے۔ اسپیکر صاحبہ دوستوں نے اچھی اچھی باتیں کیں مگر جو یہ مہتہ کم آئے۔ اسپیکر صاحبہ میں اپنے ڈسٹرکٹ کا بتاتا ہوں وہاں پر کچھ عرصہ ایسے ہوا کہ Kidnappes کا بالکل آما جگابن چکا تھا۔ لوگ وہاں دھاڑے اغوا ہوتے تھے۔ ان کے فیلمیوں کے ساتھ ہوتے تھے۔ جب ان کے مردوں کو لے جاتے تھے تو ان کے فیلمی کے ممبران روڈ پر بیٹھے ہوتے سر پر مٹی ڈال رہے ہوتے تھے۔ جب ان سے پوچھا جاتا کہ کیا مسئلہ ہے۔ تو کہتے کہ ہمارے مردوں کو اغوا کیا گیا۔ اسپیکر صاحبہ اس معزز زیادی میں ہمارے Colleague ہے میں ان کا نام بتانا نہیں چاہتا وہ بھی Kidnap ہوئے۔ اور اُس کے بعد وہ Victimize ہوئے۔ مگر اسپیکر صاحبہ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ان کو کڑی سزا ہمارے کو روٹوں سے یاد ہاں موقع پر نہیں دیا جاتا یہ system چل رہا ہے اور چلتا رہے گا۔ پچھلے دنوں جو ایک واقعہ ہوا تھا ہمارے دوست تھے نیک محمد پشتون سیٹ ٹاؤن سے اُس کے بارہ سالہ بچے کو اغوا کیا گیا۔ اور دن میں چار، پانچ بار اس پیسے طلب کرتے تھے کبھی پانچ کروڑ کبھی چھ کروڑ۔ جب ان کو ایک call shut-up کیا گیا اور جو اغوا کا رہتھے وہ مارے گئے یہ message چلا۔ بہت ایک اچھے message کا ایک چلا۔ اس کا message کا ایک اچھا چلا۔ اور پورے بلوجستان میں اس کا message گیا۔ اسپیکر صاحبہ بولان ڈسٹرکٹ کا میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے ڈپٹی کمشرو حیدر شاہ نے اغوا کاروں کے کچھ آدمی مارے اور کچھ کے گھر جلا کیے۔ اس کے بعد آج تک تین سال ہو گئے ہیں کہ بولان میں کوئی Kidnapping کا واقعہ یا کوئی Car Snatching، یا کوئی ٹرک ڈرائیور کا اغوا۔ یہ مولانا واسع صاحب اس بات کا گواہ۔ یہ بھی مجھے فون کرتے تھے کہ آج ہمارے دو ڈرائیور اغوا ہوئے ہیں۔ خدا کیلئے ان کو ڈھونڈو۔ مگر جب سے وحید شاہ آئے انہوں نے شٹ اپ کاں دیئے کچھ مر گئے کچھ کے گھر جلا کیے۔ اس کے بعد بالکل علاقہ Smooth ہو گیا۔ اور آج تک وہاں Kidnapping کا ٹرک ڈرائیوروں کا اغوا یا گاڑیوں کا Snatching کا واقعہ ختم ہو گیا۔ سردار اسلام صاحب گواہ ہے کہ اس کے بعد وہ خضدار ٹرنسفر ہوا اُس نے خضدار کو بھی ٹھنڈا کیا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے اسپیکر صاحبہ! جب تک ان کو شٹ اپ کاں نہیں ملے گا ان کے ساتھ رُ اسلوک نہیں ہو گا عدالتوں سے زرا ہو گی پھر ہمارا جان چوٹے گا۔ آپ ایران میں دیکھے کہ کوئی Kidnapper عدالتوں سے نچ کرنے نہیں نکلتا۔ جب عدالتوں میں اس کا کیس trail ہوتا ہے۔ وہ پہلے سے

DC صاحب ہوتا ہے کہ اس کو ایسا کرنا ہے اور اس کو سزا دی جاتی ہے اور آئندہ کوئی جرأت ہی نہیں کرتا کہ کسی کو اغوا کیا جائے ہمارے پولیس کے جوان یا Forces کے جوان وہ بھی کافی محنت کرتے ہیں کئی گروپوں کو انہوں نے ختم کیا میں نے بتایا کہ نیک محمد کے بیٹے ارسلان کو اغوا کیا ان کو جب شٹ اپ کال دی گئی وہ بھی ان کی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ میں سمجھتا ہوں اسی طرح سردار صاحب کو بیٹوں کو بازیاب کیا جائے اور Kidnappes کو شٹ اپ کال دیا جائے۔ میں آپ کو یقین سے کہتا کہ اس علاقے میں ایسا واقعہ رونما نہیں ہوگا۔ مجید صاحب کو پتہ ہے ہمارے ایک اسٹٹنٹ کمشنر صاحب تھے قلعہ عبداللہ ڈسٹرکٹ میں محمد حسنی انہوں نے چھ سات چوروں کے گروں میں سے کچھ کو ماریں۔ مجید خان اچھائی صاحب کہتے ہیں کہ ان چوروں سے ہمارا جان ہی چوٹ گیا۔ میں کہتا ہوں اپیکر صاحب! کہ ہمیں اس لعنت کو ختم کرنے کیلئے کچھ اقدامات کرنے پڑیں گے اور جب تک یہ اقدامات نہیں کریں گے یہ سلسلہ بند نہیں ہوگا ہمارے جو پولیس ایجنسیز سارے ایک stage پر ہونگے جیسے ہمارے بولان میں ہمارے DC DPO اور سارے ایک TOR پر تھے یہ مسئلے ہمیشہ کیلئے ختم کئے آپ یقین کریں اپیکر صاحب ہم جب اپنے حلقة میں دورے پر جاتے تو علاقے کے عوام ہم سے کہتے تھے کہ ہمیں صرف امن چاہئے۔ ہمیں آپ کی ترقیاتی کام بھی نہیں چاہئے۔ ابھی دیکھے ماشا اللہ وہاں امن قائم ہوئی ہے اور لوگ سکھ کا سانس لے رہے ہیں۔ تو میری تجویز یہ ہے اپیکر صاحب سارے ہمارے بھائی بیٹھیں ہوئے ہیں ہاؤس میں ہمارے Colleagues ہیں۔ ہم سارے جہاں ہمارے Forces کی خامیاں یا ہمارے دوسرے بھائیوں کے۔ ہم ان خامیوں کو دور کریں میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ یہ Kidnapping بلوچستان میں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گا۔ آپ ایسی کمیٹی بنا کیں اور اس میں TOR ترتیب دیں مرتب کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس لعنت پر ہم قابو پالے گے انشا اللہ ابھی جو ہمارے سرفراز بھائی صاحب جیسے چن گئے تھے خود ان کے پیچھے اور ہمارے G اصحاب گئے تھے۔ جیسے آغا لیاقت صاحب بتا رہے تھے کہ کمشنر صاحب بھی اُدھر ہی تھا اگر اسی طریقے سے یہ خامیاں دور کریں تو میں سمجھتا ہوں یہ Kidnappes یہاں سے بھی نہیں بچ سکتے اور انشا اللہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار صاحب کے بیٹیں سردارزادہ اسد اللہ ترین صاحب کو خیریت سے اپنے گھر لا لیں۔ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے کہ اس کے سارے فیملی اس کے قوم کے لوگ اس کے ہمدرد سارے پریشان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی ختم کرے۔ آپ ایک کمیٹی تشکیل دے تاکہ ایک اسٹیچ پر سارے Law enforces agencies ہمارے ممبر ان پارلیمنٹ بھی اس میں ہوں۔ تاکہ جو ہماری خامیاں اُسے دور کر سکے اور ان کی خامیاں ہیں ان کو بتاسکے۔ کہ یہاں آپ لوگوں

کی خامیاں ہیں۔ ان مسئللوں کو انہماں تفہیم سے حل کر سکے۔

میدم اپسیکر:- شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔

وزیر حکومہ مال و رانسپورٹ:- بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ میدم اپسیکر آج کا یہ خصوصی اجلاس جو ہم نے بلا یا ہے یہ پارلیمانی روایت کے خلاف ہے۔ کیونکہ law and order ہم نے صحیح کرنا ہے پتہ نہیں کہ ہم اپنے آپ سے سفارش کر رہے ہیں کس سے کر رہے کوئی نہیں آیا گا افغانستان سے۔ فوج بھی ہم کو جوابدہ ہے ایجنیز بھی ہم کو جوابدہ ہے۔ اگر ہم حکومت ہو جائے۔ لیکن فرق ہم میں ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں سنگر اور جزل اکٹھے ہو گئے تھے تو کدر ہر گئے اغوا کار۔ آج جب ہر ایک گھر میں ٹھنڈا بیٹھ گیا۔ لوگوں کو موقع مل گیا دوبارہ شروع ہو گیا اور یہ نہیں ہے یہ اور ہوئے گا ادھر کسی کا بچ نہیں بچیں گا۔ میرے بلیٹے آج بھی بازار جاتے ہیں اُس کیسا تھہ دوچار گارڈ ہوتے ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ یہ ہو گا۔ جس آدمی کو ایک اغوا کے اوپر 20 کروڑ روپے ملتا ہے اُس کو آگے پیچھے کتنا دینا پڑتا ہے۔ اس میں پولیس involve ہے اس میں ایجنیز سرکار ہے اس میں ہم involve ہے۔ کبھی یہ ہمارے مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک ایم انڈار پولیس آفیسر آتا ہے پورا علاقہ خاموش ہو جاتا ہے۔ میرا اپنا تجربہ یہ ہے۔ ہم government as a government بیٹھنا ہو گا کہ آیا ہم نے حکومت کرنی ہے یا نہیں کرنی ہے۔ کرنی ہے تو کس طرح کرنی ہے۔ ٹھیک ہے اُنہی کے اوپر چھوڑتے ہیں۔ اگر چلانا چاہتے ہیں کوئی ہم سے اچھا یا اگر ہم چلانا چاہتے ہیں تو پھر ہم کو دیکھنا ہو گا کہ ہم کس طرح چلا میں۔ آپ کے سامنے تھا۔ دن میں لوٹ رہے تھے جب تین چار مارے گئے۔ کدر ہر گئے اغوا کار۔ ہر اغوا کار کے پشت پر کوئی نہ کوئی ہوتا ہے۔ سرکار کو پتہ ہے کہ کیا ہورہا ہے کدر کر رہا ہے کون کر رہا ہے۔ پولیس کا ہاتھ اس پر ہوتا ہے آپ کے ایجنیز کا ہاتھ ہوتا ہے اس کے اوپر۔ آج پولیس کیا کر رہی ہے۔ کیا پولیس اپنی ڈیوٹی کر رہی ہے؟ کیا وہ پولیس آفیسر رہ گئے جو ان کو face کر سکتے ہیں۔ آج ہمارا administration کیا کر رہے ہیں۔ عاصم صاحب کہہ رہے ہے کہ جب وحید شاہ آ جاتے ہیں پورا علاقہ خاموش ہو جاتا ہے۔ ایک محمد حسنی آ جاتے ہیں پورا علاقہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ جو ادھر ہم بیٹھے ہوئے ہیں کتنے ارب تنخواہ دے ہیں۔ اس لئے دے رہے ہیں کہ وہ دفتروں میں بیٹھ رہیں۔ ہم بھی خوش ہوتے رہے کہ ہم بڑا اچھا کام کیا تیں سال حکومت میں رہے۔ وہ لوگ بھی خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے تو بڑا محنت کی۔ نہ انہوں نے محنت کی ہے اور نہ ہم نے محنت کی۔ میں بتا رہا ہوں۔ ایک سنگر اور ایک جزل یہاں آ کر بیٹھ گئے گورنمنٹ کی ان کا support تھی ان کے ساتھ۔ کدر گیا اغوا کار دوبارہ کیوں شروع ہوا اس پر کسی نے غور کیا۔

سید عبدالرحمن کھیتران:- اُس کا کیا Character تھا۔

وزیر محکمہ مال و تر انسپورٹ:- کوئی Character نہیں تھا لیکن ادھر سختی کیا۔ اور میں کسی کی بات نہیں کر رہا۔ ground field پر انہوں نے سختی کی ہے اُس نے، DIG لائے دوسرے لائے میں۔ شہید ہوئے پولیس والے لیکن سختی کیا۔ اُس کے ساتھ آپ کے Sectarian violence بھی ختم ہوئی اُس کے ساتھ آپ کے انخواب رائے تاوان بھی ختم ہوئی۔ Highway robberies شروع ہوگا۔ اس کے بعد پہلا ابتدا جو ان غواہ رائے تاوان سے۔ میں بتا رہا ہوں اس کے بعد Sectarian کیونکہ ہر ایک چور کے اوپر کسی highway robberies شروع ہوئے۔ it will go back to that کس کو پتہ نہیں کہ کسی کے بغیر کوئی چوری بغیر ہاتھ کے نہیں کر سکتا ہے۔ آسمان سے چور نہیں ٹکنے ہیں۔ ادھر کسی کو اٹھالیا، ہیلی کا پڑ میں چلا گیا ادھر چلا گیا۔ ہر route ہر ترتیب معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہمارے ٹوب میں جو تھے تین چار مہینے ایسے بولتے طالبان ہیں طالبان ہیں اب وہاں کوئی طالب نہیں ہے، ہم نے سختی کی public اٹھ کھڑی ہوئی۔ چوکوں میں جلسے ہوئے جیسے آج ہورہے ہیں۔ سب کو بولا کہ بابا چھوڑ داں لوگوں کی سر پرستی۔ وہ سر پرستی اُن کی ساتھ جو گئی تو آج کدھر گئے وہ لوگ؟ یہ ٹوب وہ ٹوب تھا جدھر میں ایک ڈرائیور کیسا تھا travel کرتا تھا۔ پھر چھ چھوپ Pickups میں بھی میں travel کرتا تھا Guards کیسا تھا۔ یہم کو دیکھنا ہوگا صرف یہ نہیں کہ سب کچھ اچھا ہو رہا ہے۔ ہاں کچھ جگہوں پر اچھا ہو رہا ہے لیکن things are again going to bad, from bad to worse کوئی کام نہیں کر رہا ہے۔ اگر ہم کہیں کام کر رہے ہیں نہیں کوئی کام نہیں کر رہا ہے ہیں اگر ہم کہیں کام کر رہے ہیں نہیں کوئی کام نہیں کر رہا ہے ہیں۔ اگر ہم کہیں کہ ہمارے Agencies ہیں یا اُن کے ساتھ law enforcement یا law کیونکہ بلوجھستان کا معاملہ اس طرح بن گیا ہے پاکستان کا کہ اکیلے ادارے کا کام ہی رہ گیا۔ ایک لیویز فورس جو ہے وہ اکیلے کا نہیں کر سکتی ہے ایک پولیس اکیلا کام نہیں کر سکتی۔ ایک Home Minister اکیلا کام نہیں کر سکتا ہے ان سب کو آپس میں ایک setup میں بیٹھانا ہوگا دوبارہ اس ترتیب سے جو ہم نے ایک بار آزمایا اور پھر اس میں چلانا ہوگا۔ دیکھنا ہوگا routes کدھر ہے۔ عدالتون سے اگر کوئی یہ موقع رکھتا ہے کہ عدالت سزا دیگا، عدالت سزا اس وقت دیگا جب کوئی گواہ آئیگا۔ بولتا ہے رادھا کب ناچے گی؟ بولتا ہے جب نومن تیل لائے گا بولتا ہے نہ نو من تیل آئیگا نہ رادھا ناچے گی۔ نہ کوئی گواہ آئیگا نہ عدالت سزا دیگا۔ یہ دنیا میں تو ہے۔ سارے پنجاب کون ہے؟

پنجاب میں یا پولیس اور control تو کرتی ہے ٹھیک ہیا یک جگہ پر چھوڑا ہو گیا، آرمی گئی دوسرے گئے، لیکن اسی پر ان کو ختم کرنا پڑتا ہے۔ اگر وحید شاہ ختم کر سکتا ہے دوسرا ختم کر سکتا ہے یہ لوگ کیوں نہیں کر سکتے؟ یا صرف ہماری forces اس لئے ہم لوگ بیٹھے ہوئے ہیں کہ بھئی آرام سے بیٹھ جائیں۔ آج لوگ بچوں کو بچوادیں ہیں ہیں دوبارہ یہاں نقل مکانی ہو رہی ہے حقیقت میں دوبارہ شروع ہو رہا ہے ہم سوچ رہے ہیں کہ اپنے بچوں کو بچائیں۔ کیونکہ چار چار گارڈ کے ساتھ ایک بچہ سکول جاتے ہوئے وہ کیا سیکھیں گا ان گارڈوں سے؟ کوئی چرس پے گا کوئی دوسرا نشہ کریگا کوئی بدکاری میں بتلاع ہو گا۔ کیونکہ ان کو ماحول ہم provide کیا ہے۔ وہ سارا ہماری ذمہ داری ہے۔ آج اسمبلی میں تسلیم کر رہا ہوں میں جود Home Minister ہے چکا ہوں۔ کوئی اتنی مشکل بات نہیں ہے ان کو ختم کرنا۔ مجرم کے کوئی پاؤں نہیں ہوتے ہیں جب تک اس پاؤں کے اوپر کوئی ہاتھ نہیں ہوتا ہے۔ آج جو ہو رہا ہے اس کے اوپر ضرور سب کا ہاتھ ہے۔ ہم بھی خوش ہے کہ چلووزارت کر رہے ہیں جھنڈا الہار ہے ہیں ٹھیک ہے فلاں ہے فلاں ہے ان چیزوں میں ہم نے خوش نہیں ہونا ہے دوبارہ serious ہو کر کے بیٹھنا ہے۔ ایک بار یہ ثابت کر کے ہم نے دیکھایا ہے کہ تمام چیزیں جب آپ کا پولیس ہیں لیویز ہیں گورنمنٹ ہے ایڈمنیسٹریشن ہے law enforcement agencies ہے ایسی اور جو دوسرے agencies کیونکہ ایک تو سب سے بڑا ہے problem یہ ہے کہ جب یا کھے ہو گئے اسی صوبے میں ہم نے امن و امان بحال کیے یا نہیں کیے؟ آج ایک کو چھوڑ داتے ہیں اس کے بد لے میں دواغواء کرتے ہیں یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں یہ تو ہم لوگوں سے آج اسمبلی میں جو یہ باتیں ہوئے قسم سے مجھے خود ان چیزوں کا زیادہ پتہ نہیں تھا۔ مجھے تو زیادہ پتہ تھا کہ فلاں تھانیدار جو ہے فلاں gang کیسا تھا ملا ہوا ہے۔ فلاں تھانیدار جو ہے فلاں نے قبضہ گر کیسا تھا ملا ہوا ہے مجھے تو اتنا پتہ تھا۔ آج جو یہ اسمبلی میں یہ باتیں ہو رہی ہے یہ تو اس میں رہنا ظلم ہے ایسے علاقے میں۔ اپنے بچوں کو رکھنا ظلم ہے۔ کیا اس بچے کی حالت ہو گی جس کوئی اٹھا لیں؟ بارہ سال کا بچہ گیلو کہتے ہیں اٹھا لیا چار کروڑ پانچ کروڑ روپے مانگ رہے تھے۔ اس بچے کی کیا حالت ہو گی؟ اس کی زندگی کیا اس کے والدین کا اس کے ماں کا کیا حالت ہو گی؟ اور جہاں ہم نے کیا جہاں ہم نے چاہا ہے ہم نے صحیح کر کے دیکھا دیا۔ ثواب میں کیسے صحیح ہو؟ every thing is right now یعنی مجھے یہ بتائیں گیا بڑے آپھے فور موں پاکیاں every thing is cooking up again special areas پشتون areas۔ ہم لوگوں کو vigilance رکھنی ہو گی۔ دفتروں میں بیٹھ کر کے صرف پوسٹنگ ٹرانسفر سے کام ہمارا نہیں چلے گا اس اسمبلی نے آج اسمبلی کے فورم پر discuss کرنے کا مقصد یہ تھا کہ open

discuss کر لیں cabinet میں تو ہم بات کر سکتے ہیں اس کا یہ تھا کہ آج اپوزیشن بھی ہے جو حکومت میں نہیں ہے ان کی حکومت چلو ہم نہیں سنتے ہیں یا ان کی بات ہماری تک بذریعہ اخبارات پہنچتی ہے لیکن ہمارے اکثریت ممبران جو ہیں 65 میں سے تو 20 حکومت میں ہیں بقایا ممبرز ہیں ان کی رائے بھی آجائے میری اپنی رائے یہ ہے کہ provincial Government کوas کو serious لینا ہوگا۔ آپ کا جاسوی نظام آپ کے پولیس میں موجود نہیں ہے۔ میں خواہ Home Minister تھا مجھے آجاتا تھا DSP چیخ کہ محمود خان چلا گیا اسلام آباد۔ سردار عطاء اللہ مینگل آگیا۔ فلا نایہ ہے میں نے کہا ان کو پوتہ ہے محمود خان نے پانچ سال بعد کوئی politics کرنی ہے مجھے ان کے آنے جانے کامت بتاویہ بتا دکہ کون کیا کر رہا ہے جرم کیا کر رہا ہے۔ چوری ہو جاتی تھی ہم نے پہلے کہا تھا کہ یہ کرو یہ نہیں۔ یہ ہماری پولیس اپیشل برائج تو اس حد تک رہ گئی ہے ان کی کوئی intelligence agency کوئی ترتیب کوئی مقابل ہے چھوٹے level کے بھی ان information نہیں ہے اس سے تو ہمتری ہے پولیس آفیسر کسی مجرم کو کھلیتا ہے تھوڑا پیسے دیکر کے وہ کوئی راز دیدیتا ہے بقایا پولیس نظام اس پر چل رہی ہے۔ اس کے لئے بھی ہم گورنمنٹ پیسے provide کرتے تھے میں Home Minister کے SSP کو پانچ لاکھ روپے ہم دیتے تھے سال۔ کہ بھائی اپنے خبریں لیا کریں لوگوں سے۔ اور وہ اسی پر اس کا انفارمیشن کا وہ چلتا ہے لیکن اب معاملات بڑھ گئے۔ its now not multiple like that ہو گیا ہے اس میں اندیفول ہو گیا اندیا آپ کی ایران کی border تک پہنچ گیا ادھر افغانستان کے border تک آپ کی اندیا پہنچی ہوئی ہے کہ ہم لوگوں کے اتنے زیادہ alerts ہے کہ ہم ان کے مقابلہ ان کے ہاں جو ہو رہا ہے اس کے بد لے میں ہمارے ہاں وہ کر رہے ہیں۔ ایران کو یہ اندیا کو چاہ بہار اور ایران کا ایک agreement ہوا ہے افغانستان ایران اور اندیا کا اس دن ایران joint چیبر آف کامرس کی وہ میٹنگ تھی جس میں فیڈرل منسٹر اور اعجاز الحق صاحب اور فیڈرل منسٹر خرم دشگیر ایرانی سفیر ہم نے کہا کہ ہم کو تحفظات ہیں اس پر۔ اس لحاظ سے تحفظات نہیں ہیں کہ trade نہ کریں۔ اچھا ہے چاہ بہار بھی بنے سب بنے۔ لیکن اندیا جتنے قریب ہمارے ہاں پہنچتا ہے اتنا ہی زیادہ ہمارے اندر وہ تحریک کاری کرتے ہیں۔ کم از کم ان کو تو چھوڑو۔ وہ تو دشمن ہے دشمن کو تو ہم لوگوں نے مل کر سیدھا کرنا ہوگا۔ اپنی صافیں تو ہم درست کر لیں۔ اس level پر آئے کہ جہاں ہم خود تو مطمئن ہو جائے کہ آیا ہم لوگوں اپنا اس پورا لگایا ہے یا نہیں لگایا ہے ایک DIG آگئے تو چار SPs باہر سے آگئے تو کوئی شہر کی حالت نہیں تبدیل کر دی؟ یا الگ بات ہے غریب کو پھر کبتر بند میں پھینا پڑتا تھا۔ آپ کا یہ sectarian کوئی تصور نہیں کر سکتا تھا کہ اس کو درست کریں گے۔

کدھرگیا و sectarian ہے؟ ہر چیز پر کسی نہ کسی کے ہاتھ ہو گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے جو ہے ہماری ہم سارے جو allied forces ہے ہیں یہ agencies ہے یہ forces ہے یہ agencies ہے یہ اسی ملک کی ہے یہ اس ملک کی آری ہے ہمارے forces ہے یہ ہم under ہم دیکھ لیں اس میں کیا آگے پیچھے ہم کس طرح اس کو reshuffle کر کے کوئی ترتیب کر کے کوئی network بڑھا کر کے ان چیزوں کو ہم پھر حاصل کر لیں۔ ورنہ یہ چیزیں بڑھتی رہی گی خراب ہوتی رہی گی۔ میں لاہور کی شادی میں گیا۔ سعید ہاشمی کی بیٹی کی شادی تھی میں نے اُس کو کہا کوئی سے کتنے مہمانوں کو بلا یا ہوا ہے؟ بولنا نہیں کوئی سے نہیں بلائی یا سارے کوئی والے لاہور میں رہتے ہیں۔ ایک وقت وہ بھی تھا پھر وہ وقت تھا دو تین سال کیلئےsettler میں آرامی آگئی وہ لوگ آج پھر بے چینی پڑھ رہی ہے۔ جب ہم بے چینی ہیں جب سردار مصطفیٰ کا بیٹا جوانی قوم کا بھی سردار ہے علاقے میں بہت بڑی position رکھتا ہے۔ اور عزت اور احترام رکھتا ہے۔ سارے تو میں آج جو جلوس آیا تھا اس میں تمام parties کے لوگ تھے تمام قوموں کے لوگ تھے اس میں۔ چاہیے سید تھا چاہیے اچنزا تھا، چاہیے کا کڑ تھا، چاہیے ترین تھا، چاہیے دوسرا تو میں جو ادھر پڑی ہوئی ہیں سارے تھے۔ وہ سب اس بات پر فکر مند تھے کہ اگر لوگوں کیسا تھا یہ ہو گا تو ہم لوگ تو گئے۔ ہم کیا کر سکتے ہیں اس چیزوں کا ہم لوگوں نے تدارک کرنا ہو گا پرواہ نہیں اگر نہیں کر سکتے ہیں پھر چھوڑ دیں میرے خیال، بہتر ہو گا۔ لوگوں کو کیوں خراب کریں یا اگر ہمارے آدمی کام کا نہیں آئی جی صاحب بیٹھے اگر نہیں سن بھال سکتے ہیں تو رخصت کر دے ان کو۔ کہیں آئی جی چلے جاتے ہیں آجاتے ہیں۔ آپ کا DC خراب ہے کمزور ہے اُس کو رخصت کر دو۔ آپ کا SP خراب ہے اس کو رخصت کر دو لیکن سب سے پہلے ہو خود حکومت کو feedback ہونا پڑیگا۔ پھر جو ہم کو ایک serious ہے جو ہے forces میں ہمارے ہے پاک آری یا اس کے سارے allied forces ہے capability ہے جو ہے Agencies میں ہے۔ اُن کے ساتھ وہ جاسوسی کی بھی capacity ہے اور واقع بہت بڑی ان کی strength بھی ہے اور ابھی دنیا میں چار پانچ طاقتیں ایسی ہے جن کی agencies ہماری ایجنسیز کے مقابلے میں بالی ہیں they have the capacity definitely on board لینا ہو گا۔ اُن کو بھی تمام عمل میں ہم نے شریک کرنا ہو گا۔ اور اس میں اُن کے بڑے کو جیسے جزل جنوبی شریک ہوا حالات ٹھیک ہوئے ابھی اُن کو بھی بڑوں کو بھی شریک ہونا پڑیگا۔ شاید اُن کے بھی چھوٹے کسی نہ کسی کیسا تھا ملے ہوئے جیسے ہمارے ملے ہوتے ہیں۔ لیکن اُن چیزوں کو ہم نے درست کرنا پڑیگا ورنہ اس اسمبلی کو چھوڑ دو اس

صوبے میں کوئی محفوظ نہیں رہیگا۔ خضدار میں کیا حالات تھی؟ آدمی آبادی آپ کی shift نہیں ہو گئی تھی؟ ایک وحید شاہ کیسا تھا آبادی واپس آگئی down settle ہو گئی۔ بولان کا ایک بیتار ہے تھے بولان میں کیا حالت تھی دن کو دس اغوا ہوتے تھے۔ واقعی ہمارے اس اسمبلی دو ممبر بھی اغوا ہوئے اس میں۔ لیکن آج وہ بولان میں کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ وہی اس وجہ سے کچھ ہم لوگوں کو ترتیب بنانی ہو گی۔ اور یہ ہم حکومت کو خود serious step definitely اٹھانا پڑیا۔ اس تمام عمل میں جو ہماری حکومت ہے صوبائی ہم کو اپنے طرف بھی دیکھنا ہو گا کہ ہمارے جو up line ہے وہ صحیح ہے؟ ہم نے جو جو آدمی posts کئے میں تو سب سے پہلے کہتا ہوں میرا volunteer ہے ڈوب کی DC کر رخصت کرنا ہوا ہو یا SP کو رخصت کرنا ہو دوسروں کو رخصت کرنا ہو کل کرنا ہو آج کر دو۔ ہماری طرف سے یہ پیش کیا ہے۔ لیکن کم از کم ایسے آدمی وہاں post کیتے جائے جہاں وہ کچھ کارکردگی کر سکیں۔ اور آپ کے intelligence ایجننسیوں کے جو کو capacity ہے اُس سے ہم کو فائدہ اٹھانا چاہیے نہ کہ اس کے negative میں ہم انسان لیں۔ اُس سے ہم فائدہ اٹھائیں کہ خدا کیلئے بس چھوڑے ان لوگوں کی چوروں کی سر پرستی چھوڑ کر کے معاملات کو سدھا رو۔ یہ ہمارے ہاتھ سے یہم کل رہا ہے اور یہ ملک کیلئے نقصانہ ہے میں تو کہتا ہوں پہلے امریکہ کہ نظر ہے کہی پیک نہ ہو اس کا interest اسی میں ہے افغانستان میں جو ہو رہا ہے اس کا معاملہ اسی میں ہے افغانستان میں جو ہو رہا ہے اس کا معاملہ اسی میں ہے پھر تیس سال اس ملک میں ایران میں آپ raw کا آفسیر ایران سے آتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ ان لوگوں کی اس کے ساتھ کوئی ہاتھ ہو گی؟ لیکن definitely جو ادھر بیٹھے ہیں ان کو یہ اپنی کارروائی تو وہ کر رہی ہے۔ گورنمنٹ کی چاہیے ان کے ساتھ مرضی ہو یہ اس دن میں نے فورم پر بھی بولا کہ ہم کوئی reservations نہیں ہے جتنے ہمارے قریب آتے ہیں ہمارے اندر تحریک کاری اتنی بڑھا دیتے ہیں۔ اور جب اس طرف سے بھی ہم اتنا خطرہ دیکھ رہے ہیں اور اندر اپنے حالات بھی ہم درست نہیں کرتے ہیں تو یہی ہو گا کہ آج سردار صاحب کا بیٹھا اٹھا ہوا ہے میں تو والد کہ اس سے کم سمجھتا ہوں کہ میرا اپنا بیٹھا ہوا ہے۔ کل دوسرے کو اٹھا ہیگا پرسوں تیرے کو اٹھائے گا۔ اور آج جو باتیں ہوئی سب سے سامنے ہیں میں ان باتوں کا repeat نہیں کروں گا جو ہو چکے ہیں لیکن we the Government is to be serious on it۔ اگر ہم serious اس پر ہو گئے اور ہم لوگوں نے اس کے اوپر serious کام شروع کر دیا سب کو confidence میں لیا اور ان کی بھی مدد میں نے کہا کہ ہمارے پولیس کا capacity نہیں ہے spying agencies کا کوئی ترتیب ہی نہیں رہ گیا ہے آج نہیں ہے یہ وقت سے

- اُس میں ہم کو ان تمام اداروں کی مدد بھی چاہیے ہوگی۔ اُن کو بھی میں نے سمجھایا کہ بابا ہر بالکل کو تم لوگوں نے کارڈ دیا ہوا ہے جو جا کر کے اسی کارڈ blackmailing کرتے ہیں خدا را چھوڑ دو ان پاگلوں سے تھماری پاکستان نہیں بچے گا اگر پاکستان ان سے بچنا تھا تو اس ملک کو اللہ ہی حافظ ہے۔ تھوڑا یہ آچھے لوگوں کو اپنے قریب رکھ لوتا کہ آپ کے حالات بہتر ہو سکے۔ یہی میرے تجاویز تھی کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم گورنمنٹ بیٹھ کر کے اس کو دوبارہ ایک وہ عمل دہرائے جو اس سے پہلے ہم دہرا کر کے ایک حالات صحیح کر سکیں۔ آج دوبارہ جب یہ شروع ہو گیا تو اس کو دیکھنا پڑیا اس stage پر شاید تھوڑے efforts تھے ہمارے معاملاتات control میں آجائے۔ لیکن ہر مہینے اس کے حالات مزید خراب ہوتے جائیں گے۔ اس تو انہی سے کنٹرول ہم لوگوں نے کرنا ہو گا اول serious یعنی ہو گا جب تک ہم لوگوں نے وہ steps اٹھانے ہوں گے field میں بھی Ground میں۔ بھی کوئی شہر میں بھی جب تک ہم لوگوں نے وہ steps نہیں اٹھائے یہ ورنہ دنیا ساری ہماری دشمن بیٹھی ہوئی ہے ہر حالات خراب کر رہے ہیں پسیے دے کر کے لوگ مردار ہے ہیں پسیے دیکر کے لوگوں کو انواع کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کی اپنی اگر کوئی capacity کی حالت یہ پہنچ گئی ہے کہ ہم خود کچھ نہیں کر سکتے ہیں تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ پھر تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ لوگ ہمارے اوپر اعتماد کریں گے۔ آج لوگوں کا اعتماد ہے سرکار سے اٹھ رہا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ آج میرا سرکار ہے یہ تو جو بھی سرکار ہے ہر جگہ آج کل کراچی میں آرمی کس وجہ پر popular ہوئی اور کچھ وجہ نہیں ہے وہاں آمن انہوں نے بہتر کیا ہے۔ بحال تو میں نہیں کہہ سکتا ہوں لیکن بہتر کیا ہے چلو۔ کچھ percentage بہتر کیا ہے۔ اگر ہم لوگوں نے لوگوں کو یہاں آمن نہیں دے سکیں چاہیے جتنے بھی ہم ان کیلئے روڑ اور پل بنالیں چاہیے جتنے بھی بھلی گاوں کو دیدیں اس وقت تک جس کا گھر محفوظ نہیں ہو گا وہ روڑ اور بھلی سے کیا خوش ہو گا۔ تو ہم کو سب سے پہلے اپنے law and order پر توجہ دینا ہو گا آج کی یہ میٹنگ اسی لئے بلائی تھی۔ اور ہمیشہ حکومت وہ لاتی ہے یہ نہیں ہے کہ آج کی بات ہے کہ لائی یہ ہمیشہ law and order پر ہم discussion رکھتے ہیں گورنمنٹ رکھواتے ہیں پچھلے وقت ڈاکٹر مالک کی حکومت میں اس دن زیارت وال صاحب نے ایجوکیشن میں بحث رکھوادیا دو دن۔ ٹھیک ہے بابا جو اس میں خرابی ہے وہ بتا دو تجویزیں بھی دو اچھے یہ کوئی اس طرح negative ہے نہ کسی کے اوپر عدم اعتماد ہے جو ہم کر رہے ہیں کہ ہم آج اسمبلی میں جو یہ discuss کر رہے ہیں تاکہ ہمارے لوگوں تک بھی ایک آواز پہنچی کہ کم سے کم جو حکومت ہے کہ زبانی حد تک تو فکر ہے اگر پریکیٹکل ہمارے لئے نہیں کر پا رہی ہے لیکن انہی چیزوں کو آج جو تجاویز آئی ہے میرے خیال اسکو note کر کے ہم گورنمنٹ کو خوبی serious بیٹھ کر کے تمام چیزوں کو یکجا کر کے کوئی اتنی بھی ہاتھ سے نکلی

ہوئی بات نہیں اتنی شکل بات نہیں کہ ہم کنٹرول نہ کر سکیں
—thank you very much.

میدم اپسیکر:- ٹھیک ہے۔ یا سیمن اپڑی صاحبہ۔

یا سیمن اپڑی:- شکر یہ میدم اپسیکر! سب سے پہلے آج اجلاس جو requisite کیا گیا ہے سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب کے بیٹھے اسرتین کے انواع کے حوالے سے میں اُس کی پر زور نہ ملت کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت اس مشکل کی گھڑی میں تمام بلوچستان کے عوام اور جتنے بھی یہاں پر پارلیمنٹ میں معزز حضرات بیٹھے ہوئے ہیں، ہم سب سردار صاحب کی پریشانی میں برابر کے شریک ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ، خواتین و حضرات جو ہیں وہ اس دکھ میں شریک ہیں۔ یہاں پر میدم اپسیکر! میرے خیال میں مختلف حوالوں سے ہمارے جو مہر زار اکیں ہیں انہوں نے point of view رکھا، میرا بھی بالکل ان سے مختلف نقطہ نظر نہیں ہے لیکن اس میں ہمیں صرف یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم event to event چیزوں کو نہ دیکھے آج اگر ایک حادثہ ہوا ہے، ہم سب اُس پر جو ہے وہ پریشان ہیں اور سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں، بالکل کوئی دوسرا واقعہ ہو گا پھر ہم سب پریشان ہوں گے پھر یہ تسلسل جو ہے مطلب اسی طرح سے اگر جاری و ساری رہے گا تو میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح جو ہے پھر conduct کرنا اجلاس Meeting کرنا ہے اس کا کوئی جو ہے موضوعیت یا مطلب فائدہ اس کا ہمیں نظر نہیں آتا۔ آپ کو اپسیکر صاحبہ! بخوبی علم ہے کہ جیسے ہی ہماری حکومت آئی سب سے بڑا چیلنج ہماری حکومت کے سامنے آمن و امان کی صورتحال کو بہتر کرنا تھا، یہاں پر لگائیں اسے رات ہے جیسے جنگل کا قانون ہے کوئی بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا تھا چاہیے یہ کہ ایک تو بلوچستان کا جو issue insurgency کا وہ اپنے حوالے سے کافی عرصے سے چل رہا ہے وہ ایک factor ہے لیکن اُس کے علاوہ جو دوسرے عناصر تھے انواع تھے، قومی شاہرہ غیر محفوظ اور جو street crimes ہے جو ہے وہ اتنی زیادہ تعداد میں اور ان کی ratio میں اضافہ ہو ہے میرے خیال میں وہ اُس کو ہم نے بہت کم وقت میں control کیا لیکن یہ ہے کہ جب کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ ابھی ہمارے ہی دور میں بالکل وہ reverse gear وہ لگتا جا رہا ہے یہ میرے خیال میں ایک لمحہ فکر یہ ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہم نے جو efforts کئے ہیں ان efforts کو ہم sustain کر سکیں ہیں اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ مطلب کس level میں ہماری coordination ہے وہ lack کر گئی ہے، اور اُس کے کیا محرکات ہیں وجوہات کیا ہے لیکن یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس بیچ میں کافی ایک brake لگ گیا جو کہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ دوسری طرف جو ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے یہاں پر اگر ہم اپنے ملک کی بات کریں ایک دن مجھے smell محسوس ہوئی جو کہ آج سے

نہیں محسوس ہو رہی ہے جب سے ہم اسمبلی میں آئیں میں یا ہم اسمبلی سے باہر تھے وہ mistrust کی نفڑاء مطلب جو اگر ہم یہاں پر سمجھتے ہیں کہ state institutions کی ذمہ داری ہے law enforcement agencies کی ذمہ داری ہے کہ وہ آمن و آمان شہریوں کو فراہم کریں لیکن اگر جو ہے وہ پیک کا عوام کا اعتماد اپنے ہی Question state institutions کے اوپر agencies کے طور پر ہو میں سمجھتی ہوں کہ اگر جو ہے وہ جو تحفظ فراہم کرنے والے ادارے ہیں ان کو اگر ہم actor کے طور پر جو ہے وہ یہاں پر سمجھتے ہیں محسوس کرتے ہیں یہ کسی بھی state کے لئے ایک good sign نہیں ہوتا، بہت ہیں بڑا میرے خیال میں پریشانی والی بات ہے کہ ہم ان کو وہ actor کے طور پر اگر سمجھتے ہیں یا اتنا level mistrust کا بڑھ گیا ہے۔ ایک تو ہمیں آن لائن پروپر سوچنے کی ضرورت ہے کہ یہ آخر کیوں ہوا اور اگر اب بھی ہو رہا ہے اس کو ہم overcomes کیوں نہیں کر سکتے ہیں؟ coordination کا جائز اس کو ہم کیوں بڑھاسکتے ہیں؟ یا ایک دوسرے پر جو ہے وہ اعتماد اب تک جو بحال کیوں نہیں ہو سکا ہے؟ میدم اپنے ایک ایسے سمجھتی ہوں کہ ہم کہتے ہیں کہ پاکستان جو ہے وہ ایک welfare state ہے لیکن اگر ہم اپنی حرکات و سکنات ہم اپنے strategy کو دیکھ لیں، مجھے یہ ظن نہیں آتا کہ ہم welfare state کی طرح کی جو ہے وہ کرتے ہیں یا کام کرتے ہیں، لگتا ہے ایسے ہے جیسے ہے security state کے مختلف ممالک کے کبھی امریکہ کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں کبھی russia کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں کبھی چانسے کو جو ہے مطلب اس کے مفادات کا تحفظ کر رہے ہوتے ہم نہیں سمجھتے کہ ہم خود کہ stand کرتے ہیں۔ ہمارے اپنے مفادات جو ہیں وہ کیا ہیں؟ ان چیزوں پر ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے اور یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا ہم welfare state ہے، security state ہے، اگر welfare state ہے تو پھر ہم بھول جائیں کہ یہ جو مسائل ہیں یہ مسائل کم ختم کر سکتے ہیں یہ مسائل مشکلات جو ہیں وہ proxy war جو ہے وہ ہم نے اگر اپنے گلے سے لگایا ہے تو یہ ہمارے گلے کا پھندہ ہے یہ کبھی ہم سے ہٹے گا نہیں اگر دوسروں کی جنگ میں اپنے آپ کو involve کرتے ہیں تو یہ بھول جائیں کہ ہم جو کبھی آمن اور شانتی سے رہیں گے۔ تو میرے خیال میں ایک تو ہمیں یہ decide کرنے کی ضرورت ہے ویلفیر ٹرست کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کریں وہ تو ہمارے لوگوں سے کوسوں دور ہے فلاں و بہبود اسی لئے تو یہ حال ہے اگر ہم جس سر زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں بلوچستان کی سر زمین بہت ہی strategic

importance کرنے والی سرزی میں ہے یہاں پر یروں جو طاقتیں ہیں اُن کی نظرگی ہوئی ہے، ہم اگر اس جیسے important جو سرزی میں ہے اس کا protect ہی نہیں کر رہے پھر ہم کہتے ہیں Raw agent کا پکڑا گیا چھر ہم کہتے ہیں یہ وہ ملک کی سازش ہے، یہ وہ ملک سازشیں ہو گئی وہ کیسے نہیں ہو گئی؟ یہاں پر آگر آپ کو اپنی صلاحیت اور قابلیت دکھانی ہے تو وہ یہ ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو کیسے control کریں۔ اسپیکر صاحبہ! یہاں پر دو چیزیں ہیں داخلہ پالیسی اور خارجہ پالیسی، یہاں پر میرے خیال میں مختلف حوالوں سے ہم بات کرتے ہیں اگر داغلہ پالیسی اُس میں کیا چیزیں ہیں مجھے نہیں سمجھا آتا being ایک ادنی کا رکن کے داغلہ پالیسی ہیں ہم اُس میں کن چیزوں کو address کر رہے ہوتے ہیں؟ آیا ہماری داخلہ پالیسی یہ ہے کہ سندھ کے اندر جو ہے وہ مہاجریوں اور سندھیوں کو لڑاوا؟ یا بلوچستان کے اندر جو کبھی بلوچوں اور پشتونوں کو لڑاوا کبھی جو ہے وہ یہاں ہزاروں کو اور بلوچوں کو لڑاوا یا یا خبر پختونخواہ میں دہشت گردی اور مذہب کے نام پر لوگوں کو استعمال کرو اور ان کو دہشتگرد بناؤ، کیا ہم کر رہے ہیں میڈم اسپیکر؟ میرے خیال میں ہماری پالیسی کے اندر ہے ہی fault ہے ہمیں پہلے اس کو درست کرنے کی ضرورت ہے اس fault کو اس جو ایک نکالنے کی ضرورت ہے جو کہ ہم اپنے ہی لوگوں کے لیے اسپیکر صاحبہ! ہم بڑے فخر سے جو ہے وہ قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کی picture لگاتے ہیں وہ ہمارے ملک کے بانی ہیں لیکن اُن کے ہی کہہ ہوئے جو قراردادوں ہیں اُن کبھی کہہ ہوئے باتوں پر عمل نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا تھا کہ کثیر القومی ریاست ہے پاکستان اور ہمیں جو ہے وہ پاکستان کو ایک national state کی طرف لے جانا ہے تو کہاں گیا وہ state， کب جو ہے ہم نے لوگوں کو برابری کے حقوق دیئے؟ ہم کہتے ہیں بزرگ طاقت کہتے ہیں بزرگ شمشیر کہتے ہیں کہ ہم جو ایک قوم ہے، بھائی ہم ایک قوم ایک umbrella کے تحت ہیں لیکن آپ کو اس حقیقت سے بھی deny نہیں کرنا کہ یہاں پر پاکستان کے اندر کثیر القومی ایک ریاست ہے اور مختلف قویں میں آباد ہیں۔ تمام اقوام کی جو اپنی History ہے آپنے اُن کے culture ہیں اپنی اُن کی stance ہے ہمیں اُن کو جو ہے وہ سامنے رکھتے ہوئے equality کی بنیاد پر ہم لوگوں کو آگے لے کر جانا ہے، ماردھاڑ بزرگ شمشیر ہم کچھ عرصے کے لیے لحاظی طور پر کسی چیز کو کنٹرول کر سکتے ہیں لیکن اُس کے اندر جو شور جنم لیتی ہے اُس کے اندر جو انتقام کا جذبہ جنم لیتا ہے اُس کو جو ہے دنیا کی کوئی بھی طاقت کوئی ہتھیار کوئی اوزار کنٹرول نہیں کر سکتا ہے میڈم اسپیکر! میرے خیال میں اس حقیقت کو ہم جانتے ہیں لیکن جانتے ہوئے جان بوجھ کے مجھے نہیں پہنچ کہ جس strategy پر جو ہے وہ آج سے کافی عرصہ قبل ہم گا مزن تھے ابھی بھی وہی strategy ہے ابھی اُس میں کوئی بھی تبدیلی ہمیں نظر نہیں آ رہی ہے۔ میڈم اسپیکر! میں سمجھتی

ہوں کہ سب سے پہلے ہم Nation کے Characteristic lines کے ضرورت ہے اسی lines پر ہمیں اپنے ملک کے لوگوں کو جو ہے وہ متفق اتحاد اور اتفاق کی طرف لے جانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد پھر ہم اپنے داخلہ پالیسی اور خارجہ پالیسی میڈم اسپیکر! اگر میں کسی کے گھر میں جو ہے وہ جا کے بلا وجہ دخل اندازی کرو گی اور میں یہ کہوں کہ وہ میرے گھر میں جو مداخلت نہ کریں یہ ہونہیں سکتا۔ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بھتی، اسکے لیے ہمیں two way traffic والا اصولوں پر سوچنا چاہیے کہ ہم اگر جو ہمارے ہمسایہ مالک ہیں وہاں پر اگر ہم عمل دخل نہ دے تو پھر کہیں گے کہ مطلب ہم ان کو جو ہے یہ کبھی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہماری سر زمین کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کریں۔ میڈم اسپیکر! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں جو ہے وہ خارجہ اور داخلہ پالیسی کو review کرنے کی ضرورت ہے اس کے اندر جو Political segments ہیں انکو کو segments involve کرنے کی ضرورت ہے اس کا جو structure formation کا ہے اس کو ہماری داخلہ پالیسی آیا اس میں جو ہے political element ہے وہ ہم ان لوگوں کو جو شامل کر رہے ہیں؟ ان کے views میں incorporated ہیں؟ یا نہیں ہیں؟ اس کو ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ تب میں سمجھتی ہوں کہ ہم اپنے لوگوں کو سکون کا اور سک کا سانس دے سکیں گے اور دوسرا بات یہ کہ میں میڈم اسپیکر! میں کافی عرصے سے feel بھی کر رہی تھی میں یہاں پر سوچ رہی تھی کہ آیا اس جگہ پر میں اپنی feeling کو بتاؤ یا نہ بتاؤ، بس mistrust کا level ہے اس کو اتنی زیادہ ہے آپ یقین کریں میڈم اسپیکر! ہماری FC no doubt ہے اس پر جو خدمت انجام دے رہی ہے جو ان کی قربانیاں ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپنے نہیں ہے لیکن آپ یقین کریں کہ اتنا عدم اعتماد ہے کہ جب FC کا contract ختم ہونے کے قریب جاتا ہے اُس وقت اگر حداثاتی طور پر جب حالات خراب ہوتے ہیں تو لوگ اس کو link کرتے ہیں کہ بھائی ابھی جو Contract ختم ہوا ہے اس renew کرنے کے لئے حالات خراب کئے جا رہے ہیں تاکہ مطلب ہمیں ان کی خدمات یہاں پر چاہے ہو اور ہم ان سے انکار نہ کریں تو اگر ہم اپنے state institutions پر اتنا اعتماد نہیں کرتے تو ہم کیا مطلب کیسے ہم اس ملک کو بچائیں گے؟ کیسے بھائی چار گی کو فروغ نہ دیں گے اور کیسے ہم ان محکمات سے اور ہم اپنے بچوں کو تحفظ دے سکیں گے؟ میڈم اسپیکر! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری enforcement agencies law ہے اسی ہماری جو ہے state institutions ہیں میں سمجھتی ہوں اگر FC ہے وہ institutions federal subject ہے

domain میں ہے لیکن اگر وہ یہاں پر surf کر رہا ہے ہماری سر زمین میں ہے تو پھر یہ ہے کہ مطلب جواب دے ہونا چاہیے ہمارے جو اس صوبے کے اندر جو structure ہے اُس کے اندر کو خشم ہونا چاہیے اور جو Home Minister ہے مطلب جواب دہی کا سلسلہ جو وہ اُنہی کے ہاتھ میں ہوتا ہم سمجھتے اور دوسرا یہ کہ جو اعتماد اور coordination کی فضاء ہے اگر ہم ان چیزوں سے پچنا چاہتے ہیں تو میدم اپسیکر! خدارا یہ میں بھول جاؤ اگر میں کہوں کہ میں اپنے بچوں کے لئے جو ہے آسائش ڈھونڈوں گی میں اپنے بچوں کو یہ وہ ملک بھجواؤں گی باقی جو پاکستان کے بچے جائے XXXX (بجمک میدم اپسیکر! XXXX) کا لفظ حذف کر دیا گیا)۔ میں اُن پر گولہ باری جو ہوتی ہے وہ اگر جو بندوق کا نشانہ بنتے ہیں وہ اگر ان غواہ برائے تاوان میں، لیکن یہ ہے کہ مطلب میرے بچے کب تک باہر ہیں گے؟ آخ را نہوں نے اس سر زمین پر آنا ہے۔ میں اگر آج اُن کے لئے جو بہتر آسائش ڈھونڈوں گی کل کو، جن لوگوں کو میں نے محروم رکھا ہوا ہے اُنہی کے ہاتھوں میرے بچے victimize ہوں گے۔ میدم اپسیکر! ان چیزوں کو میرے خیال میں گھرائی سے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جو چیزیں ہم اپنے لئے سوچیں وہ خدارا دوسروں کے بچوں کے لئے سوچیں۔ آج اگر جو اسدخان ترین ہے یا دوسرے ہمارے victimizer جو ہمارے بچے ہیں نوجوان ہیں آپ اپنے بچوں کے جگہ پر جب سوچیں گے تب پھر آپ کو feel ہو گا آپ کے اندر جو ہے وہ انسانیت کا احساس ہو گا چاہے جو بھی اُم میں حرکات ہیں جو بھی اس میں involve ہیں تب میرے خیال میں ہم بہت ہی honesty سے اپنے Jobs کو اپنے کام کو کرنے کے اہل ہو نگے۔ اگر ہم دوسرے کے بچے کو دوسرے کا بچہ اور اپنے بچے کو سینے سے لگائیں گے تب ہم اس ملک کے لئے ہم یہاں کے نوجوانوں کے لئے ہم یہاں کے عوام کے لئے کوئی بھی کام نہیں کر سکیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں جو ہے وہ dynamics کو سمجھنے کی ضرورت ہے ہمیں پالیسی وضع کرنے کی ضرورت ہے جس میں بھائی چاری ہو جس میں equality ہو، جس میں ہم محرومی اور مخلوقیوں کا ازالہ کر سکے rather than کے اپنے غلط strategy کی وجہ سے ہم جو ہے وہ دن بدن اگر بہت زیادہ عدم اعتماد کی طرف جائیں گے ہم جو ایک دوسرے سے بہت زیادہ فاصلے پر ہو نگے isolation پر ہو نگے میں آپ کو غير سمجھو گی آپ مجھے غیر سمجھیں گے تو پھر جو میرے خیال میں اس ملک کو نہیں بچا سکیں گے even though تو ضرورت میرے خیال میں اس بات کی ہے کہ Home Secretary no doubt ہے ابھی انسان ہیں اپنا کام کریں لیکن اسکیلے تھا کوئی بھی کام نہیں کر سکیں گے جب تک کہ ہماری دوسرے parliamentarian agencies ہیں ہے

اور ساتھ ہی ساتھ میں بحث ہوں کہ آج کے اس sensitive دور میں ہمیں جو ہے وہ عوام کو گھبھا کرنے کی ضرورت ہے۔ آمن کمیٹیوں کی طرف ہمیں جانا چاہیے، ہمیں اپنے Law enforcement Agencies کو train کرنا چاہیے اور ایک ایسا coordination mechanism کے لیے کہ جس میں یہ ہے کہ ہر ایجنسی جو صرف اپنے اپنے اس میں الگ مسجد جو دو inch کی مسجد بنانے کا مذکور رکھیں ایک میرے خیال central point ہو جہاں پر وہ جواب دہ ہوں تب ہم اجتماعی مسائل کو حل کر سکیں گے۔ thank you so much

میڈم اسپیکر:- XXX کا لفظ حذف کیا جائے۔ غیر پالیمانی لفظ ہے۔ اور میں سردار سے request کروں گی کہ وہاں پتی تقریروں کو خطر بھی رکھیں اور اس میں جو ہے تجویز اگر دیں تو زیادہ اچھی بات ہے۔ عبید اللہ بابت صاحب۔ عبید اللہ بابت صاحب انہوں نے بہت پہلے اپنی۔ پھر ابھی اس کے بعد اظہار صاحب آپ کو دونگی۔ انہوں نے بہت پہلے ریکوئیسٹ دی ہوئی تھی۔ جی بابت صاحب۔

☆ بحکم میڈم اسپیکر کے حکم کی مطابق حذف شدہ الفاظ XXXXXXXX ☆

Ubaidullah Jan Babit (وزیر محکمہ حیوانات و جنگلی حیات) :- محترمہ اسپیکر صاحب! یہ اسد تین کا جو واقع ہوا ہے سردار مصطفیٰ خان کے صاحبزادے کا۔ واقعتاً یہ انہائی ایک افسوس ناک واقع ہیں سردار صاحب کو تو یہ ہم سے زیادہ دُکھ یہ ہے۔ کہ اس کا جوان سال بیٹا تھا حقیقت ہے وہ حادثات ہوتے ہیں مگر یہ ایسا واقع ہے کہ اس میں اگر ہم دیکھیں تو ابھی وہ جو ہے ان غواہ ہوا ہے تو سردار صاحب جو ہیں ان کا خاندان ان کے گھروالے اسد کی والدہ یہ سب اس عذاب میں متلا ہیں کہ بھائی ابھی آگے ہو گا کیا؟ یہ بھی نہیں ہے کہ بھائی یہ جو ان غواہ کا رہے یہ جو لوگ ہیں یہ تو ظالم ہیں ان کا نہ کوئی دین ہے نہ کوئی مذہب ہے۔ اگر وہ انسان ہوتے تو انسان کو ان غواہ کیسا کرتے؟ اصل میں یہ جو ہیں یہ انسان ہے نہیں یہ حیوان ہیں۔ ہمیں ان کو انسان نہیں کہنا چاہیں مثلاً میرا تو یہ نظر یہ ہیں کہ یہ جو ظالم ہیں دنیا میں۔ جو بھی ظالم ہے جو بھی کسی کے حق پر کسی کو ان غواہ کرتا ہے کسی کو مرتا ہے یہ تمام جو انسانیت سوز واقعات ہیں اگر ہم اس کا Data collect کریں تو میرے خیال میں ہمارا ملک جو ہیں اس میں بہت آگے اگر نہیں ہے تو پیچھے بھی نہیں ہے۔ مثلاً یہ دنیا میں ہر جگہ جو ہے حالات ایسے آتے ہیں کہ بھائی کہاں پر Protest ہوتا ہے دوسرا مگر یہ جو ہمارے ملک میں 40-30 سال سے یہ عذاب ہیں یہ جو ہوا ہے مثلاً یہاں پر لوگ کہتے ہیں ابھی تو ہم نے یہاں سچ بولنا ہوگا۔ اگر ہم اس جھوٹ پر قناعت کریں کہ بھائی نہیں ہم نے سچ نہیں بولنا ہے تو یہ واقعات تو

سارے ہمارے سامنے گزرے ہیں، ہم نے سب چیزیں اپنے آنکھوں کے سامنے دیکھا ہیں کہ مثلاً جب افغانستان میں انقلاب ہوا، انقلاب وہاں کے لوگوں نے جمہوری طریقے سے اپنا نئیں کہ انقلاب کیا۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ پہلے دن سے افغانستان میں انہوں نے مداخلت شروع کی۔ یہاں پر آپ سب کو معلوم ہے کہ پہلے دن سے افغانستان میں انہوں نے مداخلت شروع کیا یہاں پر آپ سب کو معلوم ہے کہ یہاں پر یہاں سے چھڑائی ہوئی یہاں سے لوگوں کو لایا یہاں سے کیمپس بسائی گئی یہاں سے یہ جو پہلے تھا ابھی یہ تو ابھی آج ہم لوگ نہیں دیکھ رہے ہیں آپ سب کو معلوم ہے کہ یہاں پر **box** کر کتے تھے کہ جہادی سہیل اللہ۔ یہ تو ہم نے نہیں رکھیں تھے یہ ہر جگہ ہر شہر میں ہر ہوٹ میں ہر جگہ پر یہ پھر بر سے گے۔ تو یہ واقعات ہوتے رہے کہاں یہ مت کرو۔ دوسرے کے گھر پر پھر نہیں مارو، کل ہمارے پر یہ پھر بر سے گے۔ تو یہ واقعات ہوتے رہے ہوتے رہے 40 سال سے یہاں پر حالت یہ ہیں کہ ہم لوگ ابھی حیران ہے کہ کیا کریں کہ بھائی یہ جو زندگی ہم نے اپنی زندگی ترقی کرنی ہے۔ ہم نے یہاں روڈ بنانے ہیں ابھی اگر ہم جاتے تو لوگ بولتا ہے ہمیں امن دو۔ امن تو ایسا چیز نہیں۔ کیوں ہم امن دے دیں معنی امن کو ہونا چاہیں انسانیت ہونا چاہیں۔ یہاں پر انسانی حقدار کو اجاگر کرنا چاہیں مگر آج جو ملک میں ہو رہا ہے اور بالخصوص ہمارے صوبے میں ہو رہا ہے یہ انتہائی زیادتی ہیں۔ ابھی اگر ہم دیکھیں آپ سب کو معلوم ہے کہ یہاں پر لوگ انخواہ ہوئے با قاعدہ طور پر وہ کہتے تھے گاڑی جس چھین سے گزرتی تھی کہ مہماں آ رہا ہے۔ یہ تو ایسے نہیں ہے کہ ڈکی چھپی باتیں ہیں میرے ساتھ ہو اے ہے ذاتی طور پر میرا ساتھ میرے بھائی کیسا تھا ہوا ہے میرے لوار الائی کے پانچ لوگوں کے ساتھ ہوا ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ ان کو کیسے رکھا گیا ان کو کیسے پہلے ٹیلی فون کیسے آیا پھر یہ کیسے گئے یہاں پر لوگ ابھی کہتے ہیں کہ بس یہ فلاں خارجی قوت ہیں بھائی یہ تو ہمارے اپنے عزیز تھے چور، ڈاکوں کا نہ کوئی قبیلہ ہیں اس کا نہ کوئی قوم ہیں اس کا نہ کوئی مذہب ہیں نہ اس کا کوئی بارڈر ہیں۔ وہ جو ہیں اپنا کام نکالتا ہیں تو اس اس طرح کتنے واقعات ہوئے ہیں مثلاً روزانہ۔ ابھی ہمارے یہ Democratic حکومت آئی ہیں آپ سب کو معلوم ہے کہ ہمارے جو ڈاکٹر عبدالمالک وزیر اعلیٰ تھے۔ اس وقت میں ہمارے تمام Highways حال ہو گئے۔ تمام ہمارے روڈ مثلاً یہاں سے کراچی تک آپ جاتے تھے یہاں سے آپ جیکب آباد تک جاتے تھے یہاں سے آپ ڈی جی خان جاتے تھے یہاں سے آپ ڈیرہ اسماعیل خان جاتے تھے یہاں سے آپ چمن جاتے تھے نہ کوئی رکاوٹ تھا نہ کچھ تھا مگر یہ سارے بات۔ ابھی پتی نہیں کہ اس کو کیا نظر لگ گیا۔ ایجنسیاں، فورسز ہمارے آنکھیں ہیں ہمارے دماغ ہیں ہمارے کان ہیں مگر اصل میں دیکھو یہ اب یہ مسئلہ ایسا سادہ نہیں ہیں ابھی بھی آج سے۔ ابھی الیکشن پڑتے

نہیں دوسال بعد ہے بولتا ہے کہ ہم فلانے کو جیتوائیں گا ابھی سے کہہ رہے ہیں ابھی سے یہ کہہ رہے ہیں کہ بھائی فلاناں سیٹ فلانے کا ہیں فلاناں فلانے کا۔ وہ دوسرا کہتا ہے کہ نہیں نہیں نہیں کہ یہ بابت کو میں نے منتخب کیا ہے۔ کمال ہے آپ نے مجھے منتخب کیا ادھر سے ایک صحافی بولتا ہے ٹیلی ویژن پر بیٹھ کر کہ بھائی یہ فلاناں کو میں نے جیتوایا۔ ہم نے کس حالت میں ایکشن جیتا ہے؟ ہم یہاں کے منتخب نمائندے ہیں ہم نے یہ اسمبلی یہ قربانی۔ آج لوگ بولتے ہیں نہیں نہیں اُس کو نہیں بولو وہ پشتومیں مثال ہے (مورا وزوئی تا والیں چی رشتیاب وائے)۔ سچ بولو ماں نے بیٹے کو کہا ہے کہ آپ نے جھوٹ نہیں بولنا ہے۔ اُس نے بولا ٹھیک ہے دوسرا دن جو ماں کا حالت دیکھا تو اس نے سچ بولا۔ تو اس نے کہا بیٹے نے کہا کہ ماں یہ حالت ہے اُس نے ادھر مارا۔ آئی جی صاحب تو ہمارے اپنے ہیں وہ نہیں مارتے ہیں وہ دوسرے تو مارتے ہیں نا؟ یہ ہے کمشنر صاحب ہے یہ خود بیٹھے ہیں میں رات کو سارا رات اس cousin تھا کہ بھائی تھا کہ پچاڑاد بھائی تھا وہ اغوا ہوا تھا میں نے خود۔ مجھے اس تکلیف میں تھا میں اس عذاب میں تھا کیونکہ میں نے دیکھا تھا کہ اس کا کتنا وہ اثر ہوتا ہے اغوا کا۔ سردار صاحب آپ سردار صاحب کے دل سے پوچھو۔ وہ ہم لوگ کا کڑی میں کہتے ہیں نا۔ ہم کسی کے فاتح پر جاتا ہے اس کا باپ مرا ہوتا ہے ہم لوگ جو جاتے ہیں وہ گھروالا کہتا ہے کہ بابت کا بھی باپ مرا ہے میرا باپ نہیں مرا ہے میں رسی آیا ہوں۔ ابھی جو سردار صاحب کی حالت ہیں یا سردار صاحب کی خاندان کی حالت ہیں یقیناً ہم اس کے برابر کے شریک ہیں مگر جو پوزیشن اس کی ہیں جو حالت اس کی ہیں جو حالت اسد کی ماں کی ہیں تو یہ جو ہیں ہم لوگوں کو سچ بولنا ہوگا۔ باقاعدہ طور پر آج میں اپوزیشن کو بھی اس مسئلے پر ہمارا ساتھ دینے پر انہوں نے خود بھی یہاں بردباری کا مظاہرہ کیا کہ بھائی ہم اس مسئلے پر سب ایک ہیں۔ یہ ہمارے لیے بہت آج ایک فائدے کا بات ہیں کہ ہم سب اکھٹے ہیں۔ مسئلہ یہ ہیں کہ اگر یہ جو ہمارے لوگ ہیں یا یہ نہیں ہیں کہ بھائی ابھی انہوں نے بس خیر خیریت۔ ہمارے اپنے فورس ہیں ہمارے اپنی لیویز ہیں۔ ابھی خدا راء آج ہمارا صوبہ کا جو ہیں ذمہ دار آفرینشیں آیا ہیں کیوں نہیں آیا؟ آپ کیوں نہیں بیٹھے؟ یہ مسئلہ آپ کا نہیں ہیں ادھر چھوٹی سی file بغیر اُس کے نہیں ہوتی ہیں۔ ہر file پر Speak کیوں چیز آگے بڑھنے نہیں دیتا ہیں۔ آج جو اتنا بڑا مسئلہ ہیں یہاں سارے لوگ آج ابھی پتے نہیں کہ اجلاس بارہ بجے تک چلتا ہے 11 بجے تک چلتا ہے مگر یہ احساس نہیں وہ بولتا ہے یہ وہ اسرا نیل ہیں کہ نہیں ہیں اسرا نیل جو بولتا ہے دوسرے لوگوں کو بولتا ہے چو ہے، مکوڑے یہ جو ہیں دوسرے کو۔ یہ سہونیت جس کو کہتے ہیں سہونیت معنی اپنے آپ کو بادشاہ سمجھو۔ دوسروں کو اکیر ہمیں اکیر نہیں سمجھو، اور جو بھی اس غلط فہمی میں ہیں۔ دیکھو ہم لوگ کارکن لوگ ہیں سارا زندگی۔ ایک دن کوئی نہیں ثابت کر

سکتا ہے کہ بابت نے ایک دن نوکری کیا ہیں۔ ایک سینڈ کے لیے کوئی ثابت نہیں کر سکتا ہے کہ میں نے ملازمت کیا ہے میں نے دوسرا کام کیا ہے میں نے صرف اور صرف یہ سیاست کیا ہے اور سیاست Active سیاست کیا ہے آج اگر کسی کا یہ خیال ہے کہ نہیں ہم اس طریقے سے اس حکومت کو۔ یہ صحیح حکومت ہے اگر ان کا یہ خیال ہیں کہ ہم اس حکومت۔ میدان تو ہمارے ساتھ ہیں کس کے ساتھ ہیں؟ آج ہم یہ کہتے ہیں ادھر جعفر خان صاحب نے کہا ایک الفاظ اچھے ہیں میں اس کی حمایت کرتا ہوں جعفر خان صاحب نے کہا فلاں اس ہیں، مطلب حالات سے ایک super ذہین ہمارے خلاف کام کر رہا ہے کیسے ایک دفعہ یہ حالات خراب ہو گے؟ منٹوں میں گھنٹوں میں دنوں میں ہمارے حالات خراب ہوئے۔ وہی سرفراز ہیں ادھر اسی seat پر بیٹھا ہے آج سرفراز کمزور ہیں کل سرفراز زور آور تھا۔ یہ کیسا سرفراز ہیں؟ کہ کل اس کا حکم لوگ مانتے تھے آج سرفراز کا حکم لوگ نہیں مانتے ہیں؟ اصل مسئلہ یہ ہے قصور سرفراز میں نہیں ہیں قصور ہم میں نہیں ہیں ہم لوگوں کو بولتا ہے نہیں آپ لوگ میرٹ نہیں کرتے ہیں آپ نے کو ناس میرٹ کیا ہے؟ میں بولتا ہوں لیویز کا سپاہی ہم لوگ نہیں لگ سکتے ہیں لیویز۔ اچھا DC صاحب جو ہے وہ اچھا میرٹ کرتا ہے۔ ابھی ہمارا جو ہمارے حکومت کو باقاعدہ طور پر ہمارے حکومت کو جام کیا ہیں ابھی بجٹ بن رہا ہے پتہ نہیں کون بنارہا ہے؟ سردار اسلام بزم خو میرے خیال میں قلمدان ہیں اس کے پاس کہ ہے کہ نہیں ہے وہ بیچارہ بھی ایسا بولیتا ہے کہ بجٹ۔ آسمان پر بنیں گا بجٹ؟ تم بناؤ ہم نہیں منظور کریں گے۔ جو بھی یہ بجٹ بنائیں گا بابت کا دستخط اُس بجٹ پر نہیں ہو گا۔ کمال ہے۔ ہم لوگوں کو ایسے سمجھا ہے ہم نے یہاں پر ہم نے ظالموں کے خلاف ہم نے جیلیں کاٹی ہیں ہم نے سیاست کی ہیں لوگ آج کہتے ہیں کہ نہیں نہیں آپ لوگ جو ہیں آرام سے بیٹھو ہم سمجھدار ہیں۔ اچھا یہ آپ لوگوں کے میلے پر کتنا خرچ ہوتا ہے؟ اور ہمارے میلے پر۔ ہمارا سپورٹ fund بند۔ ہمارا culture fund ختم۔ ہمارا کمیونٹی ختم۔ سب کچھ ختم نہیں ہم چور ہیں؟ نواز شریف جا کر کہ ڈیرہ امام علی خان میں اعلان کرتا ہے کہ 50 کروڑ تم کس لیے capacity میں کر رہے ہو؟ گورنر کیوں کر رہا ہے وزیر اعلیٰ کیوں کر رہا ہے؟ ہم سے لوگوں کی امید یہ نہیں ہیں؟ ہم سے لوگ نہیں مانگیں؟ بس ادھر سے فیصلہ کر کے دیتے ہیں۔ نہیں نہیں آپ لوگ جو ہیں آپ لوگ چور ہیں صرف ہم چور ہیں؟ ممبران چور ہیں؟ صرف یہ ہیں کہ یہاں کے ممبر چور ہیں؟ تو ہم یہ کہتے ہیں کہ آج جو سردار صاحب کے ساتھ واقع ہوا ہے یہ سب اسمبلی کے ممبران کے ساتھ ہوا ہے صرف سردار صاحب کے ساتھ نہیں ہوا ہے ہم سب نے اس بات پر Stand لینا ہے کہ بھائی ہمارے حکومت ہے ہمارا وزیر اعلیٰ صاحب ہے ہمارا وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی بولتے ہیں بھائی نہیں کرو ایسا ستی نہیں کرو ہم سب اپنے وزیر اعلیٰ پر اعتماد کرتے ہیں ہم وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی بولتے ہیں بھائی نہیں کرو ایسا ستی نہیں کرو

خدا کی قسم ہے کہ اگر آپ کو بھی چھوڑ دیں عبدالمالک کو نکال دیا آپ کو بھی نکالیں گے ایسے نہیں کرو۔ یہ چور ہیں یہ نہیں ہیں وزیر اعلیٰ صاحب آپ ہمارے وزیر اعلیٰ ہیں ہم نے آپ کو منتخب کیا ہے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اب مسئلہ یہ ہیں یہ ایک واقع توجیہ ہیں اسی طرح ابھی ہندو باغ میں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- مسلم باغ بابت لالہ۔

وزیر حکومت حیوانات و جنگلی حیات:- ٹھیک ہے۔

میڈیم اسپیکر:- بابت صاحب up Wind کریں کیونکہ کافی ممبر ہیں ہمارے پاس up Wind کریں آپ۔

وزیر حیوانات و جنگلی حیات:- ہندو باغ میں 20 دن پہلے بھائی یہ پھر اپنا history ہیں کہ ہندو باغ کیوں ہیں مسلم باغ کیوں ہیں۔ اس پر پھر میں بولوں گا time گا زیادہ۔ اس کا اپنا نام ہے لا ٹیپور کا اپنا ہے ہر ایک کام اپنا نام ہے۔ ہندو باغ میں 20 دن پہلے مولوی صاحب کا حلقة بھی ہیں ہمارے لوار الائی کے بارڈر کے ساتھ۔ بلا وجہ لوگ آدمی کو وہاں پر موڑ سائیکل پر جا رہا تھا اُس کو پکڑا ہے اس کو fire کیا نہ اُس سے پیسے لیے ہیں نہ موبائل لیا ہے نہ گھٹری لی ہے۔ دو دن پہلے پھر یہ ہمارے لوار الائی کا راستہ ہے جو ہندو باغ سے ہوتے ہوئے سپیرہ رانگ روڈ کو نکلتا ہے، یہاں پر پھر mines ہے کہ رہا تھا اس کا علاقہ ہے، اس میں پھر ایک جوان لڑکا ہے وہ موڑ سائیکل پر جا رہا تھا اُس کو وہاں پر fire کیا اُس کو 6 گولیاں لگی ہیں نہ موبائل لے گئے نہ اُس سے پیسے لے گئے ابھی یہ پھر پتہ نہیں کونسا ہے، وہ نہیں تھا ہتھوڑا گروپ؟ سب کو معلوم ہے ہتھوڑا جو مارتے تھے رات کو ایک ہتھوڑا گروپ پھر پیدا ہو گیا ہے۔ تو ہم یہ کہتے ہیں اسپیکر صاحب! کہ آپ جو ہے اس چیزوں کا نوٹس لے کر اسمبلی والوں کو کہہ دیں کہ یہ جو لوگوں کی target killing ہو رہی ہے لوگوں کو مارا جا رہا ہے یہ غریب لوگ، ابھی ہم کیا کریں؟ ابھی ہم حکومت کے خلاف تو خاموش تو لوگ بولیں گے، ہم جتنا چاہئیں گے ہم جتنا کہہ گے کہ نہیں ہم نہیں ہے قصور و ارتقا ہم قصور و ارتقا ہیں۔ جیسے جعفر خان صاحب نے کہا بالکل ہم قصور و ارتقا ہیں ہماری حکومت ہے ہم اپنے وزیر داخلہ کے ساتھ ہے وہ جو بھی کرتے ہیں، ہم سب اُنکے ساتھ ہیں ان تمام جوان خواہ کار ہیں یہ ایسا ہوا میں نہیں آئے ہیں۔ ابھی پیشین کی آبادی آپ نے دیکھی ہے؟ یہاں سے جاتے ہوئے ہمیں راستے میں دس دفعہ check کرتے ہیں ہم لوگوں کو target killing کرتے ہیں مگر یہ اغوا کار کیسے لوگوں کو لجاتے ہیں گاڑی کی ڈھنکی میں ڈال کر تو یہ ہے اصل میں اس چیزوں کو اسپیکر صاحب ہماری اسمبلی نے ہم سب نے اس پر سوچنا ہے پیٹھنا ہے اور ایک متفقہ فیصلہ کرنا ہے نہ یہ ازالت کا اکیلا مسئلہ ہے نہ حکومت کا ہے ہم سب نے اس چیز پر باقاعدہ طور پر

ہم لوگوں نے بیٹھنا ہے اور بولنا ہے کہ یا انواع کاری جو ہے، ابھی یہ جو کالے شیشے والے ہیں یہ تو ہم نے نہیں دئے آنکو *licence*۔ لوگ گاڑیوں میں سوار ہیں گھوم رہے ہیں بھائی آپ کون کو *capacity* کا آدمی ہے؟ تمہارے پاس *kalashnikov* کدھر سے آیا؟ تم نے *pistol* کیوں ڈالا ہوا ہے؟ ادھر کسی سے ہاتھ ملائیں ادھر پستول ہے کیوں بھائی؟ قانون نہیں ہے؟ تو اس طرح سے جو بازار میں کالے شیشے ہیں انکا تمام شیشے جو ہے یا انواع کارتو اسی گاڑیوں میں چوری کرتے ہیں یہ جو ہمارے علاقے میں چوری ہوتی ہے دوسرے علاقوں میں وہ سارے ایک قسم کے SURF گاڑیاں ہیں جو مخصوص قسم کے لوگ ہیں یہ لوگ جو گھومتے ہیں۔ ابھی دیکھوں کمشنر صاحب کا واقعہ ہوا پتہ نہیں وہ آدمی کدھر گئے نہ کوئی گرفتار ہوا ہے نہ کوئی جیل میں گیا ہے۔ ادھر اور جدھر بھی جاؤ انواع کا بار بالکل ڈنڈناتے ہوئے گھومتے ہیں۔

میدم اسپیکر:- بابت صاحب *windup* کریں۔

وزیر حیوانات و جنگلی حیات:- بس یہ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ اور سب نے مجھے سنابڑی مہربانی۔ اظہار حسن کھوسے صاحب۔

اظہار حسین کھوسے:- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ بہت شکر یہ اسپیکر صاحب! آج کا اجلاس بلا یا گیا ہے سردار مصطفیٰ خان ترین میرے بھائی اُنکے لخت جگر کے لئے آنکو انواع کیا گیا کاچ سے، بہت دکھ اور افسوس کی بات ہے۔ یہ بہت بڑاالمیہ ہے ہمارے اس صوبہ بلوچستان کے لیے اور اس ملک پاکستان کے لیے کہ سردار صاحب جیسے شریف انسان شریف نفس اُنکا بیٹھا انواع ہو گیا ہے۔ تو ہم سب دوستوں نے اس سے بات کی ہے اپنی تجویز دی ہے تو اس پر ہم سب کوں کر بیٹھنا چاہیے۔ یہ سردار صاحب کا بیٹھا نہیں ہے یہ پاکستان کا بیٹھا انواع ہوا ہے بلوچستان کا بیٹھا انواع ہوا ہے، ہم سب کوں کر پوشش کرنی چاہیے senior لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی اس طرح کا حل نکالنا چاہیے کہ آئندہ ایسی چیزیں نہ ہو، کسی کا بیٹھا انواع نہ ہو کسی کا باپ انواع نہ ہو، تو ہمیں بھی ہمارے ساتھ ہیں GOA صاحب بیٹھے ہوئے ہیں مجیب صاحب بیٹھے ہوئے ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہوئے اشغال صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سب کے سفر فراز بگٹی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، سب مل کے کوئی اس طح کا لائچہ عمل ط کرنا چاہیے کہ جیسے آئندہ کوئی بھی کسی کا بچہ بھی انواع نہ ہو۔ ہمیں یہ اس طرح کا ایک دن کیلئے نہیں سب کے لئے جس طرح بابت صاحب نے کہا کہ اُنکے والدہ پر کیا ہو گا اُنکے گھر والوں پر کیا ہو گا؟ کس حال میں ہوں گے وہ لوگ؟ کس تکلیف سے وہ گزر رہے ہوئے وہ لوگ، اسی طرح ایک ڈاکٹر ارشاد کھوسے بھی انواع ہو گیا تھا اللہ کی مہربانی سے وہ پاس آ گیا۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ایسا نہ ہو اور اپنی forces کے ساتھ مل کے کوشش

کرنی چاہیے کہ ایسے حالات نہ ہو، بڑی مشکلوں سے بڑی تکلیفوں سے تین سال پہلے یہ حالات صحیح ہوئے آج ہم پھر اسی طرف کو جارہے ہیں تو اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ جس میں صوبے کو نقصان اس ملک کو نقصان ہو، ہمیں اس کا بھلا سوچنا چاہیے تو اس کے لئے بہت ساری تجویزیں دی گئیں میں تو اس طرح کہتا ہوں، عرض ہے کہ اس طرح کی ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں خود چیئرمین سردار صاحب ہو سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جو اس چیزوں کو دیکھ سکیں اور انکو پتہ ہو کہ میرے بیٹے کے لیے کیا ہو رہا ہے کس طرف کام صحیح ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے۔ اُس کو تسلی ہو وہ مطمئن ہوں، اگر وہ مطمئن نہ ہو تو پھر صحیح کام چل سکتا ہے آگے۔ تو اس کے لئے ہم سب کو ساتھ مل کر چلنا ہے ہم سب نے اس عوام کے لئے کوشش کرنی ہے اس صوبے کے لئے کوشش کرنی ہے اس ملک کے لئے کوشش کرنی ہے کہ اس طرح کے واقعات اگر آمن آمان نہیں ہو گا تو حالات خراب ہوں گے۔ چوری چکاری ہو گیا ڈکیتیاں ہو گے اغوا ہونگے، لوگ اٹھائے جائیں گے تو پھر یہاں پر وہ سکون نہیں رہیے گا اس ملک میں اور اس صوبے میں تو ہمیں کوشش کرنی چاہیے اپنی طرف سے اور جس کو بھی اُس کمیٹی میں جس کو بھی تھوڑی سے پہلے زمانے میں اسی طرح ہوتا ہے وہ پتہ لگ جاتا تھا کہ وہاں پر کہ یہ اغوا کار کون ہیں تو وہ ابھی بھی پتہ لگے گا اُس کا پتہ ہو گا آفیسرز کو سردار صاحب کو کہ اغوا کار کون ہے۔ اُن کو اس موقع نے پکڑنا چاہیے اور میں تو اس فورم پر کہنا چاہتا ہوں کہ کہنے کی بات نہیں ہے ان لوگوں کو تخلیم کر دینا چاہیے بالکل یہ رہیے ہی نہ یہ جو بچوں کو اغوا کرتے ہیں جو انکی ماں بہنوں کو، والدین کو تکلیف دیتے ہیں جو اتنی پریشانی پیدا کرتے ہیں ہمارے لئے لیے اور ہمارے لوگوں کو شہید کرتے ہیں وہ رہنے ہی نہیں چاہیے وہ ہمارے اس قوم کے لئے وہ انسانیت کے قابل نہیں ہے بد نما داغ ہے۔ تو ہمیں اس پرزرا سوچنا چاہیے اور کسی کو بھی اس کے بارے میں علم ہو کسی کو پتہ ہو اپنی طرف سے کوشش کرنی چاہیے ہمارے آفیسرز صاحب ہیں آرمی ہے ہماری، ہماری BC ہے ہماری police ہے ہماری levies ہے اُنکے ساتھ مل بیٹھ کے کوشش کرنی چاہیے کہ اغوا کنندگان پکڑے جائیں اور انکو سزا دینی چاہیے اور ان کے ساتھ تنی برتنی چاہیے اور ایسے آفیسر ان کا ایک اور چیز ہے کہ ایسے افسران ہوئی چاہیے جو اپنے ڈسٹرکٹ کے لیے اچھا کام کرتے ہیں جس وحید شاہ اپنابولان میں تھے اسی طرح خضدار میں آیا تو حالات صحیح ہو گئے وہاں پر بہت اچھے آلات ہو گیا۔ اشغال صاحب ہمارے پاس تھے وہاں DPO جعفر آباد، حالات اچھے ہو گئے۔ اس طرح کے آفیسرز ہونے چاہیے، اچھے، اچھے جس سے لوگوں کو ڈر ہو خوف ہو اگر انکو خوف نہیں ہو گا تو وہ کرتے رہیں گے سختیاں ہوئی چاہیے even ہمیں خود بھی چاہیے ہمیں MPA، Ministers ہمیں خود جا کے خود کو خود check کروانا چاہیے گا ٹریاں کھڑی کرنے، ہمیں دیکھ کے دوسرا لوگ بھی ڈر جائیں گے اس MPAs کو

check کیا جا رہا ہے اس Check Minister کیا جا رہا ہے ورنہ وہ نہیں ڈارے گا وہ دیکھیں گا کہ کچھ نہیں ہو رہا تو وہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔ تو میں پھر دوبارہ عرض کرنا چاہتا ہوں سردار غلام مصطفیٰ صاحب ترین کے ساتھ ہے ساری اسمبلی ہماری اُنکے ساتھ ہے ہم ساری قوم آپ کے ساتھ ہے اللہ کریں گا انشاء اللہ یہ بلوچستان کا بیٹا واپس اپنے گھر آیا گا انشاء اللہ الکریم مہربانی سے، بہت شکر یہ Thank you میڈم اسپیکر:- سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران:- شکر یہ میڈم اسپیکر! اس سے پہلے کہ جو آج requisition پر یہ اجلاس بلایا گیا ہے اس پر میں کچھ اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں۔ دو چیزیں میرے سامنے ہیں، لاکھوں روپے اس اجلاس پر میڈم اسپیکر! آپنے خرچ کئے TA کی مدد میں اور ہماری seriousness کی دلیل یہ ہے دیکھیں کہ اس وقت اگر اپوزیشن اٹھ کی چلی جائے آپ کا quorum ٹوٹا ہوا ہے treasury benches کی حالت یہ ہے مجھے یہ دیکھ کے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ ہم اتنے اہم issue پر بات کریں کبھی ہم IG کو رکھ رہے ہیں کبھی Secretary کو رکھ رہے ہیں تو کبھی کس کو رکھ رہے ہیں اور ہمارا اپنا کردار کیا ہے کہ ہم ایک رات یا چند گھنٹے اس اہم issue پر قربان کرنے کو تیار نہیں ہے میڈم اسپیکر! مجھے بے انتہا افسوس ہے آپ counting کریں اس وقت آپ ہم دونوں کو minus کر دیں تو آپکا quorum ٹوٹا ہوا ہے لیکن میں نشاندہی۔ چلو qourum پورا ہے آپ treasury benches پر پچاس آدمی ہے آپ کتنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ دیکھیں میں نے کسی کے تقریر میں کسی کے مداخلت نہیں کی please کے لئے اس چیز کو appreciate کریں ہمیں منتخب کر کے بھیجا گیا ہے ان چیزوں کے لئے اور ہماری seriousness یہ ہے۔ دوسرا issue ہے میڈم اسپیکر! کہ آج سے چھ مہینے ہو گئے ہیں میڈم اسپیکر:- اصل میں ہر کوئی اپنی تقریر کر کے چلا گایا ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران:- ہر ایک نے تقریر کی، کسی کا ورزش کا time ہے کسی کا اس کا ٹائم ہے کسی کا اس کا ٹائم ہے، دوسرا چھ مہینے ہو گئے ہیں میڈم اسپیکر! آپ ابھی اسپیکر بنی ہے آپ کے علم میں بھی لایا گیا اس سے پہلے جان محمد جمالی تھا اس ایوان کی قرارداد اس ایوان کے 65 ایوان کی بات اس کو کیا honor کیا گیا ہے؟ آج ہم law and Order پر بات کر رہے ہیں آپ میڈم اسپیکر! ہم نے یہاں پر issue اٹھایا اور Honorable Home Minister نے یقین دہانی کروائی کہ with in one month ہم اس progress پر دیں گے آج تک ہمارے local اپلیس آفیسروں کا آج تک کیا ہوا؟ کبھی میڈم اسپیکر! میں

آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔ باقی چیزوں پر میں آتا ہوں اس ایوان کی position یہ ہے کہ یہاں پر میں نے اچھی تقریر کی تو CD نکال لیتے ہیں کہ کس کی تقریر اچھی تھی کون اچھا اسپیکر ہے جیسے student life forum بن رہا ہے میڈم اسپیکر! کہ کرتے تھے، یہ تو student life ہے جیسے بھی گیا گزرا forum ہے جو 25 سال local Police Officers service میں دے گئے ہیں 26 سال سروں دے گئے ہیں وہ آگے کیا کریں گے انکا کیا مستقبل ہے، آج ہم blame تو کر رہے ہیں کہ جی فلاناں ہے اُس کی lack of administration فلاناں ہے، آپ نے کیا کیا ہے؟ سہیل جیسے لوگوں نے اپنی جان کے نزد رانے پیش کئے، تھوڑی دری پہلے جناب اُس دودھ دھولے ایک IG کی بات ہو رہی تھی۔ آج کا IG ہم مان لیتے ہیں کہ بیکار ہے نالائق ہے with due apology ہو وہ اس نے اچھا تھا کہ اُس نے عزت داروں کی پگڑیاں اچھائی؟ اُس کو آج اس نے آپ quote کر رہے ہیں؟ میں اُس کی مثال کھڑا ہوں میری 57 years age میں floor of the house کرتا ہوں کہ دنیا کی کسی agencies کو کہ مجھ پر آج تک یا میری family پر یہ میرا ہمسایہ بیٹھا ہوا ہے، یہ چیز اگر کسی نے ثابت کی کہ میں نے کبھی اغواء کے بارے میں سوچھا بھی ہے نا میرا وعدہ ہے کہ میں اس جناح روڈ پر پانی کے لئے تیار ہوں گا۔ آج ڈھائی سال سے میں بھگت رہا ہوں جی پولیس والوں کو اغوا کیا انکا سلاح لے گیا 78A لگا گیا 365 لگا ہوا ہے a 365 ہوا ہے، میڈم اسپیکر! victimization کر کے گیا ہے وہ باروزی کے گردان پر لات رکھ کے اُس نے باہر یعقوب نے 14, 14 کروڑ روپے، اس کی recording ہوئی ہوئی House Chief Minister کی 14,14 کروڑ روپے میں کے ذریعے جب میں تیلے اٹھا رہا تھا 14 کروڑ کے مشتاق سکھیرا لے گیا ہے وہ اس نام سے کہ میں bulletproof bulletproof ہوں گا میں jammer ہوئے ہم عزت دار گے ہیں؟ آج اُس کی تعریف ہو رہی ہے میڈم اسپیکر! ہم victimize ہوئے ہم عزت دار لوگ ہیں ہمارے گھروں میں یہ گھسے، میری والدہ آج تک رہ رہی ہے اُس کے FANTA میں ایک fridge bottle ہوئی وہ بھی اٹھا کے لے گئے۔ میڈم اسپیکر! Chief Secretary ہے کیا چاردن پہلے آپ witness ہیں کہ اقتصادی رابطہ کمیٹی کی مینگ میں یہی چیف سیکرٹری احسن اقبال جو اس وقت top power کا آپ ترین بندہ ہے اُس کے ساتھ اُس کی مُمّہ ماری ہوئی اسی بلوچستان کے حقوق کے لیے، کیا چیف سیکرٹری کو ہم Open Hand دیا ہے؟ کہ اس IG کو ہم Open Hand دیا کہ جاؤ

جو کرو؟ آئے حلف پر پوچھے کہ کس کی فرمائش پر کس کس کے SP بیٹھے ہوئے ہیں، کس کس کے SP بیٹھے ہوئے۔ میڈم اسپیکر! ایسے نظام نہیں چلتا ہے غالی تقریوں سے نہیں چلتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ پہلے بہت بڑے لوگ تھے جو پچھلی گورنمنٹوں میں تھے آپ بھی اُسی دس سال، اب 13 سال ہو رہے ہیں اسی ایوان میں، وہ دس سال آپ minus کر رہے ہیں کہ جی وہ بُرے تھے تین سال اچھے ہو گئے۔ کب اغوا نہیں ہوئے؟ Series میں ڈاکٹر اغوا ہو رہے ہیں میڈم اسپیکر! بابت نے ابھی کہا کہ اُس بھائی ڈاکٹر گیا، پشتو نخواہ کا مناف ترین گیا ransom آدا کر کے واپس آئے، اب latest candidate ہم آتے ہیں، اسی کوئی سے ڈاکٹر ارشاد کھوسہ میرے پاس آیا ہے میرا ہمسایہ ہے، مجھے مبارکباد دی اُس نے کہ جی میرا جج میں نام لکھا ہے تو میں جا رہا ہوں، ہم سے رخصت ہو کے وہ جا رہے ہیں 11 بجے، صدر تھانے کے سامنے سے اُس کو اٹھا کے لے گئے۔ پائدان میں پڑا رہا یہاں سے چین تک travel کیا کسی نے اُس کو نہیں روکا، ایک جگہ پر وہ کہتا ہے کہ وہ پہپ پر رکھے اور پشتو میں بتیں کرتے رہے، پڑول ڈیزیل گاڑی میں ڈلوائے اُس کے بعد، زمہداری سے میں کہہ رہا ہوں 1 کروڑ 25 لاکھ روپے انہوں نے چن کے ہوٹل پر بیٹھ کے ایف سی کے قلعے کے backside پر سر عام انہوں نے payment کی اور دس منٹ کے بعد انہوں نے لے ڈاکٹر صاحب کو ان کے حوالے کیا، ڈاکٹر صاحب کے آپ Photo میگوا کیں، یہاں یہاں ہر جگہ اُس کو سگریٹ سے داغا گیا ہے، رفیق کا کڑ اٹھایا، یہ پولیس بیٹھی ہیں، یہ ہوم منستر بیٹھا ہوا ہے Videos اُنکے پاس ہیں، ابھی تک ان کے دو انگلیوں کے ویدیو Honorable مسٹر صاحب آیا ہے کہ نہیں آئیں ہے؟، ان کی دو انگلی کاٹیں ہیں ان سے ransom مانگ رہے ہیں، اُس کے بعد series ہے BDA کے ملازمین اُنھے ان کا انجام آپ کے سامنے ہیں، عبدالنافع چن کا ہے اُس کو اٹھایا گیا ہے میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں آئی جی کو میں ایف سی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں کمشنر کو نہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے جن کا ذکر ابھی ڈاکٹر صاحب نے بھی کیا ہے، شین نور زئی کا بھائی ہے رمضان نور زئی ہے اُس کا گھر کو بھی جلا یا گیا ہے، اُس کی گاڑیاں جلانی گئی، سو شل میڈیا پر اُس کا فوٹو ہے۔ وہ واپس ہوا۔ اُس کے بعد لائی نیازی لوکل نہیں ہے وہاں کا چن کا نیازی ہے۔ مطیع اللہ، لائی ولد الغفار نیازی ہے قوم کا یہ۔ جو بھی ہے مطیع اللہ ولد حاجی محمد نعیم ان کو سر عام اٹھایا اسی چن سے اٹھایا، ایک ہی گاڑی ہے ایک ہی OD 12 استعمال ہو رہی ہیں، کوئی میں کل میڈم اسپیکر! محمد بشیر گھر سے اٹھایا ہے اُس کو 21 لاکھ روپے اُس کو وہ کراپی style پر۔ میڈم اسپیکر! یہاں کی حکومت ہے کیونا law and Order ہے۔ ہم یہاں پر کھڑے ہو کے blame agencies کر رہے ہیں کیونکہ

شکل دیکھی ہے نہ آئی جی ایف سی کی، وہ اخبارات اور ٹویٹ میں اُن کی شکلیں دیکھتا ہوں، میں یہ دعوے سے اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان سے زیادہ honest اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس سے پہلے کو رکمانڈر بھی تھے اس سے پہلے والے آئی جی ایف سے کا انعام آپ نے دیکھا ہے، ایک نہیں دو، دو، تین تین۔ آج ہم پھر ان کو blame کر رہے ہیں ہم اپنے گریبان میں نہیں دیکھ رہے ہیں، میڈم اسپیکر! lack of democratic setup Government ہے یہ صوبائی حکومت ہے، ایک setup ہے، جعفر خان نے تسلیم کیا ہے کہ ہم ناکام ہو چکے ہیں، ان تو تسلیم کرنا چاہیے کہ یہ health facilities، law and Order ہے جو بھی سلسلہ ہے تمام میں ان تین سالوں میں ناکام ہوئے ہیں میڈم اسپیکر! میڈم اسپیکر! دنیا میں آپ کہیں پر بھی جائے، آپ سونے کے کمرے اُن کو بنائے دیں۔ آپ ہیرے جو ارات لگا کے اُن کو لباس پہنانے میں وہ ایک چیز مانتے ہیں جس کا نام ہے آمن۔ جب ایک منتخب حکومت، ایک عوامی نمائندہ آمن نہیں دے سکتا اُس کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں بتا۔ میں floor of the House چیلنج پر کہتا ہوں، ہوم فنٹر میرا ہمسایہ ہے، سچھی بارڈر ہے، میرے ڈسٹرکٹ سے آئی جی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سن لیں، پولیس ہٹا دیں، لیوین ہٹا دیں، ایف سی ہٹا دیں ایک واردات ہو گئی میں responsible ہوں اُس کا۔ میں اتنا طاقتور نہیں ہوں میڈم اسپیکر!۔ جب تک لوکل onboard نہیں ہو گا آپ ہر آدمی کے ساتھ 22 کروڑ لوگوں کے ساتھ 22 law and enforcement agencies کے بندے نہیں کھڑے کر سکتے۔ ہم یہ عہد کریں یہاں پر آ کے، اس floor of the House کے منتخب نمائندے ہیں، لوار الائی کے منتخب نمائندے ہیں، ڈیرہ بگٹی کے منتخب نمائندے ہیں جو بھی ہیں جہاں پر بھی ہیں ہر آدمی ایک جگہ سے منتخب ہو کر آیا ہے، ووٹ لیکر آیا ہے، عوام نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ وہ نہ چاہیے تو وہاں پر واردات ہونیں سکتی، چاہیے آفیشان سے آجائیں، چاہیے ترکی سے آجائیں چاہیے امریکہ سے آجائے، جب تک کہ لوکل آدمی involve ہو گا۔ اُس علاقے کا آدمی، مشریق نہیں ہو گا وہاں پر واردات ہونیں سکتی۔ میرے گھر میں بھی چوری ہونیں سکتی جب تک کہ میرے گھر کا آدمی بھیدی نہیں ہو گا۔ میڈم اسپیکر مجھے میرے گھر کا پتہ ہے کہ کون میرے گھر کا بھیدی بنتا ہے، میرے گھر میں کون چوری کرتا ہے مجھے علم ہے، میں کیوں اُس کی سرکوبی خود نہیں کرتا، میں دوسرا ایجنسیز کو مردار الزام ٹھہرا تا ہوں؟۔ میں کبھی IG کو مردار الزام ٹھہرا تا ہوں، میں کبھی چیف سینکڑی کو مردار الزام ٹھہرا تا ہوں کبھی FC، ISI کو اور کبھی MI کو۔ میں نے کبھی اپنے گریبان میں جانکا ہے کہ میری کیا خامیاں ہیں؟، کیا مجھے اس لئے منتخب کر

کے بھیجا ہے کہ میں bulletproof گاڑی میں بیٹھ کے پھر escort آگے ہو، سائز نج رہے ہوا ورنی جل رہی ہو، ہرگز نہیں میدم اسپیکر! مجھے بھیجا گیا لوگوں کو تحفظ دینے کیلئے، مجھے بھیجا گیا ہے لوگوں کو تحفظ دینے کیلئے مجھے بھیجا گیا ہے آمن قائم کرنے کیلئے، میں نے کیا آمن قائم کیا ہے۔ پہلے تو کہتے تھے کہ blog areas میں یہ ہو رہے ہیں اب total putton areas میں ہو رہا ہے۔ کیوں ہو رہا ہے؟ وہاں کے منتخب نمائندے کیوں سوئے ہوئے ہیں؟ گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم تو اپوزیشن میں ہیں یہ جو مسئلہ floor of the cabinet ہے یا House کا مسئلہ ہے میدم اسپیکر! Cabinet کس لئے بنائی ہوئی ہیں؟ اس لئے اکٹھی ہوتی ہیں، اس سے بوآرہی ہیں بقول ان کے کہ ڈاکٹر مالک کا دورا چھاتھا بھی شاء اللہ آیا ہے اس کے ساتھ نام لگا ہے نواب، سردار کا اس سے پھر وہ بوآرہی ہیں کہ پھر وہ حالات ہو گئے تو اس کا مطلب ہے کہ اس سے بوآرہی ہیں کہ نواب شاء اللہ کی گورنمنٹ کو ناکام کیا جا رہا ہے۔ میدم اسپیکر! یہ چیزیں سوچنے والی ہیں۔ آفغان Sim سر عام استعمال ہو رہی ہیں میدم اسپیکر۔ یہ settled area میں یہ چیزیں ہو رہی ہیں، کیوں اس کا قلع قع نہیں کیا جاتا میدم اسپیکر!؟ مجھے تو اس سے کوئی اور دوسری بوآرہی ہیں آج یہ سردار مصطفیٰ کا بیٹھنیں ہے۔ میرے بیٹھے اور اس کے بیٹھے ایک plate میں کھانے والے ہیں میرا بھتھ کی جگہ پر ہے، مجھے دل سے آفسوس ہے۔ اور میدم اسپیکر! یہ اس سے پوچھیں جس پر گزرتے ہیں، مر گیا گھر کا آدمی چھوٹن اُس کی فاتح کی، بھول جاتا ہے۔ جو آغواہ ہو چکا ہے، لاپتہ ہے اُس کی ماں، اُس کی بھائی اُس کے بیٹھے اُس کی بیوی اُس کے والدین صحیح بھی مرتے ہیں اور رات کو بھی مرتے ہیں۔ یہ ہر گھنٹے کی موت ہے، یہ ہر سینڈ کی موت ہے ہر دن کی موت ہے ہر ہفتے کی موت ہے۔ اس وقت سب سے منافع بخش کاروبار لوگوں نے آغواہ برائے تاوان کو بنایا۔ میدم اسپیکر چار آدمی تو ہر ایک کے پاس ہے آج ان پر ہاتھ نہیں ڈالتا تو کل میرا بھی دل کر گیا کہ میں بھی گھر بیٹھے۔ میں بھی اسمبلی میں آتا ہوں اپنی تنخواہ نکال دیتا ہوں اُسی پر گزار کرتا ہوں تو کل ایک یادو کروڑ آرام سے اگر ملتے ہیں تو ایک آدمی کو اٹھاؤ تو پیچھے لے جاؤ پھر تو خیر خیریت ہے، میدم اسپیکر! ان کو ہم ان کے ساتھ ہیں اپوزیشن ساتھ ہیں یہاں پر اپوزیشن کی بات ہی نہیں ہے یہ سائبھا مسئلہ ہے۔ اب یہ تو وہ کہہ رہے ہیں ہمارا ایک رشتہ دار تھا میدم اسپیکر! وہ اڈریہ غازی خان اپنے بھائی کے ساتھ گیا۔ اُس کو چوبارہ پر چھوڑا کہ تم بیٹھو۔ میں بازار سے ہو کے آتا ہوں تو وہ تھوڑی دیر کے بعد وہ نیچے اترتا تو اپسی میں اُس کو راستہ بھول گیا، ایک ریڑی والا کھڑا ہے اُس کو گالی بھی دی اور کہا کہ آوے میں کس چوبارہ سے اترتا۔ اُس نے کہا کہ بھائی صاحب مجھے کیا پتہ ہے کہ تم کس چوبارے سے اترے تھے، یہاں پر تو وہی پوزیشن بن رہی ہیں کہ خود ہی اُسی سے اترتے

بھی پھر راستہ بھول رہے ہیں۔ blame کرتے ہیں کہ پیچے کیا ہوا پیچھے corruption تھی، وہ کرپشن کے بھی خدا نے فوکھول دیئے کہ ٹینکیوں اور bathroom کے commodes سے پیسے نکل رہے ہیں اس دودھ دولی اور فرشتے جس کے دامن پر سجدے کرتے ہیں اُس حکومت کے لوگوں سے۔ میڈم اسپیکر! اخبار آپ اٹھائیں یہ دیکھیں چن اور نوای ہی علاقوں سے مزید دو افراد کو آغوا کر لیا گیا، آغوا کاروں نے واردات کیلئے ایک ہی گاڑی استعمال کی اور مقدمہ درج لیویز نے ناکہ بندی کر دی۔ پھر ادھر ایک شخص آغوا میکانگی روڈ سے دن دھاڑے آغوا، کل ارباب صاحب کو اٹھا کے لے گئے، مطلب کب یہ وقفہ آیا ہاں تھوڑا سا کم ہو جاتا ہے پھر بڑھ جاتا ہے۔ تین سال ہوئے اب بچتا ہے ایک سال، ایک سال میں law and Order بھی ٹھیک کر دیں گے اور health facilities بھی دے دیں گے education بھی برابر ہو جائیگی اور ایک سال کے بعد پھر اپنے election کی تیاری۔ جو تین سال میں آپ deliver نہیں کر سکیں تو اگلے ایک سال میں آپ کیا کریں گے؟ ایک وحید شاہ وحید شاہ۔ وحید شاہ کدھر سے آسمان سے اُترتا ہے؟ میں وحید شاہ ہوں یہ وحید شاہ ہے، یہ وحید شاہ ہے اگر ہم onboard ہو۔ ہمیں احساس ہو، آج سردار کا بیٹھا آغوا ہوا ہے اُس پر اجلاس بلا یا گیا ہے، کھوسہ لاوارث ہے، رفیق کا گڑ لاوارث ہے، 12 سال کا پچہ لاوارث requisitioned ہے اُس پر کسی نے ریکوویشن دی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ میں criticize کر رہا ہوں کہ جی سردار۔ ہم اُس کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں میڈم اسپیکر! ہمارا دل بھی خون کے آنسو رورہا ہے اس کے پیچے کے جانے سے لیکن کیوں وہ ایک Minister ہے اُس کا بیٹھا ہے اُس پر ریکوویشن آگئی، وہ کھوسہ جو صحیح سے لیکر شام تک مریضوں کا علاج کرتا ہے۔ نہیں زندگی اُن کو دیتا ہے اُس پر کوئی ریکوویشن نہیں ہے وہ تو لاوارث تھا، نالی کا کھیڑا تھا اٹھایا گیا، مار دیا گیا جو اُس کے ساتھ ہوا وہ ہو گیا، یہ VIP culture نہیں تو اور کیا ہے میڈم اسپیکر؟ آپ کے دل میں وہ دکھ ہونا چاہے اگر آپ قوم پرستی کا دعویٰ کرتے ہیں یا آپ اس بلوچستان کے son of soul ہے جو دکھ سردار مصطفیٰ کے بیٹے کے بارے میں ہیں میرے دل میں ہے ان کے دل میں ہیں وہ ڈاکٹر ارشاد کیلئے بھی ہونا چاہیے، نافع کے لئے بھی ہونا چاہیے وہ ڈاکٹر بشیر کیلئے بھی ہونا چاہیے وہ مطیع اللہ کیلئے بھی ہونا چاہیے وہ لائی کیلئے بھی ہونا چاہیے اور وہ BDA کا جوڑ رائیور ہے اُس کے لئے بھی ہونا چاہیے، آج ہم یہاں پر جمع ہوئے ہیں اور تقریر یں کر رہے ہیں، گزارش ہے میڈم اسپیکر! اس پر serious بیٹھے، ہم نہیں کہتے ہیں کہ ہم ان کی اپوزیشن کریں گے ان معاملات میں یا آئیں بسم اللہ step law and order یا جس step پر جانا چاہتے ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں، یہ ایجوکیشن میں جس step پر جانا چاہتے ہیں یا ایک قدم بڑھائیں ہم دو قدم ان سے

آگے ہونگے۔ یہ health facilities میں ایک قدم بڑھائیں ہم دو قدم ان کے ساتھ ہوں گے۔ لیکن اس طریقے سے نہیں کل اکبر درانی ہوم سیکرٹری تھا جناب اُس کی bulletproof گاڑی میں تین تین record گئے ہوئے ہیں اُس کا بہت خطرہ تھا آج وہ سیکرٹری فناں ہے ایک وہی جو مشتاق ریسائی جس گاڑی میں پھر رہا تھا اُس میں، آج اُس کو کوئی خطرہ نہیں ہے یہ سارا دیکھاوا اور یہ سارا ایک ڈرامہ ہے۔ وہ bulletproof میں پھر سکتا ہے، وہ غریب جس کے پاس سائکل نہیں ہے وہ کہاں جائیگا؟ آج اکبر درانی کو کوئی خطرہ نہیں ہے، سرعام وہ بغیر کالے شیشوں والی سفید ایک وہ گارڈ جو سارے سیکرٹریوں کو ملا ہوا ہے اُس میں پھرتا ہے۔ کل وہ جناب وہ نکلتا تھا جیسے شہنشاہ نکلے، *Chief treasury benches* دالے Secretary کا رونارور ہے ہیں ہم نے تو نہیں۔ اُنکے پاس تو اختیارات ہیں مرکز میں جا کے اگر وہ اتنا اہل ہے ہیں ہم اپنے ہڈاں۔ میڈم اسپیکر suggestion CDR کی telephone ہر میرے ہے ہر مہینے ٹیلیفون کی IG، CDR کی Chief Secretary کی باضابطہ نکالی جائے اور اس ایوان کی table پر رکھی جائے کی کس کیلئے جتنے Phone جاتے ہیں، پھر ہم اُنکے blame کرتے ہیں کی IG نے یہ کیا چیز سیکرٹری نے یہ کیا۔ ٹھیک ہے نا؟

میڈم اسپیکر:- Please بیٹھ کے بات نہ کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- ہم نے ہمت نہیں کرنے treasury benches پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں ہم Opposition والے ہیں آپ کو suggestion دے رہے ہیں جناب عالی۔

میڈم اسپیکر:- Please گفتگونہ کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- آپ بسم اللہ کریں۔ آپ آگے بڑھے ہم کہتے ہیں کہ CDR نکالی جائیں۔ آغا صاحب میں کسی کو blame نہیں کر رہا ہوں میں ایک suggestion دے رہا ہوں میں ایک suggestion دے رہا ہوں جو میرے ذہن میں آتی ہے، اُس میں دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ میڈم اسپیکر! میں نے فون کیا تھا بھی میرا record آجائیگا حضرت نے کیا تھا بھی آجائے گا اُس طرف سے بھی کسی نے فون کیا تھا یا DC کے بارے میں یا SP کے بارے میں یا SHO کے بارے میں ASI کے بارے میں تو سارا record آجائیگا۔

میڈم اسپیکر:- کھیڑان صاحب windup کریں please آپ کے 20 Minutes سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- میڈم اسپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہمارے باقی ساتھی بھی نہیں ہے تو ان کا تھوڑا تھوڑا time -

میڈم اسپیکر:- نہیں لیکن ابھی please windup کریں ابھی ہمارے دوسرے دو تین لوگ ہیں۔
 سردار عبدالرحمن کھیڑان:- میڈم اسپیکر! میرا ہرگز یہ مقصود نہیں ہے کہ ان کو criticize کرو یہ بھی منتخب ہو گئے ہیں part of this House یہ بھی اسی حالت کا حصہ ہے ہم بھی اسی کا حصہ ہیں آج ہم ادھر ہے کل ادھر ہونگے وہ ادھر ہیں کل وہ ادھر ہوگا musical chair کا کھیل ہے democratic setup کو ہوتا ہے musical chair جو بھی وہ ادھر بیٹھا ہے، اس سے ہم کو یک زبان ہو کے جو معاشرے کی برائیاں ہیں اس میں لکڑیوں کی گھٹلی کی طرح ایک ہو اس کا قلع قلع کرنا چاہیے میڈم اسپیکر! ہر ایک نے دوائیٹ کی علیحدہ مسجد بنانے کی کوشش کی تو یہی انجام ہوگا اس میں نہ ہی منتخب نمائندے بچپن گے نہ ڈاکٹر صاحب بچپن گے۔ اب آپ دیکھیں آپ کے OPDs آپ کے Hospital کو تھالے لگے ہوئے ہیں وارڈوں کو تھالے لگے ہوئے ہیں میڈم اسپیکر! ڈاکٹر Young آپ کے strike پر ہیں۔ اب غریب کہا جائے؟ آج میرا ایک وڈی ہیرہ بیار تھا میں نے اس کو بھیجا ہسپتال سے وہ واپس آگیا تھا کہا کچھ بھی نہیں ہے نہ اس کا ٹیکسٹ ہے نہ X-Ray ہے نہ کچھ ہے۔ اب ہر آدمی ہزار روپے کہاں سے private ہے گا؟ یہ ناکام policy ہے آپ اُنکے جو مسائل ہیں حل اگر زیادتی کر رہا ہے اُن پر سختی کریں۔ نہیں جی مجھے جھنڈا ملا ہوا ہے مجھے گاڑی ملی ہوئی ہے مجھے bulletproof vest ہوئی ہے میں محفوظ ہوں کون محفوظ ہے؟ سردار رضا پر حملہ ہوا، رحمت پر ہوا، سرفراز پر ہوا جو Home Minister ہے جو اس cabinet کا hot desk ہے جگہ ہے، سب چیزیں اس سے نکل رہی ہے۔ میں اور مولانا حضرت پر حملہ ہوا لیکن میں میرے اوپر حملہ ہوئے ابھی تو ڈھائی سال سے میں جیل میں بیٹھا ہوا یہ تو شکر ہے اگر میں باہر ہوتا تو پتہ نہیں شاید کوئی حملہ مجھ پر کبھی ہو جاتے نئے نئے تو کون محفوظ ہے میڈم اسپیکر؟ میری گزارش یہ ہے کہ ہم یہ نہ کہیں کہ اچھا، اچھا اپنی غلطیاں تسلیم کریں۔ آج تک ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کسی ایک چڑا سی نے resign کیا ہے یہاں پر؟ اس صوبے کی کوئی روایت ہے؟ کہ میں ذمہ داری قبول کرتا ہوں کہ یہ میری lack of Administration ہے میری نا اہلی ہے میری کوتا ہی ہے الہنامیں step down ہوتا ہوں کوئی بالکل کوئی تیار نہیں ہے اگر ہم احتجاج کر رہے تھے corruption، corruption، corruption پر آپ آپ لوگ step down ہو جاوے، اس پر ہم جتنا بھی احتجاج کیا اُن کے کان پر جوں تک نہیں رینگی law and order پر کوئی ایک آدمی

کوئی کچھ ایک مثال بنا دیں step down ہو جائے کہ ہم بھی ہماری آنے والے اولاد بھی کہیں کہ جی فلاناں دور میں فلاناں نئے صاحب نے آپنی نامی تسلیم کرتے ہوئے resign کیا، نہیں، ہم نے چھپے رہنا ہے ڈھائی سال ڈاکٹر مالک کے گزارے ڈھائی سال شاء اللہ کے گزاریں گے اُس کے بعد اللہ خیر کرے ایکشن میں جائیں گے ہمارا احتساب جو ہوگا، ہوگا۔ میڈم اسپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ مل بیٹھ کے ہم سردار کے غم میں برابر کے شریک ہیں اُس سے زیادہ ہمیں دکھ ہیں۔ لائچہ عمل تیار کریں law and order ہر آدمی تحفظ مانگتا ہے میڈم اسپیکر! باقی آپ اُس کو بھوکار کھیں بنگار کھیں، گھر کا فرد ہوتا ہے یہوی ہوتی ہے وہ تحفظ مانگتی ہے آپ کو منتخب کر کے بھیجا گیا آپ تحفظ فراہم کریں۔ یہ چند لوگ انکے eliminate کرنا کیا مسئلہ ہے؟ ہر منتخب نمائندہ اپنے حلقے میں کمر بستہ ہو جائے کمر باندھ لے ہمیں اس IG کی ضرورت نہیں ہے ہمیں اساعی Chief Secretary کی ضرورت نہیں ہے ہمیں FCIA کی ضرورت نہیں ہے ہمیں کرنلوں کی ضرورت نہیں ہے ہمیں ISI کی ضرورت نہیں ہے ہمیں MI کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم کہیں کہ جی ہم نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں تو وہ ایک کرنل لاہور کا آتا ہے اُس کو کیا پتا ہے کہ بارکھاں میں کیا position ہے؟ اپنڈی سے آتا ہے اس کو کیا پتا ہے کہ جی چمن میں کیا حالات ہے؟ local آفسروں کے ساتھ اپنے وہ حشر کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے مرمر کے آخری سال گزار رہے ہیں، اُن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے تیموں کی طرح پھرتے ہیں۔ قاضی کو سرعام روڈ پر مار دیا ہوا، وہ کوئی موت مرا ہے؟ شہادت توجب وہ قیمت کا دن آئے گا قبر میں جو ہوگا وہ تو پتہ نہیں، آپ retired on ground کیا کیا ہے اُس کے لئے؟ سمبل جیسے لوگ شہید ہو گئے، وزیر خان کے گھر پر حملہ ہوا، ہوا کیا؟ خالی ہم بیٹھے تقریبیں کیا؟ Thats گیلوں نے کہا کہ ہمارا ایک member آغا صاحب اخوااء ہوئے اس نے قبائلی طور پر زور دیا اُن کی گردن پرلات رکھی کیسے اس نے اُن کو down Nail کیا۔ لوکل کو Board میڈم اسپیکر! یہ ایوان تیار کرے، حلف اٹھائے کہ ہم نے ان چیزوں کا قلع قلع کرنا ہے میں guarantee پر کہتا ہوں کسی کی force کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی انسا ہے کوئی نواز شریف نے کہا کہ چھ گلیاں ہیں، کوئی کی گلیاں ہیں اب کوئی کے چھ گلیاں نہیں سنبھال سکتے۔ اربوں کا بجٹ آپ خرچ کرتے ہیں آپ کہہ رہے ہیں FC کو بھی دے رہے ہیں پولیس کو بھی دے رہے ہیں DC کو بھی دے رہے ہیں فلاناں کو بھی دے رہے ہیں اب چھ گلیاں کوئی کی Control نہیں کر سکتے تو رقبے کے لحاظ سے تو دو تھائی ہے آپ کیا control کریں گے میڈم اسپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں کوئی یہاں پر کسی relate کرنے یا کسی کو degrade کرنے کے لئے نہیں ہوں۔ میں گزارش کرتا ہوں میڈم اسپیکر! کہ مہربانی کر کے یا ایک سال سوا

سال بچھا ہے اس میں باقی چھوڑ دیں۔ آپ تحفظ دیں لوگوں کو آپ کے گھر پر آ کے ووٹ دیں گے۔ عدم تحفظ کا شکار ہوئیں گے یہ 65 کا 65 ایوان میں کوئی دوبارہ اس جگہ نظر نہیں آئے گا۔ کیوں آئے گا؟ جب آپ کسی کو تحفظ نہیں دے سکتے۔ آپ نے سکول کا ایک کمرہ بنادیا اور ایک روڈ کو پہلے دو گھنٹے لگاتا تھا چلو پندرہ منٹ میں اپنے پختہ کر دیا وہ نہیں مانتے لوگ، تحفظ مانگتے ہیں عزت مانگتے ہیں اُنکی عزت محفوظ رہے۔ Thank you

-very much

میدم اسپیکر:- سردار رضا بریج صاحب۔

سردار رضا محمد بریج:- میرے خیال میں اس واقعے میں بہت کچھ کہا گیا۔ سردار صاحب کے ساتھ اس کے بیٹے کے اغوا کے حوالے سے میرے خیال میں جتنا کہا جائے بہت کم ہے۔ آج اس ہاؤس میں اپوزیشن نے Honorable Members صاحبان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جس پیر آئے پر کیا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے دل کی گہرائیوں سے انہوں نے سردار صاحب کے ساتھ اپنی احساسات اپنے جذبات شریک کئے۔ میں اس forum کے House کے پرسب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم ایک ایسے موضوع پر جس پر سب کے احساسات ایک ہو شاید ہماری تجھنگی ہماری سالمیت ہمارے جذبے وہ ظاہر کرتا ہے اور اس میں میں شاید زیادہ وقت نہیں لوں گا اس لئے کہ تمام باتیں ہوئیں ہیں اور سب نے با تین کی میں سب کا مشکور ہوں آپ کا بھی مشکور ہوں۔ اللہ کرے سردار صاحب کا بیٹا عافیت اپنے منزل پر پہنچے اپنے گھر پہنچ اور یہ واقعات دوبارہ رومنا نہ ہوں۔ انہیں الفاظ کے ساتھ میں شکریہ ادا کرتا ہوں سب کا اور خاص کر سردار صاحب کے ساتھ میں اپنا اظہار تجھنگی کرتا ہوں۔ ہمارے بس میں جو کچھ ہوا ان کے ساتھ شریک کرتے جائیں گے۔

میدم اسپیکر:- نصراللہ خان زہرے صاحب۔ اس کے بعد آپ کی۔

نصراللہ خان زہرے:- شکریہ میدم اسپیکر! آپ نے مجھے اجازت دی اس اہم موضوع پر بولنے کا۔ میدم اسپیکر! یقیناً جو واقعہ ہوا 20 میں کوئی ہوشیار مصطفیٰ خان ترین کے فرزند اسد خان ترین کواغوا کیا گیا، یقیناً ہمارے لئے بالخصوص ہمارے پارٹی کے لئے ہماری پارٹی کے تمام جو کارکن تھے ان کے لیے پشین کے عوام کے لئے پر تمام پشوون عوام کے لئے پھر صوبے کے تمام عوام کے لئے بہت کسی المیہ سے کم نہیں ہے۔ آپ یقین کریں کہ ہمارے تمام جتنے بھی ہمارے دوست ہیں ہمارے پارٹی کے کارکن ہیں ہمارے شہری ہیں آج بھی ہزاروں لوگ اسمبلی کے سامنے تھے۔ تمام پارٹیوں کے لوگ تھے جتنے بھی پارٹی کے لوگ تھے وہ سب اس تشیش میں کیوں سردار مصطفیٰ ترین جیسا ان کا خاندان، حالانکہ کی بہت بڑی حیثیت ہے لیکن تمام علاقے میں ان کی

شرافت بہت ایک مسلمہ بات ہے۔ پھر سردار مصطفیٰ ترین صاحب خود وہ پشین میں جو پچھلے دو سالوں سے جو صورتحال بنی وہاں پر، وہاں پر انہوں نے اہم کردار ادا کیا وہاں پر انہوں نے ایک آمن جرگہ تشکیل دیا اور خود سردار صاحب اُس آمین جرگہ کے president تھے صدر تھے جس میں تمام پارٹیاں اُس میں شامل تھیں جس میں تمام جو قومی مشران ہیں، جتنے بھی وہاں قبائل ہے اُن کے نمائندے اُن سب کے انہوں نے سردار صاحب کو متفقہ طور پر اُس جرگہ کا سربراہ مقرر کیا پھر جتنے بھی واقعات پشین میں بہت سارے اغوا ہوئے پچھلے سالوں میں اُن کے تمام جتنے بھی وہ صورتحال تھی وہ سردار صاحب اُس کو face کرتے رہے انہوں نے جرگے کے متواتر meetings کیے انہوں نے جلسے کیے انہوں نے جلوس کیے اور یقین میں ہم خود پارٹی والے اسے کہتے تھے کہ آپ اتنا اُس جرگے کے آپ سربراہ ہیں لیکن سردار صاحب پشین سے کوئی جہاں بھی جاتے تھے وہ ایک خود ہوتا تھا اُن کے ساتھ ایک ڈرائیور ہوتا تھا ہمارے پارٹی کے طور پر ہم نے انہیں کہا کہ آپ کو اپنے ساتھ رکھنی چاہیے لیکن وہ نہیں رکھتا تھا۔ سردار صاحب کی اُس کی family background security یقیناً محترمہ آپ کو پتہ ہو گا کہ اس ملک کے بنانے میں اُن کی فیملی کا بڑا بھتھ ہے جب بیہاں شروع ہوا پاس ہوا تھا اُس میں اُس کے فیملی کا، آج ایک ایسے خاندان کے ساتھ اُن کے ایک ایسے لخت جگر کو اٹھایا گیا ہے کہ یہ بہت ہمارے لیے ایک الیہ سے کم نہیں ہے اور ہم اس بات پر سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیوں اس طرح ہو رہا ہے؟ اور پھر ہمارے کاروں پر ہمارے پارٹی پر ہاتھ ڈالا جا رہا ہے ایسی پارٹی پر جس نے پارٹی کے تاریخ کوئی 80 سال پر مشتمل ہے اور جس پارٹی کی leadership نے جس کے قائد نے خان عبدالصمد خان اچکزئی نے اپنی تمام عمر ایک تحولی ترین عمر انہوں نے انگریزی استعمار کے خلاف جیلوں میں گزارا۔ انہوں نے انگریزوں کے نکالنے میں اُن کا بڑا بھتھ تھا۔ انہوں نے پاکستان اور ہندوستان کے ایسی جیلوں نہیں تھی کہ وہاں انہوں نے جیلوں نہیں کافی ہیں۔ پھر پاکستان کے ملک کے قیام کے بعد انہوں نے اس ملک میں جمہوریت اس میں سماجیت عدل و انصاف عوام کی برابری اُس کے لیے انہوں نے جدوجہد کی ہے ہماری ایک پوری تاریخ ہے۔ کبھی بھی ہماری پارٹی نے تشدیکی حمایت نہیں کی ہے۔ کبھی بھی ہماری پارٹی نے دہشت گردی کی حمایت نہیں کی ہے۔ ہماری پارٹی نے ہر وقت امن کی بات کی ہے۔ آج اُس پارٹی کے خلاف آج اُس پارٹی کا ایک ہڑتaleader کے خلاف اُس کے بیٹھے کو اغوا کیا گیا ہے یہ کیا پیغام دیا جا رہا ہے؟ کیوں ایسا پیغام دیا جا رہا ہے؟ محترمہ اسپیکر صاحب! ہم نے کیا ہم نے تمام دنیا سے مل کر اس ملک کو الگ تلگ تو ہم نہیں رہ سکتے۔ یہ طہ ہے کہ ایک ملک جو ہے نہ یہ بیہاں پر supremacy ہو گی۔ اگر ہم نے اس ملک کو چلانا ہے تو بیہاں عوام کے منتخب نمائندوں کی democracy

ہو گی۔ یہاں پارلیمنٹ کی supremacy کی بادلتی تسلیم کی جاتی ہے وہاں ہمارے عوامی نمائندوں کی اقتدار اعلیٰ پاکستان کے آئین میں بھی ہے کہ اقتدار اعلیٰ خدا تعالیٰ بزرگ و برتر کے پاس ہے لیکن پھر وہ زمین پر عوام vote کے ذریعے اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتا ہے۔ میڈم اسپیکر! آج کیوں بات اتنی بگڑی ہوئی ہے ہمارے بہت سارے دوست مجید خان نے بڑی تفصیل سے بات کی، ہمارے باقی دوستوں نے سردار اسلام بننجو صاحب نے تفصیل سے بات کی کہ یہ صورت حال کہ آپ، میں ایک سیاسی political ورکر ہوں آپ یقین کریں کہ میرے حلقے میں، میں کوئی شہر میں میں اس تمام علاقے میں ایسے ایسے لوگوں کی پشت پناہی کی جا رہی ہیں کہ ان کے اپنے سوسائٹی میں اپنے عوام میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی لیکن ان کی حیثیت بنائی جاتی ہے۔ کیوں بنائی جاتی ہے؟ کون ایسے لوگوں promote کرتے ہیں؟ کون انہیں راداریاں دیتے ہیں؟ کون انہیں black گاؤں کی شیشے لگانے کی انہیں اجازت دیتے ہیں اور پھر وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ پھر ان کے روک تھام کے لیے کوئی نہیں ہے، اس طرح نہیں چل سکتا۔ عوام کے نمائندے یہ عوام کے نمائندے ہیں اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں لیکن ان عوامی نمائندوں کی وہ تسلیم نہیں کی جاتی۔ پارلیمنٹ اس اسمبلی کی حاکمیت وہ تسلیم نہیں کی جاتی ہے۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ یہاں پر ایسے لوگوں کو promote کیا جاتا ہے وہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ ماضی میں بھی یہی ہوتا رہا انگریزوں کے ذریعے آج ہمارے حکمران جو تھے جوفوجی مارشالا کے حکمران تھے انہوں نے یہ کام کیا کہ انہوں نے ہمارے لیڈر شپ کے مقابلے میں سیاسی لوگوں کے مقابلے میں ایسے لوگوں کو لا یا پھر ان کے ذریعے وہ جرائم کرتے ہیں پھر ان کے ذریعے وہ سب ان چیزوں میں involve ہے۔ انہوں نے تاوان میں کون involve ہے میڈم اسپیکر؟ جرائم میں کون involve ہے؟ منشیات کے اڈے کن لوگوں کے ہیں؟ اور ان جرائم پیشہ عناصر کے سرپرسرپرستی کن کی ہے؟ پھر یہ پوری تاریخ رہی ہے۔ پورا یہ افغانستان کا معاملہ ہوا پھر کس نے لوگوں کو لا یا کس نے یہاں patronize کیا کس نے ان کے اڈے قائم کیے پھر وہ کس نے دہشت گردوں کی وہ پوری نیٹ ورک قائم کی۔ آج ہم جان خلاصی نہیں کر سکتے اس لیے کہ اب تک ہم نے توبہ نہیں کیا ہے۔ اگر ہم توبہ نہیں کریں گے تو یہ پورا سلسلہ چلتا رہے گا پھر یہ پورا ملک جل جائے گا۔ پھر یہ نہ کہ آج ہمارے پارٹی پر ایک آفت نازل ہوئی ہے یا ہم متاثر ہیں پھر ہر کوئی اس سے متاثر ہوگا۔ تو میں چونکہ وقت بہت گزرا گیا میرے بعد بھی شاید تین چار معزز ممبران ہیں کہ وہ بھی بولیں گے۔ میری یہ تجویز ہے کہ حکومت ہماری صوبائی حکومت وزیر اعلیٰ صاحب اس مسئلے پر ایک ایسا security plan ترتیب دے اور جو لوگ جو جرائم پیش

عناصر ہیں جن کی پشت پنائی کی جا رہی ہے اُن کی نشاندہی اور اُن سے پشت پنائی اُن کی جو وہ سرپرستی کر رہے ہیں وہ سرپرستی ختم کی جائے اور سردار صاحب کے بیٹھے کو جس طرح بھی ہو سردار صاحب کے بیٹھے کی بازیابی کو جلد از جلد یقینی بنایا جائے اور اس سلسلے میں فوری طور پر ایسے اقدامات اٹھائے جائے تاکہ اُس عناصر کے ہمارے ادارے تک وہ پہنچ سکتے ہیں اُن میں اتنی الہیت ہے ہمارے اداروں میں کہ وہ ان جرامِ پیشہ عناصر کے پاس اُن اغوا کاروں کے پاس پہنچ سکتے ہیں۔ الہیت ہے اُنہیں پہنچ جانا چاہیے اور سردار صاحب کے بیٹھے کو ہر حالت میں بازیاب ہونا چاہیے۔

-thank you madam speaker

میدم اسپیکر:- ابھی last three speeches میں خیال میں مولا نا واسع صاحب -

مولانا عبد الواسع (قائد اخلاف) :- شکریہ میدم اسپیکر صاحبہ۔ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ میدم اسپیکر صاحبہ! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور میں تمام ہاؤس کا مشکور ہوں، میں حکومت کا مشکور ہوں، تمام پارٹیوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بات کا احساس کر کے اجلاس بلایا۔ کہ امن قائم رکھنا اور لوگوں کو امن دینا ایک ایسی عظیم نعمت ہے اور اگر ہم نے لوگوں کو امن دینے کے لیے جدوجہد نہیں کی، تو پھر ہم نہ عوامی نمائندگی کا حق رکھتے ہیں اور نہ کوئی حکمرانی کا حق رکھتے ہیں۔ اور میدم اسپیکر صاحبہ! میں اس موقع پر سب سے پہلے سردار مصطفیٰ ترین صاحب سے اس غم میں اور اظہار تیکھی اور میں اپنی پارٹی کی طرف سے اپوزیشن کے طرف سے تمام بلوچستان کے عوام کے طرف سے جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے ان کے ساتھ اظہار تیکھی بھی اور ہم سردار صاحب آپ کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور ہم محسوس کرتے ہیں۔ پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ مومن کی مثال ایک جسم کی طرح ہوتی ہے۔ جس جسم کے اندر اگر سر در محسوس کرتے ہیں تو تاہم بھی اس کو محسوس کرتے ہیں اور پاؤں بھی محسوس کرتے ہیں۔ تمام پورے بدن میں وہ درد اور اُس کا احساس ہوتا ہے۔ لہذا ہم ایک مسلمان ہونے کے ناطے اور ایک بلوچستانی ہونے کے ناطے اور یہاں اس معزز اور اس ہاؤس کے ممبر ایک گھر اور ایک خاندان کے طرح لہذا ہم اس درد کو محسوس کرتے ہیں اور پیغمبر کے اس ہدایت کے مطابق ہم اس لیے آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اور اسی طرح جیسے آج اس ہاؤس میں نہیں ہم نے پورا احتجاج جو رکھا ہوا تھا لیکن ہم نے اسی لیے ختم کر کے کہ ہم روایتی لوگ ہے۔ ہم اسلامی روایات کو برقرار رکھنے کے لیے اور انہیں روایات کو کہ اس درد کو ہم محسوس اگرنے کر لیں تو شاید کل پھر میر اور دیکھی کوئی محسوس نہ کر لے۔ اور پھر اُس مومن کے دائرے میں سے نہ نکل جاؤں کہ مومن ایک جسم کی طرح ہوتا ہے۔ اور میرے پارٹی نے بھی وہاں انہوں نے پشین اور پورا

علاقوں میں جہاں جہاں ان لوگوں نے احتجاج کی ہماری پارٹی برابر ان احتجاج میں ان کے ساتھ شریک بھی رہا ہے۔ میڈم اپنیکر صاحبہ! آج میں وہ بتیں نہیں دوہرانا چاہتا ہوں کہ ہم آج اس پر سیاست کر کے یا کوئی اپوزیشن کر کے یا کسی کو طعنہ دے دیں اور میں آج یہ بات دوہراؤں گا کہ میں ان کے مذید دل آزاری کر کے کہ آپ نے کیوں یہ اجلاس بلا یا ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت اچھی روایات ہے اور جمہوری روایات ہے اور اس کی پاسداری ہونا چاہیے۔ اور اس میں جتنی بھی مسائل ہے اس پر سب ہم نے اسی طرح احساس کرنا چاہیے جیسے کہ آج ہم نے اس معاملے میں کر لیا۔ اور یہ بھی مجھے احساس ہے لیکن میں ان باتوں کو بھی دورانہ نہیں چاہتا ہوں کہ جو ہمارے دوستوں نے ہمارے گزشتہ حکومت کے جو ہمارے حکومت کے دوران Charge Sheet پر ہمارے حکومت کے خلاف اور ہمارا حکومت جب ختم کر دی گئی تو جن قوتوں نے ہمارے حکومت کو ختم کرنا تھا انہوں نے تو اپنا کام کر دیا، لیکن انہوں نے اور ہمارے دوستوں نے ان جیسی جمہوری قوتوں نے ان کے لیے اپنے آپ کو اپنے طور پر ڈھال کے طور پر اور اپنے سیڑھی کے طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور اس وقت جس معاملے پر ہم ہمارے حکومت ختم کر دیا جا رہا تھا تو ہمیں اپنے حکومت ختم کرنے سے پہلے ہمیں اطلاع تھی ہمیں معلومات تھی ہمیں یہ احساس تھا کہ مذید ہمارے حکومت کو وہ قوتیں چلنا نہیں چاہتے ہیں۔ لیکن مجھے اس پر کوئی افسوس نہیں تھا اور نہ ہم اس پر پیشیان ہے کہ ہمارے حکومت کیوں ختم ہو گئی لیکن مجھے اس پر افسوس ہے کہ سیاسی جمہوری قوتوں کے زبان سے اور ان کے بیانات سے گورنر اج لگانے کا جو بیانات آئیں مجھے اپنے جمہوری لوگوں سے، مجھے ان سیاسی قوتوں سے، اور مجھے صدمہ اُس وقت بھی تھا، اور ابھی بھی ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ اگر ہم سیاسی جمہوری قوتیں کسی کے لیے اپنے آپ کو سیڑھی بنائے کر کے مقاصد تو وہ قوتیں جو فیصلہ کرتے ہیں وہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے کوئی بھی استعمال کرے لیکن فیصلہ وہ خود کرتے ہیں، وہ نہ مجھ سے پوچھتے ہیں، نہ زیارت وال سے پوچھتے ہیں، نہ سردار اسلام سے پوچھتے ہیں نہ کسی بھی سیاسی جمہوری شخص سے پوچھتے ہیں۔ لہذا اگر میں آج وہی باتوں کو دوہراؤں گا اور میں کہہ دوں گا کہ آج جب سردار مصطفیٰ کا بیٹا انوغوا ہو گیا لہذا میں آج ایک چارچ شیٹ کے طور پر یہ پیش کر کے اور میں آج یہ مطالبہ کر کے کہ گورنر اج کو لگایا جائے مجھے بھی یہ بات زیب نہیں دیتا ہے۔ اور میرے زبان سے یہ بات نکلنا ایک جمہوری ایک سیاسی ایک political worker کے حوالے سے یہ میرے ساتھ زیب نہیں دیتا ہے۔ اگر ان لوگوں کی حکومت کوئی ختم کرنا ہے یا کسی کا ارادہ ہو یا ان کی حکومت ناکام ہو، تو میں کیوں اپنے آپ کو اس کے لیے استعمال کرلوں۔ لہذا اس موقع پر اسی وجہ سے میں نے اور ہمارے پارٹی نے کل شام ہم نے اپنا اجلاس کر دیا اور ہم نے آج اس اجلاس کے لیے بھی تیاری

بھی اور ہم نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم سردار صاحب کے ساتھ اور پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے ساتھ، سو اختلافات، ہزار اختلافات لیکن اس موقع پر ہم ان کے ساتھ برابر اور ہر موقع پر ہم آپ کے ساتھ ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں مجھے اس بات کا پورا احساس ہے کہ آج سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا کیوں انہوں نے انغو اکر دیا کیا کوئی اور بھی مال دار وہاں پشین میں تو سردار مصطفیٰ سے زیادہ طاقت اور مالدار لوگ ہے۔ اور یہ لوگ تو تجارت کرتے ہیں یہ لوگ تو پیسہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ تو کسی دوسرے سے ان سے زیادہ لے سکتا تھا لیکن آج جو انہوں نے سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا انغو اکر کے تو یہاں پورا پشتون علاقے کو اور خاص کر پشین کو اور ان علاقوں کو یہ message دیتا چاہتے ہیں کہ ہماری پہنچ یہاں تک ہے، اور لوگوں کے اندر ایک ماہی پیدا کرنا چاہتے ہیں، اور عام لوگوں کے اندر ریہ ماہی ہو جاتے ہیں کہ جب سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا انغو اکر سکتے ہیں، تو میں کیا ہو۔ اور پھر لوگوں کے moral استن Down ہو جاتا ہے کہ کوئی آواز بھی نہیں اٹھاسکتا ہے کوئی کچھ کر بھی نہیں سکتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر سردار مصطفیٰ ترین parliamentaria بھی سردار بھی اور ایک پارٹی کے رہنماء بھی اور اس کے باوجود یہ انغو کیا تو میر اواسع غریب کا کیا بنے گا۔ اور ان قوتوں کے خلاف بالکل moral down ہو جائے گا لیکن میں سمجھتا ہوں آج یہ ریکوڈ پیش اجل اس اس حوالے سے میں بہت اچھا سمجھتا ہوں، کہ کم از کم ہم اپنا ایک آواز کر کے ہم اپنارونوئے لیکن وہ اگر جو کچھ کرنا چاہتے ہیں تو کریں لیں۔ لیکن اگر ہم ڈر کی وجہ سے ہم لائق کی وجہ سے ہم خوف کی وجہ سے رو بھی نہیں سکتے اور اپنارونا بھی نہیں دیکھا سکتے اور اپنا خم بھی دنیا کو نہیں دیکھا سکتے ہیں تو پھر ہمارے پیچھے جو عوام ہے ان کا کیا بنانے گا؟ میڈم اسپیکر صاحب! ہذا اس حوالے سے آج سردار مصطفیٰ ترین کے بیٹے پر یہ ریکوڈ پیش میں بالکل مناسب سمجھتا ہوں۔ اور اس حوالے سے نہیں ٹھیک ہے، ہمارے بہت سے لوگ انغو ہو گئے، ہر ایک بلوجتنی اور ہمارے پشتونوں اور بلوق اور ہمارے اس سرز میں کافر زند تھے، لیکن اس حوالے سے اگر ہم نے اس پر بھی احساس نہیں ہوا تو پورا عوام کا moral ختم ہو جائے گا، ہذا اس حوالے سے ہم سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ احساس ہے اور ہم اس پر بھر پورا احتیاج بھی کرنا چاہیے اور بھر پورا نداز اس کو پکڑنا بھی چاہیے۔ اور جیسے کے دوستوں نے کہا کہ ہم ان کو تقاریر کی حد تک نہیں رکھا جائے اور ہم ان کو اس حد تک نہیں رکھا جائے کہ بس میں نے اپنا منافق کر کے اور ان کا ساتھ دیدیا باتی وہ جانے وہ اللہ جانے اور وہ جو کچھ کریں گے، لیکن ہم نے خلوص کے ساتھ، اور خلوص نفس کے ساتھ نہ عوام کو دھوکہ دینا چاہیے، نہ اپنے لوگوں کو اور نہ اپنے ورکروں کو دھوکہ دنیا چاہیے، اور میں بحیثیت اپوزیشن لیڈر ایک دیکھاوے کے لیے کام کر کے پھر جب نکل جاؤں گا تو بس یہ کھٹے میں جائے؟ جو بھی کچھ ہو؟ ہذا اس پر احساس کرنا اور ہم نے اس کا بھی احساس کرنا چاہیے، کہ یہ

ہمارے سرزی میں جو ہے ہمارا بلوچستان جو ہے، اس کے لیے کوئی بھی اور نہیں آسکتا ہے، اگر ہم انتظار کرتے ہے، کہ کوئی خیر پشتو نخوا سے کوئی بندہ آئے گا یا کوئی پنجاب سے کوئی آئے گا، یا کوئی سندھ سے آئے گا، لیکن اس سرزی میں کا احساس نہیں خود کرنا ہے، اور ہم اس بات کا انداز بھی لگانا بھی چاہیے کہ ہمارے سرزی میں کیا اس طرح تو نہیں ہے کہ مستقبل قریب میں ہمارا سرزی میں میدان جنگ بنایا جا رہا ہے؟ بین الاقوی جو game ہو رہا ہے، بین الاقوی جو کھیل ہے تو کیا یہ جنگ جو بین الاقوی جنگ ہے، کیا دنیا ہمارے سرزی میں پرتو منتقل نہیں کرنا چاہتے؟ کیا ہمارے سرزی میں اس جنگ کے لیے میدان نہیں بنایا جا رہا ہے؟ لہذا ہم اس بات کا پورا احساس ہونا چاہتے اور خاص کر جو ہمارے ساتھ کچھ واقعات ہو گئے ہیں اور اگر ہم آنکھیں بند کر کے بیٹھے جائے، آپ کہتے ہے کہ ایک واقعہ ہے ہو گیا، ایک drone ہو گیا وہاں پر کوئی مار دیا کوئی اختر منصور نامی تھا، یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہم اس کا انداز لگایا جائے، تو مجھے بتایا جائے میڈم اسپیکر صاحب! یہ مولا آختر محمد منصور جو اس سرزی میں پر اس کو target کیا جن قوتوں نے امریکی نے اور اس ملکوں نے target کر لیا تو کیا یہ کیسے ایران ہے ہمارے بھائی اور دوست ملک کہ لکھویشن بھی وہاں سے نکل جاتے ہیں پھر وہاں سے کپڑ لیتے ہیں۔ ہمارے سرزی میں پر آ جاتا ہے۔ اور پھر مولا آختر منصور بھی وہاں سے نکلتا ہے اور ادھر وہ مل جاتا ہے، اور پھر ہم اب تک اس کا احساس نہیں کر لیتے کہ ہمارے میدان میں اور ہمارے سرزی میں پر کیا کیا ہو رہا ہے؟ لہذا ہم نے اس بات کا احساس ہم نے اس house میں کرنا ہے، اس زیارت والے اس بات کا احساس کے کرنا ہو گا، اس ڈاکٹر حامد نے کرنا ہو گا، اس سرفراز نے کرنا ہو گا، اور اگر ہم اس انتظار میں ہے، ہو گیا ایک drone ہو گیا، ایک کار اور ایک آختر منصور تھا، وہ دنیا سے چلا گیا، لیکن یہ آختر منصور اگر ہم اور باما اگر ہم اور باما کا تقریرن لیں، اور ہم ان کا جائزہ لیں تو انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہیں میں اور بھی کروں گا۔ اور کتنے لوگ ان کے لیے مطلوب ہیں؟ اور ہمارے سرزی میں پران کے لیے کتنے لوگ مطلوب ہیں؟ اور اگر ہر ایک ایک پر کریں گا، تو مجھے بتایا جائے، یہ میدان جنگ اور یہ جنگ ادھر منتقل نہیں ہو جائے گا؟ اور پورا دنیا کا جو جنگ ہے یہ ہمارے سرزی میں پیٹ میں لے لیتے ہیں لہذا ہم نے اس بات کا بھی احساس کرنا ہو گا، اور میں بہت احترام کے ساتھ جو پشتو نخوا ملی عوامی پارٹی کے جو دوست ہیں، اور آج یہ واقعہ اور یہ افسوسناک واقعہ پارٹی کے حوالے سے تو ان لوگوں کا ہے، اور مومن کے حوالے سے ایک بلوچستانی کے حوالے سے ایک پشتوں کے حوالے سے تو ہمارا سب کا واقعہ ہے۔ لیکن میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہم جو کہتے ہیں کہ ہمارا دوستوں نے کچھ کہا کہ ہمارے سرزی میں اور افغانستان اور جہاد اور فساد وغیرہ یہ سب کچھ، بالکل، لیکن مجھے یہ بتایا جائے، کہ آج ہم اگر اسی افغانستان کے کہ جوان افغانستان میں وہاں حکومت اور حکمرانی ہے، اگر وہ لوگوں اور

آج ہم اپنے لوگوں پر اپنے ملکوں پر اپنے حکومت پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہاں مدخلت نہ کریں، چلو ہم نے لگادیا کہ ہمارا پشتوں ہے اور یہ ہے اور ہمارا ہمسایہ میں مسلمان کے حوالے سے کہتا ہوں کہ مسلمان ہے، اور ڈاکٹر اور زیارت وال کہتے ہیں کہ ہمارا پشتوں ہیں، چلو ہم نے الزام لگادیا، لیکن کبھی بھی ہم نے اس حکومت کو یہ پوچھا ہے؟ کبھی بھی ان لوگوں سے ہم نے پوچھا ہے؟ کہ 30 سال ہم نے آپ لوگوں کو ادھر کھپایا اور اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا اور برداشت کر کے ایک دوسرا ملک آپ ملک کے اندر ہم نے اُنکی خدمت کی۔ لیکن آپ مجھے بتائے کہ آپ نے جوانڈیا کہ آپ نے پورا انڈیا یہاں لا کر کے میرے border پر کھڑا کر کے اور ادھر کو نسل خانے کھوں دیئے، ایک کو نسل خانہ کھولتے تو سب کو نسل خانوں کی کیا ضرورت ہے، لیکن ہم نے کبھی یہ کہا ہے یہ سوچا ہے؟ کہ یہ کھیل جو وہاں انڈیا اور ہمارے دشمن کر رہے ہیں، اور ادھر آتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کہتے ان کو؟ کہ آپ نے ادھر یہ ہمارے دشمن ادھر کیوں لیا ہے؟ اور کیوں ہمارا بابا آپ بنایا ہوا ہے؟ لیکن ہم ایک طرف اور اس حوالے سے دیکھتے ہیں کہ بس ٹھیک ہے میراً اگر جتنا بھی خراب ہو جاتا ہے خراب کرتے رہو، لیکن میرا ساتھ ان کا فکر ہے اور کوئی بلوچ جب کہتا ہے ایران کے ساتھ انکو فکر ہے اور جب پشتوں ہوتا افغانستان کے ساتھ انکا فکر ہے جب کوئی مولا ہوتا وہاں طالب کے ساتھ فکر ہے۔ تو مجھے بتاؤ اپنے سرزی میں کوچانے کے لیے کون آئے گا؟ اور اس دھرتی کے اور اس سرزی میں کی حفاظت کے لیے کون آئے گا؟ اور کون اس کی حفاظت کریں گا؟ اور وہاں ہمارے اور یہ drone جو ہو گیا کیوں افغانستان کا ہمارے اوپر drone ہو رہا ہے؟ کیوں افغانستان کے سرزی میں سے ہمارے اوپر drone ہو رہا ہے؟ اور کیوں افغانستان کا government کو مسترد نہیں کرتے ہیں؟ جاو اپنے سرزی میں پر جنتے بھی مولا آخر جنتے بھی آپ کے لوگ ہیں، تو آپ کے اپنے افغانستان میں آتے رہتے ہیں۔ تو drone ادھر ہی کرو، نہیں آپ اپنے سرزی میں پر drone نہیں کرتے ہیں۔ امریکہ پورا دنیا کو یہاں آپ نے آباد کر دیا، اور ادھر میرے سرزی میں اس کے آپ نے منتخب کر لیا اور وہ سزا مجھ دے رہا ہے کہ میں 50 سال سے ادھر حفاظت کرتا ہوں، اور آپ کی خدمت کرتا ہوں؟ لہذا ہم نے ان چیزوں کا بھی ہم نے خیال رکھنا ہو گا اور اگر ہم اس پر اختلافات میں ہو جاتے ہیں کہ میں کرزی کا حکومت پسند کرتا ہوں، کیونکہ یہ وسع کا مخالف ہے، اور یہ جمیعت علماء اسلام کا مخالف ہے اور پھر میں کہتا ہوں کہ میں فلاں فلاں مولا نامنصور کا حکومت تسلیم کرتا ہوں کیونکہ یہ ڈاکٹر حامد کا مخالف ہے، لیکن جنتے بھی اگر میں ہوں یہم ہوں اگر وہ کرتے ہے تو اپنے دھرتی کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اپنے سرزی میں کا بھی خیال رکھنا ہے لہذا اس بات کا احساس بھی ہمیں کرنا چاہیے اور ان حالت کے جیسے کے بابت لالانے کچھ حالات کا نشاندہی کی، میں کہتا ہوں کہ کل جو میرے دوستوں نے

کہا کہ ٹھیک ہے ہم نے اسمبلی میں ایک دوسرے کو بات کرتے تھے، ورنہ میں کل بھی یہ کہتا تھا کہ زیارت وال بھائی نہ کل میرے اختیارات تھے جو کچھ خطے میں ہو رہا تھا، جو target killing گواہ کاری جو قتل میں کر رہے تھے، اور جو کچھ کر رہے تھے نہ میرے اختیارات تھے، اور نہ آپ کے اختیارات ہیں ابھی اس میں کہ میں نے امن قائم کر لیا۔ میں نے یہ کر لیا۔ جن قتوں امن قائم کرنا تھا تو کر لیا، اور اب جو خراب کرنے والے جو لوگ ہیں اب وہ خراب کر رہے ہیں۔ اب جو خراب کر رہے ہیں آج اگر آپ کی حکومت پر control ہے، آپ کی ان اداروں پر control ہو، اگر آپ کی ان حالات پر control ہو، میں آپ کے طور پر نہیں کہتا ہوں لیکن آج میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے ساتھ یہ نامردی رکھتے ہے کہ ٹھیک ہے مصطفیٰ ترین کا بیٹا کیونکہ میرے حکومت کا control بھی ہے، اور سردار مصطفیٰ کا بیٹا گواہ بھی ہو جائے، تو مجھے یقین ہے کہ آپ بے بس ہیں، آپ اس پر control نہیں رکھتے ہیں۔ اس لیے آپ آج مجبور ہو گئے، صرف عوام کے لیے اور آپ درد کیھنے کے لیے عوام کے پاس آگئے کہ میں کیا کرو؟ میں سمجھتا ہوں یہ باتیں ہماری ہیں نہ اگر میں کہتا ہوں کل میں نے ایسی حکومت کر دیا تو اس حکومت پر میرا مکمل control تھا، تو وہ بھی بیکار باتیں ہیں۔ اگر آج میرے دوست مجھے کہتے ہیں کہ میں نے امن قائم کر دیا۔ اگر میں ان سے پوچھوں زیارت وال صاحب سے زیارت وال صاحب اگر کل آپ اتنے بڑے آدمی تھے کہ پورے بلوجستان میں آپ نے راستے کھلاؤ میں کراپی میں سفر شروع ہو گیا اور پیشین اور چن سفر شروع ہو گیا تو آج پھر کیسے اس طرح کمزور ہو گئے کہ جیسے کہ بابت نے کہا کل کا سفر فراز اور آج کا سفر فراز؟ لہذا ان باتوں کو اور یہ بین الاقوی gang ہے اور ہم نے صرف اور صرف اس پر سوچنا ہو گا کہ مسلم باغ میں جو کچھ حالت پیدا ہو گیا، واقع توبیہ ہے کہ دو بندے ہیں، لیکن اسکی ٹارگٹ ٹنگ کو دیکھا جائے یہ کس طرح سلسلہ ہے؟ انکو مار دیتے ہیں، مولیٰ اکبر صاحب جو پہلے ایک ہفتہ پہلے مار دیا، گھر سے کوئی پانچ دس میل فاصلہ پر، لیکن ان سے نہ کوئی گھڑی لے گیا، جیب میں 25 ہزار روپے تھے، وہ بھی صالم، موڑ سائکل بھی اور ان کو مار دیا اور چلا گیا۔ یہ کس طرح کا قتل ہے؟ ٹھیک ہے مار دیتے ہیں تو گھڑی لے جاتے پیسے ان کے جیب سے نکلتے ہیں، موڑ سائکل لے جاتے، کوئی دشمنی ہو، لیکن میں اس کا احساس نہیں کروں کہ کیا یہ ایک مجھے اکبر کا قتل یہ ایک بڑا منصوبہ ہمارے سرزی میں پر آ رہا ہے۔ تو کل حاجی رشید کا بیٹا اسی نوعیت کا اُسی pisto آج میں DC سے بات کر رہا تھا، وہی pisto استعمال ہوا تھا۔ اور اُسی طرح نہ ان کے جیب سے پیسے نکالنے کوئی موڑ سائکل، کچھ بھی، لیکن ان کو آٹھ گولیا مار دیا۔ تو کیا میں اس کا ابھی بھی احساس نہ کروں؟ کہ قلعہ سیف اللہ میں ایک لاوا پک رہا ہے اور یہاں خانہ جنگی کا ایک حالت شروع ہو جاتا ہے اور یہاں قبل کو ایک دوسرے کے ساتھ دست و

گریبان کرتے ہیں تو پھر میرے خیال میں نہ سیاستدان ہوں، اور نہ میں لوگوں کو تحفظ دے سکتے ہوں۔ اگر ہم اس بات کا جائز آج محسوس نہ کر لے، ڈاکٹر حامد جس حلقة سے کامیاب ہے یہ کیسا چن ہے؟، وہاں جا کے ایک ہفتے کے اندر تین چار انغوہ ہوئے ہیں اور وہاں لوگ پر امن چن تھا لیکن آج وہاں انغوہ اشروع ہو گیا ہے۔ تو اگر میں ڈاکٹر حامد الزام لگاؤں، کہ ڈاکٹر حامد آپ کے حلقات میں یہ ہوا، تو الزام تو لگا سکتا ہوں، لیکن اگر ڈاکٹر حامد اس کا دفاع کر لے تو نہ وہ دفاع کا حق رکھتے ہیں نہ میں الزام کا حق رکھتا ہوں بلکہ میں کوئی نا اس کا احساس کروں کہ کیا اس خطے میں کہ مسلم باغ میں وہی target اور ادھر پیش میں ہی یہ انغوہ کا رہی اور ادھر کوئئے میں جو انغوہ کا رہی، کیا ایک بہت بڑے اور اس طرح تو ہم نہیں جا رہے ہیں کہ ہمارے سرز میں کومیدان جنگ بنایا جا رہا ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ مجھے جو احساس ہے اور میں جو محسوس کرتا ہوں، جو حالت میں دیکھ رہا ہوں، تو یہ ہمارے سیاسی اس مخالفتوں سے بلا تر ہے، نہ کوئی اگر وہ حکومت والے کہتے ہیں، ہم اس پر control کا بس رکھتے ہیں تو میرے خیال میں ایک Obama نے ایک اعلان کر دیا اور Obama کی دھمکی کے مقابلہ میں آپ نہ انکا بس رکھتے ہیں اور Obama خود کہتے ہیں میں اس سرز میں پر ایک اور حملہ کروں گا اور ایک اور حملہ کروں گا، تو پھر مجھے بتائے کہ آپ اس drone کے control کر سکتے ہیں؟ ایک طرح Obama اور ان کا دوسری طرح آپ اور یہ۔ جب control نہیں کر سکتے ہوں، اور ہم اس دوران ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان بھی ہوں، اور ایک دوسرے کے ساتھ پاؤں کے نشان بھی وہ ہوں، تو مجھے بتائے اس کا فائد کس کو پہنچتا ہے؟ لہذا اگر ہم اس بات کا احساس کرتے ہیں اور یہ بلوچستان کا جو میں جو بلوچ علاقوں میں صورت حال ہے پشتو نوں علاقے پہلے پر امن تھے، پشتوں کے تو یہی علاقے ہیں جب قلعہ سیف اللہ کا صورت حال یہ ہو کر killing target کا تصور ہو ہی نہیں سکتا تھا بھی وہاں شروع ہو گیا۔ وہاں پیش میں انغوہ کا تصور ہو نہیں سکتا تھا بھی شروع ہو گیا۔ اور اسی طرح چمن اور اسی طرح اور اسی طرح کوئئے یہ صورت حال ہیں بلوچ علاقوں میں پہلے سے یہی صورت حال ہے۔ تو میرے خیال میں ہم اس کا دوسرے رخ سے بھی اس کا جائز لیں۔ اور اس پر control رکھنے کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ تمام سیاسی جماعتیں اس پر متعدد ہو کر کے اور خاص کر سردار صاحب کے بیٹی کا مسئلہ جو ہے پچھ مسائل اس طرح بھی ہے، کہ یہاں مقامی انتظامہ کے حوالے سے بھی ہوتے ہے، مجھے یاد ہے، ہمارے صوبائی سالار ہیں حاجی صادق نور زئی، جب انغوہ کیا گیا تو میرا خیال محظوظ الرحمن صاحب اس وقت ادھر تھے یا نہیں تھے، جو ۱۷ اپریل، اور سارے اداروں اور سارے ایجنسیوں کے لوگ، میں نے بلا house CM میں meeting بھی میں نے کر لیا، نواب اسلام صاحب نہیں تھے، اور میں نے ان کو

کہا دیا کہ ایک ہفتے کے اندر بلکہ چار دن میں نے اُن کو بتادیا۔ اگر آپ لوگ ہمارے بندے کو لاسکتے ہوں recover کر سکتے ہوں، تو ٹھیک ہے ورانہ میں اس حکومت کا حصہ پھر نہیں بناؤ گا اور وہ ہفتے سے پہلے دوسرے دن وہ ادھر سریاب روڈ سے یا recover ہو گئے انہوں چھوڑ دیا، انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی ایک آدھے گھنٹے کے فاصلہ پر جب لے گیا، پھر کوئی زیریں میں مجھے رکھ دیا اور پھر یہاں جب شور شراہ ہو گیا اور یہاں آپ لوگوں کے جو یہ معالات شروع ہو گیا، تو پھر واپس لے کے ادھر چھوڑ دیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے police اور ہمارے forces کے جو ادارے ہیں، میں اُن سے بھی اتنا زیادہ خوش نہیں ہوں۔ اور میں یہ آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملات بین الاقوامی game میں چھوڑ دو کہ مسئلہ یہ ہے اور بھی ہاتھ رکھ کر کے وہ بیٹھ جائے اور ہم بھی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کی اور میں اس GIA صاحب اور میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ لوگ عوامی نمائندوں کا احترام کریں اُنکی باتیں زرائسنی میں جائے اپنے لوگوں کے با تین سنتے ہیں اور کسی کی نہیں۔ مسلم باغ میں ایک ہفتہ پہلے ایک SHO وہاں ایک معزز گھر پر حاجی عاصم ہے وہاں ایک خاندان اور ایک معزز گھر اور وہاں، یعنی لوگوں کے مدد ماری بچوں کے درمیان ہوا تھا لیکن اُس کے گھر پر FC کو استعمال کر کے اور تمام High forces استعمال کر کے اور انکو بے عزت کرنے کیلئے اور جب میں نے حاجی صاحب سے شکایت کی یہ ہے اور جب اس طرح نوبت آجائے کہ لوگ target killing ہو رہے ہیں اور وہ گھر سے نہیں نکل سکتے میں اُنکے پیچھے بھی نہیں جاسکتے ہیں اور ادھری مسلم باغ کے شہر میں، لیکن جب میں نے ان سے گزارش کی کہ خدا را اگر آپ چھابندہ ہو تو ادھر کر لیں یہ یہاں خانہ جنکی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور یہ منصوبہ اگر پائے تکمیل تک پہنچتے ہیں تو ہمارے forces کیلئے استعمال ہو جاتے ہیں ہمارے ادارے اُنکے لئے استعمال ہو جاتے ہیں ورنہ یہ پائے تکمیل تک اُس وقت یہ دنیا نہیں پہنچا سکتے۔

میڈم اسپیکر:- مولانا صاحب windup کریں۔

قائد حزب اختلاف:- لہذا اگر حاجی صاحب نے وعدہ کر دیا، اور کہتے ہیں کہ ابھی کرلو تو ابھی بھی وہ ادھری ہے اور وہ مجھے بھی کرتے ہیں آپ نے میرا کیا بگاڑ دیا؟ اور telephone کی کردیا کہ میں نے آپ کا کیا بگاڑ دیا کہ آپ میرا شکایت کرنے لگے؟ دھمکیاں بھی دینا شروع کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے forces اور ہمارے اداروں ہمارے حکومتی اداروں کی، یہاں حکومتی نمائندوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ نہ حکومتی ارکان کی ہے۔ اپوزیشن کو تو چھوڑ کیونکہ اگر وہ میرا قدر کرتے تو شاید یا تو اُن کو کہہ دے کہ ان کی بات کیوں مانتے ہیں۔ لیکن کسی عوامی نمائندوں کے نہیں ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں آج بھی گزارش کرتا ہوں کہ آج ہمارے G

صاحب اور ہمارے Home Secretary صاحب اور وہ بالکل کھلانکل جائے اور اُس پر کوئی دباؤ نہ ہو اور وہ اس چیز سے بالاتر ہو جائے اگر ایک ہفتے میں یا چار دن کے اندر اسrecover نہیں ہو گیا تو پھر میں سیاست نہیں کروں گا۔ لیکن وہ بھی میرا خیال ان چیزوں سے نکل جائے اور ان مسئلتوں سے نکل جائے۔ اور وہ کام کر کے اگر انہوں نے کر دیا تو میں سمجھتا ہوں ان لوگوں کے ان قوتوں کی حوصلہ شکنی ہو جائیگی۔ جن قوتوں نے سردار زادہ اسد کو اٹھایا ہے اگر انہوں نے نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر عام لوگوں کا تو ذرا تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں یا گھر پر ان کو جب ٹیلیفون آتا ہے تو تاوان انکو پہنچاتے ہیں۔ میں کل سردار صاحب کے پاس جب گیا تھا تو انہوں نے کہا کہ ایک نیا طریقہ واردات ہوئی ہے پہلے کراچی وغیرہ میں ہوتے تھے کہ گاڑی میں کوئی بندہ اٹھا کر کے اور وہ گاڑی میں اُسی طرح پھراتے ہیں اور اُس کے گھروں کو فون کرتے ہیں کہ مجھے پچس لاکھ یا تیس لاکھ یا ایک کروڑ روپے پہنچ دے ورنہ پھر اس کو ہم قتل کر دیتے ہیں۔ وہ اُس کو گاڑی میں پھراتے ہیں کہ دری رکھنا بھی نہیں چاہتے ہیں۔ اور ایک گھنٹے کے اندر سارے معاملات کرتے ہیں پیسے وصول کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کا حوصلہ افزائی ہو جائے گا۔ پھر ہمیں سب آج جب سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا ہے آج تو ہم اس پر ہے کہ سردار مصطفیٰ ترین کا بیٹا ہے۔ وہ دن نہ آ جائے کہ اس معزز ہاؤس کا کوئی ممبر کو اٹھا کر لے جائے پھر ہم کیا کریں گے پھر ہم دنیا کے سامنے منہ دیکھانے کے قابل ہے؟ لہذا اس سلسلے میں اپنے forces سے اپنے اداروں سے میں دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صلاحیتیں دی ہیں اور استعمال کر کے تاکہ عوام کا حوصلہ بلند ہو جائیں اور ان لوگوں کی حوصلہ شکنی ہو جائے۔ ایک مرتبہ پھر میں دعا بھی کرتا ہوں۔ کیونکہ جن پر گزرتا ہے ان کو پتہ ہوتا ہے جس طرح سردار عبد الرحمن کھیتڑا نے کہا کہ ہر روز ان کے لئے موت ہوتی ہے۔ اگر ایک بندہ فوت ہو جاتا ہے تو تین دن کاغم ہے پھر نکل جاتے ہیں۔ آج سردار مصطفیٰ ترین بھی زکدن کے حالت ان کے ماں کے سارے گھروں اور روز جب ٹیلی فون آتے ہیں ان پر موت گزرتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے بیٹے کو بازیاب کرائیں اور اللہ ہمیں یہ سوچ دیا جائے کہ ہم اس سرزی میں کے یہ تمام پورا نقشہ جو میں نے پیش کر دیا ہم احساس کر کے اور میں ایک بات کروں گا۔ حضرت مولانا شیرانی صاحب نے تمام سیاسی پارٹیوں سے گزارش کی دست بستہ کہ ہمارے سرزی میں پر کچھ آنے والا ہے۔ اور کچھ قوتیں اس کیلئے سرگرم ہے۔ اور شاید دوسرے جو صوبے ہیں ان کے مالک ہیں۔ پورے پاکستان میں لاوارث سرزی میں ہے وہ شاید بلوچستان ہے اور اگر یہ میدان جنگ بنادیا گیا۔ پھر ہمارے control سے معاملہ، اگر ہم نے اس سے پہلے ایک دوسرے کی بات سمجھ بھی لیا اور سن بھی لیا اور ہم کچھ جدوجہد کی تو شاید ہم ان غریب عوام کو ان بد قدمتوں سے

اور بدجتوں سے بچا سکے۔ اور اگر ہم اس طرح ہم ایک دوسرے کے ساتھ دست و گربان ہو اور اس پر سوچ بھی نہ سکے اور احساس بھی نہ کر لے تو اللہ ہی حافظ اور ہمارے حفاظت کریں۔ اور اللہ ہماری وہ نعمت جو کہ امن کو اللہ نے بھی نعمت کے طور پر پیش کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب مکہ مکرمہ بیت اللہ کو مکمل کر کے تو سب سے پہلے دُعا یہی کی۔ کہ اللہ اس شہر کو امن کا گھوارہ بنادیں۔ اس کے بعد بھل میوہ وغیرہ دے دیا جائے۔ اللہ اس نعمت کو اللہ ہمارے نصیب کر لے اور سردار صاحب کے بیٹے کو اللہ بازیاب کریں۔ شکر یہ۔

میڈم اسپیکر:- عبدالرحیم زیارت وال صاحب۔

عبدالرحیم زیارت وال (وزیر تعلیم) :- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ میڈم اسپیکر! سب سے پہلے میں آج کی جو requisite اجلاس ہے سردار مصطفیٰ خان ترین کے بیٹے اسد خان ترین کی اغوا پر، میں اپنی جانب سے ایوان کی جانب سے سردار صاحب کی ساتھ اظہار تکمیل اور جو دکھ تکلیف اور مشکل کی جو صورتحال ہے پورے ایوان نے آج ان کے ساتھ جس ہمدردی کا اظہار کیا اس پر میں پورے ایوان کا چاہے وہ treasury میں سے ہو یا اپوزیشن سے ہو میں سب کا مشکور اور ممنون ہوں۔ میڈم اسپیکر! آج کا یہ اجلاس جس میں پھر خصوصیت کے ساتھ مولانا واسع صاحب اپوزیشن بیچوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جو boycott کر رکھا تھا اس سے پہلے اس کو چھوڑ کر اس اہم مسئلے پر ایوان میں آ کر شرکت کی اور انہوں نے یہاں پر اس معاملے پر خصوصی صوبے کے امن و امان پر سیر حاصل بحث بھی کی تو ان کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ میڈم اسپیکر! ہم نے کبھی بھی یہ وعدہ یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ہم سب کچھ کو ٹھیک کر چکے ہیں البتہ اتنا کہا تھا کہ ماضی کے مقابلے میں ہم کافی بہتری لے آئیں ہیں اور اس بہتری میں اب جو صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہمیں تشویش لاحق ہے اور وہ تشویش دوستوں نے آپ کے سامنے custodian of the House رکھی ہے اور اس تشویش میں روز بروز اضافہ ہونا یا واقعات میں اضافہ ہونا۔ اس پر بھی ہم سب کو تشویش ہے اس پورے ایوان کو تشویش ہے۔ میڈم اسپیکر! جو چیزیں سامنے آچکی ہے اس میں دوستوں نے جن باتوں کی نشاندہی کی ہے وہ باتیں دراصل ہم سب کو اس سوچ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ہم سب کو اس طرف جانا ہو گا آیا ہم پوچھ لیتے ہیں کہ مولانا فضل الرحمن صاحب پر قاتلانہ حملہ دو تین مرتبہ پر حملہ ہوئے وہ کیوں؟ مولانا شیر اپنی پر حملے کیوں ہوئے؟ شیر پاؤ صاحب پر حملہ کیوں ہوا؟ محمود خان اور اس کا گھر وہ تو سالوں سے حملوں کے زد میں رہا اور محمود خان پر بھی خود کبھی حملہ ہوا۔ اور ہمارے اسمبلی کے نمبر ان کے جیسے دوستوں نے نشاندہی اُن پر حملہ ہوئے۔ ہم لوگوں نے گناہ کو نسا کیا ہے؟ میڈم اسپیکر! ہم پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ یہ سرزی میں جس پر ہم رہ رہے ہیں یہ سرزی میں ہمارے

اباوجداد نے دنیا کے مختلف حملہ آوروں کے ساتھ مقابلہ کر کے وراشت میں ہمیں چھوڑی ہے۔ اور اس کی حفاظت اس کے ایک ایک انج بائندوں کے مفادات کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ آج یہ ایوان ہم یہاں پیٹھے ہیں یہاں پر debate ہو رہی ہیں۔ اور وہ اس بات پر ہو رہی ہے کہ کیا ہم نے اپنے حقوق کی حفاظت کرنی ہے یا نہیں۔ میڈم اسپیکر! ہم پارٹی کی حیثیت سے عبدالصمد خان اچنڑی جو انگریز یہاں آئے تھے انگریز کے خلاف جدوجہد کی اور اس سرزی میں کی اس خطے کے ایک محبت وطن فرد کی حیثیت سے ایک محبت وطن فرزند کی حیثیت سے ایک محبت وطن لیڈر کی حیثیت سے اُس نے زندگی کے آخری دنوں تک اس سرزی میں کے ساتھ نجھایا تھا اور کبھی بھی صبر کا دامن نہیں چھوڑا تھا۔ جیل ہو جیل کی کوٹھریاں ہوں دوسرے تیسری مشکلات ہوں جو بھی اذیتیں تھیں ہمیں پہنچائی گئی ہم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ آج بھی اس فلور پر ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ دو تین چیزیں ایسی ہیں۔ اگر ہم نے اس ملک کو اس صوبے کی سیاست کو جمہوریت کو اس کی sovereignty کو رکھنا ہے تو میں پہلی بات یہ کروں گا کہ یہ جمہوریت کے ساتھ رہ سکے گا۔ اور جمہوریت نہیں ہو گی جمہوریت میں تالگیں اُک کی جائیگی تب بھی ہم یہاں پر ہمارے sovereignty کو خطرات ہونگے۔ ایک ہی راستہ ہے وہ یہ ہے کہ جمہوریت ہو پارلیمنٹ کی بالادستی ہو اور قوموں کو اختیارات ہو اور ہم جمہوری طریقے سے اپنے چیزوں کو آگے لے جائے اور اگر جمہوریت پر کسی کی نیت خراب ہے یا جمہوریت کے خلاف سازش ہو رہی ہے یا جمہوریت کا بستر لپیٹا جا رہا ہے۔ اگر کوئی کر رہا ہے میری ہمدردانہ تجویز یہ ہو گی کہ وہ یہ کام چھوڑ دیں۔ جمہوریت اس ملک کی سب کچھ کا ضامن ہے اور ہمارے مشکلات ہیں اور تمام کے تمام مشکلات ہمارے جمہوریت سے ہی حل ہونگے ہمارے مسائل ہیں وہ مسائل بھی جمہوریت سے حل ہونگے۔ بیٹھنے سے ہی حل ہونگے جس کے جو بھی مسائل ہیں لیکن میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ کہ جو لوگ یہ کر رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر! ہم روایات والے لوگ ہیں۔ یہ سرزی میں پتوں اور بلوچ کی سرزی میں ہیں۔ اس سرزی میں پر کسی مرد کو مرد کی جانب سے اٹھانا یہ ہمارے روایت کے برخلاف کام ہے۔ چاہے وہ پیسوں کیلئے ہو چاہے کسی بھی مقصد کے لئے ہو۔ یہ ہمارے روایت کے برخلاف ہے اور جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں وہ آگ سے کھیل رہے ہیں۔ مصطفیٰ خان کے بچے کے ساتھ نہیں جو بھی لوگ انداز ہوئے ہیں وہ سب اس مٹی کے اس سرزی میں کے لوگ ہیں۔ ان کے ساتھ کسی نے بھی کسی بھی طریقے سے کوئی بھی جارحیت کوئی بھی اس قسم کی جو چیزیں ہیں، اٹھانے کی لیجانے کی انداز کے روایات کے مقابلے میں پیسے مانگنے کی یہ تمام چیزیں ہمارے روایات کے برخلاف ہیں۔ اور جو کچھ ہوا جس طریقے سے ہوا اور جس طریقے سے کیا جا رہا ہے ہم اس کے سخت ترین مخالف ہے۔ اور ہم نے یہ ثابت کرنا ہو گا ہمارے Law

ہماری پولیس ہماری لیویز پھر اُس کے بعد جو دوسرے enforcement agencies provincials ہماری وہ ہے اُس کی ذمہ داری ہے کہ وہ insure کرائیں گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، آئین کی 9 Article فرد کی سلامتی کے بارے میں، فرد کی سلامتی کیا ہے کوئی بھی شخص جو اس ملک کا شہری ہے اس صوبے کا اس شہر کا کوئی شہری ہے اُس کی سلامتی حکومت کی ذمہ داری ہے، اور حکومت ہماری حکومت ہے اور یہ ہماری ایجنسیاں ہیں Law enforcement Agencies کی حیثیت سے یہ انکی ذمہ داری ہے، اُنکے معلومات ہونے چاہیے کہ کون یہ کام کر رہا ہے؟ - یا Criminal support کیا جا رہا ہے ہمارے امن کو خراب کیا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ کو ناکام بنایا جا رہا ہے۔ جمہوریت کی بستر پیٹا جا رہا ہے۔ کس بنیاد پر ہے؟ کون ہے؟ اور کہاں سے ہیں؟ یہ ذمہ داری ہے ہماری ایجنسیوں کی۔ کہ باقاعدہ ہمارے سامنے اگر نہیں رکھ سکتے ہیں تو گورنر اور وزیر اعلیٰ کے سامنے ان کو رکھنا چاہیے کہ معاملہ کیا ہے اور کس بنیاد پر ہے اور اگر اس سرزی میں کوآگ میں دھکیانا چاہتے ہیں۔ جیسے مولانا واسیع صاحب کہہ رہے ہیں تو International Game International میدان جنگ اگر ہماری سرزی میں کو بنایا جا رہا ہے تو ہمیں قطعی قابل قبول نہیں ہے۔ جس کی بھی جانب سے ہو جو بھی یہ کوشش کر رہا ہوں۔ ہم پر امن لوگ ہیں روایات رکھنے والے لوگ ہیں اور ہماری سرزی میں کوکم از کم میدان جنگ نہ بنائے۔ ہمارے لوگوں پر حملہ نہ ہو ہمارے leadership پر حملہ نہ ہو وہ چاہیے جو بھی ہو ہمیں سوچنا ہوگا مولانا صاحب، ہم سب نے سوچنا ہوگا کہ یہ کیوں کر رہا ہے یہ حملہ ایسا نہیں ہے اس پر خوش نہیں ہونا چاہیے کہ آج فلاںے پر ہوا ہے آج چھا ہوا۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے اور دکھا اور یہ تکلیف جہاں سے شروع ہوتی ہے یہ آخر تک جائیگی۔ یہ آگ ایسی نہیں ہے کہ وہی پر بجھ جائیگی۔ مولانا واسیع کی حد نج جائیگی نہیں یہ آگ جائیگی اور آخر تک جائیگی اور ہم نے پہلے دن سے یہ نشاندہی کی تھی کہ جس آگ سے لوگ کھیل رہے ہیں یہ آگ پورے خط میں لپیٹ میں لیکی۔ آج ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم جگہڑے کے Zone میں ہے اور یہ واقعات کی تسلسل جاری ہے اتنا ہم کہہ سکتے ہیں سرفراز صاحب بیٹھے ہیں وہ figure سے آپ کو بتاسکتے ہیں کہ اسیں کی ہوئی ہے یہ کبھی نہیں کہا ہے کہ ہمارے ہوتے ہوئے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ لیکن بات اصل میں یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں چاہیے وہ بیرونی ہو چاہیے اندر ورنی ہو، سب کو سوچنا ہوگا۔ پرانا بقاء باہمی کے اصول کے تحت افغانستان کو پاکستان کو ہندوستان کو ایران کو جو ہم ہمسایے ہیں سب کو یہ International اصول قبول کرنا ہوگا اور ایک دوسرے کے معاملات میں مداخلت سے پرہیز کرنا ہوگا مداخلت کو ختم ہونا چاہیے کسی کی مداخلت نہ پاکستان میں ہونہ پاکستان

کی مداخلت کسی اور ملک میں ہو، ہمارا یہ خطرہ ہم کہڑے ہیں؟ میڈم اسپیکر! دو تین مرتبہ ایسا موقع آیا کہ یہ آپس میں اڑ جھگڑ جائیں گے ایٹھیں powers اگر آپس میں اڑ پڑے تو کیا یہاں کچھ نج سکے گا؟ یہ سوچنے کی باتیں ہیں اور اگر ہم اپنے چیزوں پر نظر رکھیں گے تو وہ اس طریقے سے ہیں۔ یہاں جو باتیں ہم کر رہے ہیں جو بھی الزام ہو جو بھی چیزیں ہو میں دوستوں کا مشکور کہ یہ ایسے معاملات میں ہم اکٹھے بیٹھے ہیں تقید بھی ہوتی ہے ہم پر بھی ہو گی، ہم بھی کسی پر تقید کریں گے اور ایک دوسرے کی تقید سے اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو میں اس پر معدیرت کرتا ہوں لیکن حلق تلخ ہے بہت ہی تلخ ہے اور ہم ملک کی حیثیت سے تنہا ہو کے رہ گئے ہیں ہم نے اس تہائی کو تھوڑے نکلنے کیلئے اپنی پالیسی تبدیل کرنی ہو گی۔ ہم نے ایسی پالیسی بنانی ہو گی ہم نے دشمنگردی کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ ہم نے اس ملک کو اس صوبے کے corruption سے پاک کرنا ہو گا کرپشن کو خدا حافظ کہنا ہو گا۔ ہمیں اقرباء پروری سے نکلنا ہو گا یہ جو باتیں ہیں یہ جو چیزیں ہیں یہ ایک رات میں ٹھیک نہیں کی جاسکتی۔ لیکن وقت اور حالات کا تقاضاء یہ ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو الوداع کہنا ہو گا اور سر جوڑ کے بیٹھنا ہو گا۔ اپنے ملک کیلئے اپنے لوگوں کیلئے یہ اٹھارہ بیس کروڑ انسانوں کا جو ملک ہے اس کو چلانے کیلئے اور بہتر طریقے سے آگے جانے کیا تدابیر ہو سکتے ہیں اس پر سوچنا ہو گا۔ ہم نے دشمنگردی کو ختم کرنا ہو گا ہم نے مذہبی فرقہ واریت کو ختم کرنا ہو گا ہم نے مذہبی انتہا پسندی کو ختم کرنا ہو گا ہم نے وہ تمام کام جس سے ہماری sovereignty جس سے ہماری اتحاد اور اس خطے کی تحفظ متاثر ہوان تمام کاموں کو چھوڑنا ہو گا۔ اُن تمام کاموں کو الوداع کہنا ہو گا۔ میڈم اسپیکر! یہ جو چیزیں آج ہمارے سامنے آ رہی ہے جس طریقے سے ہیں اس پر میڈم اسپیکر! اس حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں میڈم اسپیکر۔ پشین کو جو واقعہ ہے پورا پشین اس پر متفق ہو گیا ہے پارٹی جس کی جو بھی ہے لیکن ان غواہ کاری کے حوالے سے سب نے بیکھتی کا مظاہر کیا ہے اور ہم سے زیادہ ڈکھ تکلیف اور مشکل میں تمام پارٹیوں نے ساتھ دیا ہے۔ ہم چھن گئے چھن میں جلسہ ہوا اور تمام پارٹیوں کے لوگ وہاں آئے تھے اور بیٹھے تھے با قاعدہ جلسے میں آج جو جلوس آئی ہے مختلف سیاسی پارٹیوں کی جانب سے آئی ہے۔ کوئی میں بھی مختلف سیاسی پارٹیوں کے لوگ آئے ہیں آپ کے اسمبلی کے سامنے اور انہوں نے با قاعدہ احتجاج کیا ہے میں ان تمام پارٹیوں کا صوبے کے عوام کا اپنے لوگوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس معاملے کا نوٹس لیا ہے اور سنجدیگی سے نوٹس لیا ہے اور آج کا جوا جلاس ہے ہمارا اس میں ہماری اتحادیہ یہ ہے مولانا صاحب کہہ چکے ہیں بات دوستوں نے کی ہے کہ اختیارات حکومتوں کے پاس نہیں ہوتے کسی اور کے پاس ہوتے ہیں۔ یہ اختیارات مولانا صاحب میں پھر کہتا ہوں۔ کہ ماضی ایسی رہی ہے کہ واقعتاً یہ اختیارات ہمارے

جمهوری حکومتوں کے مقابلہ میں کسی اور کے پاس ہوا کرتے تھے۔ اور یا ب ایک ارٹکل کی عمل ہے یا اختیارات جمهور کے پاس ہوگی جمہوری حکومت کے پاس ہوگی عوام کے منتخب نمائندوں کے پاس ہوگی اور یہ قبول کرنا ہو گا یہ تنخ گھونٹ پینا ہو گا اور یہاں کے رہنے والے ہیں ہم یہاں کے باشندے ہیں ہم میں سے کوئی اس سرزی میں کیسا تھا اس مٹی کے ساتھ غداری نہیں کریں گے۔ اگر یہ یقین دہانی ایک مرتبہ ہو جاتی ہے تو ہمارے معاملات ٹھیک ہو سکتے ہیں اس میں کوئی دودوڑائے نہیں ہے۔ جو بھی اپنے آپ کو پاکستان کا بہترین دوست سمجھتا ہے یہاں بیٹھے ہوئے لوگ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ وہ اس کم پاکستانی ہو یا پاکستان دوستی میں اس سے کم واقع ہو، ایسی کوئی چیز نہیں ہے لیکن اب یہ یقین کرنا چیزوں پر جانا ان کو address کرنا اب یہ اگر دوستوں نے یہ باتیں نہ سنی ہو۔ میڈم اسپیکر! پتھنیں کہاں تک جاتے تھے۔ صوبائی خود اختیاری یہ ملک کے ساتھ غداری ہے صوبائی خود اختیاری ایسی صوبائی خود اختیاری ویسی اور اگر یہ ملی تو یہ ٹوٹ جائیگا۔ اٹھارویں ترمیم صوبائی خود اختیاری آگئی ہے اس سے اس ملک میں کیا کمی واقع ہوئی ہے۔ سرفراز کیا کچھ باندھ کے پیچھے وہ بنا کے لے جا رہا ہے جو اس کو صوبائی خود اختیاری ملی ہے؟ ایسا کچھ نہیں ہے یا آپ کی فیڈ ریشن ہے اس فیڈ ریشن کے جواز زاء ترقی بھی ہے اس کی جو اکائیاں ہے اس کی حقوق میں ہیں اس کی حقوق کو ان کے چیزوں کو تسلیم کرنا ہو گا۔ میڈم اسپیکر! نہیں چل سکتا ہے اس طریقے سے۔ سوئی سے آپ چالیس پچاس سال سے گیس نکال رہے ہیں اور سوئی کون نہیں دے رہے ہیں؟ جب یہ کہتے ہیں تو کہتے ہیں یہ غدار ہے کیا یہ غداری ہے؟ کیا یہ غداری کے زمرے میں آتا ہے؟ کیا ان کا یہ حق نہیں ہے پورے پاکستان میں وہ پہنچ گئی ہے۔ ابھی یہاں نزدیک یہاں نکلی ہے پتہ نہیں دوسو سال بعد بھی ہر نانی کو ملے گی یا نہیں ملے گی۔ تو میڈم اس پر توبات ہو گی لوگ اس پر باتیں کریں گے جو مالک ہیں stakeholder ہیں وہ اس پر بات کریں گے اس کو منفی انداز میں لینا غلط ہے۔ یہ ہر انسان کا حق ہے جس کی سرزی میں ہو جو اس کا مالک ہو اور اس فصل اس کو اگرنہ ملے تو وہ تو فریاد تو کرتا رہیگا۔ ہم نے کو نسا گناہ کیا ہے سوائے اس کے کہ ہمیں اختیار چاہیے؟ ہم نے کو نسا گناہ کیا ہے صرف یہ کہا کہ ہم stakeholder ہیں اور stakeholder کی حیثیت سے ہم سے پوچھا جائے اب پوچھنے کی بات جب کرتے ہیں کو کہتا ہے کہ یہ ملک غداری ہے۔ یہ غداری نہیں ہے میڈم اسپیکر! ڈاکٹر صاحب نے بھی یہ بات سامنے رکھی۔ میں پھر کہتا ہوں کہ فوج کیسا تھا، ایجنسیوں کے ساتھ یہ جو ہم لوگ بیٹھے ہیں یہ جنگ ان کے ساتھ نہیں ہے کوئی جھگڑا جنگ نہیں ہے ان کیسا تھا ایک بات ہم کرتے ہیں اور وہ ساری دنیا میں مسلمہ ہے مزید تجربہ گاہ پاکستان کو نہ بنایا جائے۔ وہ یہ ہے کہ جمہوریت، جمہوری نظام جمہوری system عوام کی ووٹ اور اس پر

اعتماد اور اس میں کسی بھی قسم کی کوئی مداخلت نہ ہو۔ کسی کی جانب سے نہ ہو۔ کوئی بھی شخص پیسوں کے مل بوتے پریا کسی اور ذریعے سے کسی کی رائے کو ممتاز نہ کرے۔ وہ آئیں گے وہ ہم اور آپ سے زیادہ اس مٹی کے وفادار ہونگے اور یہاں خدمات دیں گے ہم اور آپ اگر نہیں ہونگے جو بھی آئیں گے اُس کو احترام دینا اُس کا احترام کرنا یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے یہ ہمارے اداروں کی ذمہ داری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں جو ادارے ہیں وہ گورنمنٹوں کے ناک اور کان ہوا کرتے ہیں۔ آنکھناک کان جو بھی چیزیں ہیں انسانی جسم کے یہ اس کے وہ ہے۔ اس کے بغیر اب نہیں ہو سکتے ہیں۔ تو یہ معلومات فراہم کرنا ان کی ذمہ داری ہے آج کے دن کے حوالے سے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ذمہ داری انہوں نے نہیں ہو گی۔ اور ہماری ایجنسیاں ایسی نہیں ہے۔ ہماری ایجنسیاں دنیا کے بہترین ایجنسیوں میں سے ہیں اور دنیا کی بہترین ایجنسیاں معلومات بھی رکھتی ہیں اپنے ملک کو چلانے کیلئے اور اپنے مخالفین یا دشمن یا جو بھی اُن کے ہونگے اُس کی بھی مکمل معلومات اور اس کے نیاد پر اپنے گورنمنٹ کو رائے اور اس کے سامنے وہ رکھنا اور سیاسی فیصلے پھر اس سیاسی حکومت کا فرض ہے rule کر رہا ہے کہ وہ کیا فیصلے کرتے ہیں یہ سیاسی فیصلے کرنا معلومات دینا ایجنسیوں کی ذمہ داری ہے اور سیاسی فیصلے کرنا سیاسی تیادت کی ذمہ داری ہے۔ اس میں یہاں پر تھوڑی سی گڑبرڑ ہو جاتی ہے کہ نہیں جو معلومات ہم فراہم کر رہے ہیں فیصلے کا حق بھی ہمیں ہونا چاہیے جو دنیا میں مسلمہ نہیں ہے اور میں اس نیاد پر کہہ رہا ہوں request کر رہا ہوں سب سے کر رہا ہوں کہ اب وقت ہے ہمارے پاس یہ شاید ہاتھ سے نکل جائیگا اگر ہم اس سے کھیلتے رہیں اور اس اصول کو بنیان الاقوامی طور پر جو مسلمہ ہے اگر اس کو نہیں مانیں گے یا مانے کی کوشش نہیں کریں گے اور اس را پر نہیں جائیں گے پھر ہمارے پاس گنجائش کم رہیگی۔ تو آج کے دن کے حوالے سے میں ایک دفعہ پھر سب دوستوں کا مشکور ہوں۔ پشتو نخواہ ملی عوام پارٹی، جمعیت علماء اسلام، نیشنل پارٹی، مسلم لیگ (ن) مسلم لیگ (ق) جو اس ایوان میں تھے موجود رہے ہیں سب نے آج جس تیجتی کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے یہ پیغام دیا کہ ان واقعات پر صرف مصطفیٰ خان کے بیٹے کے حوالے سے نہیں خصوصاً اغواء برائے تاوان ٹارگٹ ٹلنگ مارنا پیٹنا، ان واقعات پر ہم ایک ساتھ ہیں اور یہ ہم سب کیلئے دکھ اور تکلیف کی بات ہیں اور حکومت کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے ہم اپنے عوام سے اور خصوصاً اسمبلی کے ارکین سے اس میں مدد چاہتے ہیں۔ وہ ہماری مدد کریں۔ اور عوام سے مدد چاہتے ہیں اور یہ بملاء کہتے ہیں کہ اس خطے میں جس آگ کیسا تھکھیلا جا رہا ہے جو بھی اس سے کھیل رہا ہے ہمارے عوام اُس کو بھانپ لیں اس کو جانچ لیں کسی کو سمجھ لیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور جرات سے ہمت سے اُس کے خلاف آواز بلند کریں اور خصوصاً میدیا کے دوستوں سے ہماری گزارش یہ ہے میڈیا کے دوستوں سے گزارش یہ ہے کہ

نہایت ہی سنجیدگی کا وقت ہے اور معاملات بہت زیادہ سنجیدہ ہو گئے ہیں اور سنجیدگی سے چیزوں کو لینا اور سنجیدگی سے اپنی رائے ظاہر کرنا کسی کی ہاں میں ہاں ملانے کی کوشش نہ کرنا اور چیزوں کو سامنے لانا اور ہمارے پاس ماہرین بھی ہیں PHDs، specialist بھی ہیں، خارجہ پالیسی کی بھی ہے داغلہ پالیسی کے بھی ہے اور دنیا سے بھی انسان مانگ سکتا ہے بلو اسکتا ہے میٹھا سکتا ہے اور انکی رائے کے مطابق خطے میں جو آگ لگنے والی ہے یا لگنے جا رہی ہے یا جو لوگ چکی ہے اُس کو اُس آگ کو بچانا ہماری بس کی بات ہے ہم کر سکتے ہیں ہم انسان ہیں اس سرزی میں کے مالک ہیں، اور اس بنیاد پر جو واقعات روہنما ہوئے ہیں میں دوستوں کا اپوزیشن کا خصوصاً وہ جو نشاندہی کر رہے ہیں سردار صاحب چلے گئے یا بیٹھے ہیں سامنے نظر نہیں آ رہا ہے تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے وہ جو نشاندہی کرتے ہیں کہ اس طریقہ سے اُس طریقہ سے واقعتاً یہ ہمارے معاملات ہیں اور انہیں سنجیدگی سے تمام دوستوں نے معاملات کو لیا ہے اور اس ہاؤس کے فیصلے کو پورے ملک کے سامنے اس طریقہ سے ہم رکھنا چاہتے ہیں کہ خدا کے لئے اس کو سنجیدگی سے لیں۔ اور جو معاملات شروع ہوئے ہیں اُس کو فوراً stop کیا جائے اور جو لوگ انگوہ ہیں ان کو فوراً بازیاب کرائے جائیں اور گورنمنٹ کے طور پر ہمیں اُس کی اطلاع دی جائے پھر ایک گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے جس طریقہ سے اُس کو لاتے جس طریقہ سے وہاں سے نکلتے ہیں وہ اُس کو نکال لیں گے ایک بات کی میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ پیسوں والا معاملہ ہم نہیں کریں گے۔ پیسے ہم نہیں دیں گے ہم پیسوں کے لئے نہیں ہے یہ سب کے سامنے ہوا اور پورے ملک کے سامنے ہوا اور جو لوگ یہ کر رہے ہیں میں ایک مرتبہ پھر آپ کی توسط سے یہ ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آگ سے نہ نکلے اور آگ سے کھینے کے مترادف ہے اور آگ سے اگر مزید کھیلا گیا پھر جو جلس جائیگا پھر جس کی ذمہ داری ہوگی جس پر ذمہ داری ہے عائد ہوگی اُس نے وہ ذمہ داری بھانی ہوگی۔ ہماری ایجنسیوں نے اور ہماری فوج نے اور فوجی کی جو نفیہ ایجنسیاں ہے ان کی ذمہ داری ہے police کی یہ ذمہ داری Civil Agencies ہے اُنکی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ یہ کھون لگائیں اور بہت جلد لگائے اور گورنمنٹ کو بتائیں گورنر صاحب کو وزیر اعلیٰ صاحب کو اور وہ انشاء اللہ و تعالیٰ اس پر action لینگے تو میری گزارشات تھیں ایک مرتبہ پر تمام ایوان کا، اپوزیشن کی پارٹیوں کا سب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس اہم منصوبے جو انگواعے برائے تاوان کے اب رونما ہو رہے ہیں اور ہوئے ہیں اُس پر انہوں نے ایک ساتھ ایک بیکھنی کا مظاہرہ کیا میں اُن کا مشکور ہوں ممنون ہوں اور یہی پر سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اجازت لینا چاہتا ہوں۔ خدا حافظ۔

میڈم اسپیکر:- سرفراز بگٹی صاحب speech windup

سرفراز احمد گلپوش (وزیر داخلہ و جمل خانہ جات)۔ شکریہ میدم اسپیکر Thank you so very much, on behalf of my self, on behalf of Honorable CM سردار صاحب کے ساتھ اظہار تکمیلی اس واقعے کی شدید الغاظت میں ندمت، اور ساتھ ساتھ سردار صاحب جس حوصلہ کے ساتھ کہ کیونکہ from the day first میں انکے ساتھ رابطہ میں ہوں ان سے ملاقات میں ہو۔ جس جو ان مردی کے ساتھ اور جس حوصلہ کے ساتھ اس مشکل وقت کو گزار رہیں میں اس کو بڑا appreciate کرتا ہوں۔ میدم اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب سے ہم اس ایوان میں آئے ہیں اس پارلیمانی تاریخ میں یہ سب اجلاس تھا جو کہ ہمارا ایک important colleague اس کا بیٹھا جو ان سالہ بیٹھا جس بے دردی کے ساتھ انہوں نے ریکووڈینگ کا اجلاس بلا یا ہے اس کی seriousness کا میں سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب کے ساتھ agree کرتا ہوں کہ ہمارے treasury benches کی طرف سے اپوزیشن کی طرف سے official gallery میں اس کی ندمت کرتا ہوں مساوا اس کے G اپولیس مجھے ذاتی طور پر پتہ ہے کل رات سے وہ شدید بخار میں ہے کل رات سے وہ بیمار ہیں لیکن آج جس طرح یہاں ابھی رات کے بارہ بجتے والے ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں میں اس کو بھی appreciate کرتا ہو۔ میدم اسپیکر! جب یہ واقعہ ہوا تو initially ہمیں کوئی چھ گھنٹے بعد سات گھنٹے بعد یہ report ہوا اس سے پہلے میں ایک چیز اور add کرنا چاہتا ہوں جس تدبیر کے ساتھ اپوزیشن نے خاص طور پر مولانا واسع صاحب نے اپنا احتجاج مؤخر کیا ہے میں اس کی appreciation بھول گیا تھا میں ان کو بھی appreciate کرنا چاہتا ہوں اور انہوں نے جس طرح اس مسئلے کو اپنا مسئلہ سمجھا ہے۔ اب میدم اسپیکر! جب یہ واقعہ ہوا میں جو تقدیم کیں یا جو باتیں ہوئیں ایک ایک بات کا جواب دیا جاسکتا ہے ایک ایک بات پر دلیل دی جاسکتی ہے دلیل سُنی جاسکتی ہے لیکن میں نہیں سمجھتا ہوں اس وقت یہ appropriate ہے، پھر کبھی اس پر بحث کر لیں کہ law and Order کی کیا situation ہے کیا نہیں ہے فی الحال میں focus چاہتا ہوں سردارزادہ کے kidnapping پر پھر ransom کے واقعات پر اور اس سے پہلے کے واقعات پر اور اسکے بعد کے واقعات پر اور اپس کے حل ہرتا کہ ہمارہ focus ہو جائے وہجاں۔ میدم اسپیکر جب یہ واقعہ ہوا کچھ چھ گھنٹے بعد رپورٹ ہوا فیملی کو اور پھر فیملی سے ظاہر ہے پولیس کو اور پھر اس طرح Higher Authorities کو، تو یہ چھ سے سات گھنٹے کا gap تھا یہ kidnappers کے لئے ایک بڑا gap تھا۔ یہ

پہلا loop گیا تھا، دوسرا میڈم اسپیکر! دوستوں نے خاص طور PKMAP کے دوستوں نے اور چند دوستوں نے جو جذباتی تقاریر کی میں سمجھتا ہوں ظاہر ہے اُنکے ساتھ واقعہ ہے یا natural ہے، جس پر گزر رہی ہوتی ہے وہ جذباتی ضرور ہوتا ہے اور ان جذبات میں آکے انہوں نے جو بھی تقاریر کی اُس پر میں صرف اتنا کہوں گا on the floor of the House کو اور تمام House کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کا کوئی ریاستی ادارہ چاہیے وہ law enforcement Agency ہے چاہیے وہ پولیس ہے agencies میں involve ہیں کوئی بھی ادارہ اس طرح کے heinous crime میں ہیں اسیا ہوتا رہا ہے لوگوں کو patronage ملتی رہی ہیں اور ہم جانتے ہیں لوگوں نے جس کی بات کی خاص طور پر نورزی کی، پہلوان نورزی کی شن کا بھائی تھا اس کی بات کی اس کو patronage رہی ہے ماضی میں اُس کے پاس ماضی میں cards رہے ہیں اُس کے پاس ماضی میں permits رہے ہیں یہ کوئی بات نہیں ہے یہ genuine تھا لیکن الحمد للہ اُس کے پاس کچھ نہیں ہے، ہم نے جب میں نے lead کیا اُس operation کو میں floor of the House کو ہم نے وہ operation کیا اُس کے گھر میں ہم نے چھاپا مارا کسی security agency نے ہمیں منع نہیں کیا، جنہیں agency نے ہمیں نہیں کہا کہ آپ نے ایسا کیا ہے؟ میں in touch from the day first till today ہوں سب کے ساتھ kidnaping ہوتی ہے، ہم اُس پر اُس کے ساتھ رہے ہیں الہنا یہ کہہ دینا کہ کسی کو کوئی patronage حاصل ہے وہ ہماری مدد کر رہے ہیں، ہمیں technical support میں ہماری مدد کر رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں ہے جب یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ اُنکا اس میں کوئی کردار نہیں رہا تھا۔ Law enforcement Agencies اس واقعہ کے بعد کیا کیا، میڈم اسپیکر! پہلا رابطہ میرا IGP سے ہوا اُس Sector Commander کے بعد IGFC سے پھر جو IAS کے یہاں head survey Commander ہیں جو IAB کے یہاں پر effots on Board میں Honorable CM frontiers corps کرنے کا شروع کر دی پولیس نے اپنی potent efforts کرنے کا شروع کر دی sector Commander ہیں FC اس اصحاب سے میری بات ہوئی انہوں نے اپنے وہاں کے Wing Corps کو بتایا، جو Brigadier ارشد صاحب ہیں، اس طرح تمام جو انکی

تھے تمام کے تمام لوگ اپنی جگہ پر active ہوئی تھوڑی سی میں انکے efforts مختصر Commanders on the Special Nachas 85 (ناکاز) تک 122 Patrolling on very first night, till one week different routes, 122 vehicles on patrolling, 5 Joint Operations 122 vehicles with Police and Levies, 12 team on search operations جو کی IBUs اور اس پاٹیشن ناکاز 85 تک میں سردار مصطفیٰ ترین 66 suspect apprehended by FC and Police. next صاحب، آنالیات صاحب IG اپولیس، کمشنر کوئٹہ، RAP کا facilitators جو کئے ہیں اور وہی پر ہم نے بیٹھ کے جو suspects تھے ہم نے اُس کو اُسی جگہ پر arrest کیا اور ہوئی ہے اور جو ہی کوئی lead ہوتی ہے تو وہ یقیناً share بھی ہو گی اور اُس کے results بھی نکلیں گے اُس کے بعد پر اُس رات ہو ہماری اپولیس نے FC کے ساتھ مل کے area کے ساتھ مل کر ایک suspect area تھا اُس پورے area کیا Levies اور ایک search operation کیا اُس کے search operation کے نتیجے میں ہم نے کوئی تیس کے قریب لوگ suspect کے کچھ اُس میں چھوڑ دئے کچھ جو suspicious ہے انکو رکھ لیا اور انکے ساتھ interrogation ہو رہی ہے۔ (مدخلت)۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- میں ابھی آرہا ہوں چیبر سے وہاں TV پر چل رہا ہے کہ آٹھ سال کی بچی کوئٹہ سے ایک مہینے اغوا ہوئی تھی تو میں IG اصحاب جیسے میر سرفراز نے کہا وہ recover ہوئی ہے اور اُس کے جو اغوا کا رہتے وہ کپڑے گئے ہیں میں IG اصاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور Home Minister کو مبارکباد دیتا ہوں۔

وزیر حکومتہ داخلہ وجہل خانہ جات:- جی یہ آٹھ سال کی جس کا سردار صاحب ذکر کر رہے ہیں یہ آٹھ سال کی بچی تھی یہ بروڈی کوئٹہ سے kidnap ہوئی تھی اور آج الحمد للہ ہماری security forces نے اُس کو چن سے بازیاب کیا ہے اور kidnappers ہیں وہ بھی arrest ہوئے ہیں۔ تو میڈم اسپیکر! اُس کے بعد میں اور آغا لیافت صاحب اور کمشنر کوئٹہ DIG ہم لوگ چلے گئے چن وہاں پر ہم نے ایک آپریشن plan کیا اُس آپریشن کے خاطر خواہ results نہیں کل سکتے let me confess here ہم گئے system lock کرنا تھا انہیں ہو پایا ہم سے inshort ہم اُس میں کامیاب نہیں ہوئے۔ لیکن ہم یہاں رکھے نہیں

G اصحاب کو بڑی clear discuss تھیں اور اس کا level highest directions پر کیا جا گیا جو ہماری committee apex facilitator ہوا کہ ہم اس کو اس suspect کو نہیں چھوڑ سکتے تھیں اس میں اور یہ decide کیا جس مشکل حالات میں وہ دہاں پر گئے انہوں نے جا کر دہاں پر ایک raid کیا اس raid کے نتیجے میں ایک مولوی جو ہے وہ بازیاب ہوا اور وہ جو deterrence کا ایک نمونہ تھے picture کی ایک state within a state ہے تو یہ تھی جو کوئی نورنگی تھا جو کوئی suspect تھا وہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ state سے زیادہ کوئی powerful suspect نہیں ہے۔ میں assure کرتا ہوں اس House کو وہ جو بھی culprit ہے، ہم اس کو چھوڑ سکتے ہیں جب تک بھاگنا رہیگا ہماری security forces اس کے پیچے جائیں گے اور جب تک ہم اس کو arrest نہیں کریں گے جب تک اس کے قانون کے کٹھرے میں نہیں لا جائیں گے ہم چین سے نہیں بیٹھے گے۔ میدم اسپیکر! اس آپریشن میں 36 کے قریب لوگ ہم نے arrest کیے اس میں سے یقیناً اس کی والے لوگ بھی ہوں گے ہم ان کی scrutiny کر رہے ہیں اس کو innocent within a day or so جو لوگ ہوں گے ان کو بالکل چھوڑ دیا جائے گا اور جو suspect ہوں گے وہ یقیناً قانون کے دائرے میں آ جائیں گے۔ میدم اسپیکر! میں اس کو صرف یہاں تک لے جاؤں کہ چین میں جو kidnappings ہوں ہیں جس کا بڑا تذکرہ ہوا میں اس میں rebattle میں نہیں جارنا چاہتا تھا لیکن جو لوگ kidnap ہوئے ہیں اس کے بارے میں یہ بتا دوں کہ وہ دونوں immigrants ہیں اور اس کو کوئی illegal immigrants matter چل رہا ہے افغانستان میں ادھر کے لوگوں کے ساتھ کوئی financial issue چل ہے اور ان کے جو لوگ حقیقیں ہیں یا ان کے جو رثاء ہیں ہم ان کو approach کیا کہ آپ FIR کریں اور FIR کرنے کے لئے ready ہیں یا ان کے جو رثاء ہیں ہم ان کو approach کیا کہ آپ FIR کریں اور FIR کرنے کے لئے ready ہیں کہ جی وہ کہتے ہیں کہ ہمارا لین دین کا معاملہ ہے ہم اس کو خود حل کر لیں گے۔ لیکن مجھے confess کر لینے دیں کہ ہماری اس law and order belt میں law and order law کی جو improve situation ہو رہی تھی یا جو بہتر تھی وہ آج بہتر نہیں ہے۔ ٹھیک کہا زیارت وال صاحب نے ہم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے میدم اسپیکر! کہ یہاں پر ہر چیز ٹھیک ہو گئی ہے law enforcement law agencies کے law and Order Governance کیا ہے ایک حد تک چیزوں کو ٹھیک کرتی ہیں اس کے law and Order Governance کے معاملات بہتر ہوتے ہیں تو correlation ہے law and Order being Minister of Home here in issues ہیں اس کا بڑا ایک Order ہوتا ہے ادھر بہت سارے

اور میں گورنمنٹ میں ہو ہمارے ہاں Province کے ہمارے ہاں آج Governance issues ہیں جس کی transfers political میں پوسٹ ہوتے ہیں ہمارے ہاں آج بھی جتنی transfers ہوتی ہیں ڈپٹی گورنر جس کا pride ہے ہمیں اس کا لینے دیں کہ ہم نے آج ہم نے پولیس کو depoliticize کر دیا ہے ہم چیزوں کو آہستہ آہستہ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں over night چیزیں ٹھیک نہیں ہو سکتی ہیں یا ایک wave آیا ہے اور جس پر ہم سب کو concern ہیں جس طرح اپوزیشن کے ووستوں کو concern ہیں یا concern کو treasury benches ہیں یا concern کو Law enforcement agencies ہیں یا ہم کو concern کو ہم کے کیوں یا wave آیا ہے؟ اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دونہیں ہیں ہمارے ہاں دیکھ لیا تھا کہ یہاں پر جو target killing sectarian violence ہو رہی تھی جو target ہوا ہے ایک دفعہ کم ہو گیا پھر ایک دفعہ اس میں آگیا الحمد للہ ہم نے اس کو counter کر لیا۔ اب ہماری police front ہو رہی ہیں کیوں یا ہم میڈیم اسپکٹر؟ because Police target target ہو کر لڑ رہی ہیں اس وجہ سے اس کا target کیا جا رہا ہے اس کا demoralize کیا جا رہا ہے جو ہم قطعاً نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اپنی forces کو بالکل demoralize نہیں ہونے دیں گے ہم یہ جنگ مل کر لڑیں گے جب تک تمام stakeholders ایک page پر نہیں ہوں گے مجھے کہہ لینے دیجئے کہ مجھے پچھلے ایک دو مہینے سے محسوس ہو رہا ہے کہ بہت زیادہ imbalances پیدا ہو رہا ہے جس کو ختم کیا گیا جو اس کے results Stakeholders کو مار کر تمام egos کو مار کر وہ imbalances کو ختم کیا اور اس کے results بلوچستان کے لوگوں نے دیکھیں۔ اب unfortunately میں دیکھ رہا ہوں کہ imbalance political leadership ہو رہا ہے اور civil bureaucracy ہو رہا ہے اور civil relationship ہو رہا ہے جس کو نہیں ہونے دینا ہے یہ بلوچستان کے لیے بڑا تباہ کن ہو گا historically بلوچستان imbalances کا شکار رہا ہے جب ہم نے imbalance کیا ہے اس کے results بہتر آئیں ہیں تو لہذا ہم سب کو اپنے egos کو ختم کر دیں گا اور ہم گے ہم سب نے بلوچستان کی law and order کو ٹھیک کرنے کے لیے ایک page پر آنا پڑیں گا اور ہم آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں یہ جو wave ہیں یہ ختم ہو گی اور اس کو ہماری Security agencies law enforcement agencies وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ختم کر دیں گے۔

گی۔ میڈم شاہدہ روف صاحبہ بیہاں تشریف نہیں رکھتی انہوں نے بات کی کہ جی بعد میں یہ barriers گئے ہیں وہ down ہوتا ہے میڈم security agencies For God sake ہماری ہماری agencies نے ہماری گئے ہیں جو تھے pre-emptive attempts frontier corps نے کتنے گئے ہیں کہنے کے لئے terrorists کے fails کیے ہیں کتنے terrorist attacks تھے؟ کتنے من ہم نے بیہاں پر بارود گئے ہیں کتنا Weapon کپڑا ہیں کتنا ammunition کے لوگ کپڑیں گئے ہیں وہ اس ہیں کیا بھی Recently جو میں نے پر لیں کافرنز کیا جس میں Indians کے لوگ کپڑیں گئے ہیں وہ اس میں سے ایک بندہ confess کرتا ہے کہ میں نے ایک دھماکہ کیا تھا دوسرا میں کرنے جا رہا تھا تو میں کپڑا گیا تو لہذا security agencies سے ہماری pre-emptive measures نے اس کے forces کی کامیابیوں کی law enforcement agencies نے ہے یا ایک آگیا میں مان لیتا ہوں لیکن آج بھی اگر داستانیں ہیں۔ For last 3 years ٹھیک ہے یا کیسے ہی ہوتا ہے یا گیا ہے یا یہ wave کی طرح ہوتا ہے آپ اگر آج بھی آپ اپنے statistics کی چیز تو یہ move کرتا ہے اگر آج ہم panic ہو جائیں گے concern بالکل جائز ہیں سب کا ہیں لیکن آج اگر ہم panic ہو جائیں گے تو We are supporting their cause کو support terrorist کریں گے ہم بالکل panic نہیں ہوں گے ہم سب مل کر انشاء اللہ تعالیٰ۔ بلوچستان کے لوگ مل کر اس دہشت گردی کا مقابلہ کریں گے اور کسی کو اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ کسی miscreants کو کسی جو دہشت گردی کرتا ہے اُس کو کوئی بھی patronage دے دیں یہ زمانہ patronage والا چلا گیا ہے۔ میڈم اسپیکر! last میں ایک چیز mention کرنا چاہتا ہوں کہ کون لوگ ہیں جو kidnapping کرتے ہیں؟ چار لوگ ہیں جو Kidnapping کرتا ہے one is criminals جو kidnapping کرتے ہیں جو organized crime different group سے اکھٹے ہوتے ہیں پسیے کمانے کے لیے یہ والا دھنہ شروع کر دیتے ہیں۔ ایک TTP ہے تحریک طالبان پاکستان وہ اپنی Kidnapping کے لیے fundings کرتی ہیں ایک جن کو ہم BLA so ہیں جس میں خاص طور پر A Kidnappings کرتی ہیں or ایک جو ہے وہ شکر جنگوی کے لیے Kidnapping کرتے ہیں۔ شکر جنگوی اچھی خاصی neutralized kidnapping for ransom ہو جی

بیں بلوچستان میں جو organised groups لوگ ہیں وہ بھی بہت حد تک ہم نے جو groups تھے وہ اُن groups کو break کیا ہے جس میں وہ جو بچھ تھا جس کا عاصم کرد گیا یو صاحب بھی ذکر کر رہے تھے وہ لوگ وہی پر ماریں گے اس طرح ایک آدھ گروپ ہیں جو different آگے sub groups بنانا کریں گے اس طرح کا کام کر رہا ہے جو ہم نے identify بھی کر لیئے ہیں اُس میں سے بہت سارے ہم پکڑ چکے ہیں بہت سارے جیلوں میں ہیں جو ہر نائی میں kidnapping ہوئی تھی وہاں ہم نے مفوی بھی برآمد کیا اور وہ لوگ بھی گرفتار ہوئے ہیں وہ آج کو رٹ کو face کر رہا ہے۔ پھر TTP ہے مجھے لگتا ہے کہ TTP یہاں پر active ہونے کی کوشش کر رہی ہیں اور جو recent kidnappings کی ایک wave آئی ہیں اُس کے جو تاریخ بانیں ہیں وہ اُس طرف جا رہے ہیں لیکن ہماری security agencies بڑی alert ہیں سردار صاحب کا جو بیٹا ہے ہمارے لیے، ہمارا بھائی ہیں یا کوئی بھی شخص بلوچستان سے اغوا ہوتا ہے ہم نے اس کو ہمیشہ اپنا بھائی سمجھا ہے جہاں دہشت گردی کا واقع ہوتا ہیں ہماری تمام حکومت کا۔ دیکھیں باقی بھی پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں Let me take this pride کہ وہاں پر کوئی response کرنے والا نہیں ہوتا ہے لاہور میں دھماکہ ہوا ہے وہ ہم سے زیادہ ہوتا ہیں لیکن ہم نے دیکھا کہ کوئی respond کرنے والا نہیں administratively strengthen ہوتا ہیں بلوچستان کے کسی حصے میں کوئی واقع ہوتا ہے تمام حکومتی مشینی، تمام لوگ وہاں پر respond کرنے کے لیے پہنچ جاتے ہیں اور تمام ملک کو اور International community کو بتا رہے ہوتے ہیں کہ ہوا کیا ہے اور یہ ہماری Active, proactive approach ہیں لہذا میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ law and order کی جو wave ایک situation کے دوست حکومت کے دوست opposition کے دوست حکومت کے دوست Law enforcement Agencies کے دوست انسان اللہ تعالیٰ اس کو control کریں گے ہم اس لڑائی کو لڑیں گے مردانہ وار لڑیں گے ہمیں کمزور ہمارے عزائم کو کوئی بھی نہیں کر سکتا ہے اور اس طرح کے بزرگانہ اقدام سے ہمارے عزم کو کوئی بھی کمزور نہیں کر سکتا ہے میڈم اسپیکر!۔

میڈم اسپیکر:- سردار مصطفیٰ ترین صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین (وزیر مکمل بدیات)۔ میڈم اسپیکر شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں مولوی عبدالواسع اور حزب اختلاف نے جو آج اپنا احتجاج موخر کیا اس اہم مناسکے پر میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور

ہمارے مسلم لیگ بھائیوں نہشٹل پارٹی کا، پشنخواہ ملی عوامی پارٹی کا، مسلم لیگ (ق) کی شکریہ ادا کروں گا یقیناً جیسے ہمارے بھائیوں نے فرمایا کہ یہ خالی ہمارے بیٹھے کا مسئلہ نہیں ہیں اس صوبے کا مسئلہ ہیں صوبے کا عوام کا مسئلہ ہیں یقیناً ہم لوگ عوام کے نمائندے ہیں۔ میں مولوی عبدالواسع کی بات سے اتفاق کروں گا کہ عوام ایک عجیب صورتحال سے دور چار ہیں گھبرائے ہوئے ہیں پریشانی کے حالات گزار رہے ہیں اس لیے کہ لوگ ابھی یہ نہیں چاہتے ہیں کہ بھائی ہمیں روڑ دو ہمیں اسکوں دو ہمیں یہ چیز دو۔ لوگ صرف یہ پکار رہے ہیں کہ ہمیں امن دو ہمارے سر کی تحفظ کرو، ہمارے بچوں کی تحفظ کرو، اور یقیناً یہ ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہیں۔ اور یقیناً جب تک حکومتی ادارے ریاست اور عوام اکھٹا نہیں ہوگا یہ مقابلہ بڑا مشکل ہوگا اور یہ پارلیمنٹ نے آج جو کردار ادا کیا تھکنے کا پورے صوبے کے لیے دہشت گرد کے خلاف دوسرا جوانگوار کرتے ہیں چور، چوری کرتے ہیں اس کو ایک challenge کیا ہے۔ میں اپنے سیکورٹی اداروں سے یہ appeal کروں گا کہ نہ آپ اکیلے لڑ سکتے ہیں نہ ہم اکیلے لڑ سکتے ہیں اگر ہم نے اس صوبے کو بچانا ہے اس عوام کو ہم نے امن دینا ہیں تو ہم اکھٹے چلیں نہیں اکھٹے چلیں گے عوام کو جو آج دو ہمینے سے جو پیغام مل رہا ہیں یقیناً یہ ما یو ہیں۔ عوام ما یوں ہو رہے ہیں کہ ہمارے ریاست ہمارا تحفظ نہیں کر سکتا اور یہاں پر دہشت گرد اور باقی کلاشنکوف جس کی زور ہو گی وہ یہاں رہ سکیں گا اور یہاں عوام کا رہنا شریف لوگوں کا رہنا ہمارے خیال یہ ابھی یہاں رہنا مشکل ہو رہا ہے۔ چونکہ میرے بیٹھے کا مسئلہ ہیں میں اس پر مدد بات نہیں کروں گا لوگ یہ کہیں گے کہ یہ ذاتی ان کا مسئلہ ہیں میں ایمان سے کہتا ہوں کہ میں نے امن کے لیے جدوجہد کی تھی دہشت گردی کے خلاف کی تھی غنڈہ گروں کے خلاف کی تھی۔ کل بھی کروں گا آج بھی کروں گا جب تک ہمارے دم میں دم رہیں گے۔ (اس موقع پر معزر ارکین اسمبلی نے ڈیک بجائے)۔ ہم اس صوبے میں امن کے لیے ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار ہیں لیکن بشرط یہ کہ ادارے بھی ہمارے ساتھ دیں۔ خدا حافظ۔ (اس موقع پر معزز ارکین اسمبلی نے ڈیک بجائے)۔

میڈم اسپیکر:- یقیناً آج کا دن جو ریکویزیشن اجلاس ہوا۔ اسیں سردار مصطفیٰ ترین صاحب کے صاحزادے کیلئے جو بلایا گیا تھا۔ ایک ان پر مشکل وقت ہے اور تمام ایسے لوگوں پر جن کے پیارے اس تکلیف سے گزر رہے ہیں تو ہم سب آپکے ساتھ ہیں سردار مصطفیٰ ترین صاحب اور ان تمام لوگوں کے ساتھ۔ صوبائی وزیر بلدیات سردار مصطفیٰ خان ترین کے صاحزادے اسد خان ترین کے اغوا پر بحث کیلئے ریکویزیشن اجلاس میں معزز ارکین اسمبلی نے موصوف کے اغوا کے محکات اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی امن و امان اور عام آدمی کی تحفظ میں ناکامی پر ناصرف سیر حاصل بحث کی بلکہ صوبہ میں امن و امان کو مؤثر بنانے کیلئے اپنی

رائے اور تجویز دیں۔ حزبِ اختلاف کے اراکین نے موصوف کے انوغاء پر دلی ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ انکی باحفاظت بازیابی کیلئے بھی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس طرح حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف کے اراکین صوبہ میں انوغاء کے وارداتوں کی روک تھام اور انوغاء کنندگان کی بحفاظت بازیابی کیلئے یک زبان ہیں۔ وزیر داخلہ نے بحث کو سمیٹنے ہوئے اس واقعہ سے متعلق حقائق اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اقدامات سے ایوان کو تفصیلی آگاہ کیا اور انکے ثبت role کی طرف بھی ایوان کی توجہ دلائی۔ لہندریتی ہوں کہ حکومت اس سلسلے میں مؤثر اقدامات کر کے اسدخان ترین سمیت تمام انوغاء کنندگان کی فوری بازیابی کو یقینی بنائیں اور اس مکروہ و دھندرے میں ملوث عناصر کو انصاف کیٹھرے میں لا کر قرار واقعی سزا دلوائی جائے تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا سد باب ہو سکے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر عوام کا مکمل اعتماد بحال ہو سکے۔ اور ہماری دعا یہ کہ اللہ پاک ہماری سرزی میں کو وشنوں سے محفوظ رکھے اور ہمارے عوام اُسی طرح سکھ چین سے رہیں جو کہ آج سے بہت عرصہ پہلے سے رہ رہے تھے۔ اس میں ایک تجویز یہ بھی آئی تھی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے۔ میں آپ کی رائے لے لیتی ہوں کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے؟ تاکہ یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے بلکہ ہم، آپ سب بیٹھ کے اُسکو follow-up کرتے رہیں۔ اور یہ تجویز جو بہت اچھی آپ لوگوں نے دی ہیں۔ کیونکہ یہ ایک واقعہ نہیں ہے اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں تو ان کو ہمیں follow-up کرنے کی ضرورت ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال (وزیر حکومہ تعلیم) :- شکریہ میدم اپسیکر! تمام پارٹیوں سے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں ان پر مشتمل کمیٹی اگر آپ تشکیل دے دیں گے اُس میں جو بھی مزید وہ ہوگا، اُس پر اگر اسلام آباد جانا ہو یا یہاں کسی سے ملنا ہو بات کرنی ہو۔ سرفراز صاحب، مولانا واسع صاحب ٹھیک ہے نا۔

میدم اپسیکر:- میں اس موقع پر تمام پارلیمانی لیڈروں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیتی ہوں law and order اور خاص طور پر۔ (مداخلت)۔ جی وہ پھر پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کا مرضی ہے کہ وہ جو بھی نمائندہ اپنا دے۔ اور تاکہ اس طرح کے واقعات کے سد باب کے علاوہ ہم لوگ مزید آگے کس طرح سے اپنے law enforcement agencies اور اپنی policies جو بھی ہیں، اُس پر کس طرح کام کر سکتے ہیں اور آئندہ اپنے صوبہ کو آنے والے جو خدمات آپ نے ظاہر کیے ہیں اُس سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ (مداخلت)۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین (وزیر بلدیات) :- وزیر داخلہ کو بھی شامل کیا جائے تو بہتر ہے۔